امامِ عصرؑ کے حالات و ارشادات و

دُعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہرِ یگانہ

در حالات و ارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف

جناب مہر جائسی

مقدمہ

علامہ جزائری

ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ ۲۹ وسن پورہ سٹریٹ لاہور

گوہرِ یگانہ

در حالات و ارشاداتِ امامِ زمانہ

تالیف

قدوۃ السالکین جناب سید آلِ محمد نقوی مہر جائسی دام مجدہٗ

مصدقہ

حضرت علامہ جزائری مدظلہ

ناشر

ادارہ علومِ آلِ محمدؐ

سٹریٹ نمبر ۳۹، وسن پورہ۔ لاہور

قسم خاص مجلد ۔/۶ روپے

قسم عام بلا جلد ۵۰/۳ روپے

تاریخ ۔۔۔۔۔۔۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

بار ۔۔۔۔۔۔۔۔ اوّل

ناشر ۔۔۔۔۔۔ ادارۂ علومِ آلِ محمد ؐ ۔ لاہور

طابع ۔۔۔۔۔۔ نقوش پریس لاہور

ہدیہ قسمِ خاص ۔۔۔۔۔ مجلد چھ روپے ۔ بلا جلد پانچ روپے

ہدیہ قسمِ عام ۔۔۔۔۔ مجلد ۴/۵۰ بلا جلد ۳/۵۰ روپے

یاد رکھیئے!

اعمال و ادعیہ کے پڑھنے کا لطف صحیح عبارت میں ہے جس کا اس کتاب میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔

عکس مبارک آیۃاللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائے
سید محسن حکیم طباطبائی مدظلہ مجتہد اعظم
نجف آشرف - (عراق)

(عکس اجازہ)

تحریر پُر تنویر آیت اللہ العظمےٰ اعلم دوراں آقائی سید محسن حکیم مجتہد اعظم نجف اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد واہل بیتہ الطیبین الطاہرین واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین من الآن الی قیام یوم الدین وبعد فان جناب الفاضل الکامل عماد الاعلام السید السند السید طیب آقا الجزائری الھندی حفظہ اللہ تعالیٰ قد بذل جہدہ فی سبیل تحصیل العلوم الشرعیۃ والمعارف الالہیۃ مدۃ من الزمن فی النجف الاشرف ولما عزم علی الرجوع الی بلادہ استجازنی اجازۃ روایۃ فاجزت لہ دام تأییدہ ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روایتہ عن مشائخی الکرام منہم شیخی وسندی فی العلوم الشرعیۃ العالم الربانی المیرزا محمد حسین الغروی النائینی عن جماعۃ منہم العالم الورع الحاج المیرزا حسین النوری عن مشائخہم علی وجہ یتصل بالاسانید بائمۃ الہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین کما انی اجزت لہ التصدی للامور الحسبیۃ وقبض الوجوہ الشرعیۃ ومنہا سہم الامام علیہ السلام بمقدار حاجتہ وانی ابتہل الی اللہ سبحانہ وتعالی فی ان ینفع بارشادہ المؤمنین ویروج بتعالیمہ شریعۃ سید المرسلین انہ ارحم الراحمین

۲۳ ج ۱۳۷۴

محسن الطباطبائی الحکیم

[مہر]

ترجمۂ اجازہ

برائے تحصیل اموالِ خیریہ وخمس

ازطرف آیت اللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائی السید محسن حکیم مدظلہٗ مجتہدِ اعظم نجفِ اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس خُدا کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور درُود و سلام ہو اشرفِ انبیاء حضرت محمدؐ مصطفٰے اور اُن کے اہلبیتِ پاک پر۔ اور دائمی لعنت ہو اُن کے تمام اعداء پر اس وقت سے لے کر قیامت تک (بعد ازاں) بہ تحقیق کہ فاضلِ کامل عماد الاعلام (یعنی بڑے علماء کا ستون) سید سند سید طیب آغا جزائری ہندی خدا ان کی حفاظت فرمائے۔ انہوں نے ایک عرصہ تک نجف اشرف میں علومِ دینیہ اور معرفتِ الٰہی کی تحصیل میں اپنی پوری کوشش صرف کی ہے۔ جب آپ نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا۔ تو مجھ سے احادیث کی روایت کرنے کا اجازہ طلب کیا۔ لہٰذا مَیں آپ کو (خدا آپ کی ہمیشہ مدد کرتا رہے) اس امر کی اجازت دیتا ہُوں کہ میری جانب سے اُن تمام روایاتِ صحیحہ کو لوگوں سے بیان کریں۔ جن کی روایت کا حق مجھ کو اپنے اُستادوں سے حاصل ہے۔ جن میں سے میرے اُستاد و معتمد علومِ شرعیہ میں، عالمِ ربانی میرزا محمد حسین غروی نائینی ہیں جو علماء کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ جن میں سے عالمِ پرہیزگار الحاج میرزا حسین نوری بھی ہیں جو اپنے مشائخ اجازہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور جن کا سلسلۂ سند ائمۂ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ملا ہُوا ہے ۔

فہرست

عنوانات	نمبر صفحہ

باب سوم در اعمال و اوراد

اعمال برائے قضائے حوائج

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ مفتی سید طیب آغا الموسوی الحسینی الجزائری
مجتہد العصر مدظلہ

حامداً و مصلیاً۔ مخفی نباشد کہ میں نے رسالہ نافعہ گوہر یگانہ مشتمل بر حالات و ارشادات و دعوات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو کاملاً دیکھا اور بے ساختہ اس کے مؤلف جناب مہر جالسی دام مجدہ کے لئے دعائے خیر نکلی۔ کیونکہ موصوف نے اس امام کے احکام و اعمال کو اکٹھا کیا جن کی ہم فی الوقت رعایا ہیں۔ اس لئے یہ صحیفہ حرز جان کی طرح ہر مومن کے گھر میں ہونا چاہیئے۔ اس میں شرعی احکام بھی ہیں اور مشکلات کے لئے اوراد بھی امراض و آفات کے علاج بھی۔ غرض یہ کتاب کیا ہے جواہر آبدار کا ایک بے بہا خزانہ ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کو ایک ایسے شخص نے مرتب کیا ہے جس کو خود امام عصر نے

المحارب فی دین اللہ

یعنی دین خدا میں جہاد کرنے والا کا لقب عنایت فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور ضروری ترمیمات حک و اضافات اس میں کر دیئے ہیں تاکہ یہ ہر دلعزیز ہو کر مومنین کے کام کی چیز بن سکے۔ خداوند کریم موصوف کو جزائے خیر اور ناظرین کو عمل خیر کی توفیق عنایت فرمائے۔
آمین

مفتی سید طیب آغا جزائری

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کما ھو اھلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ الطاھرین سلام علیٰ آل یٰسین (اما بعد)

ماہ رجب ۱۳۵۵ھ میں بعد واپسی سفر زیارات عتبات عالیات (عراق) میری طبیعت کا رجحان حضرت صاحب العصر والزمان ابوالقاسم م ح م د ابن الحسن القائم بامرہ کی معرفت حاصل کرنے کے متعلق پیدا ہوا۔ اور روز بروز اس میں ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ۱۲ ذلقعدہ بوقت فجر میں نے ایک نورانی خواب دیکھا جس میں رسالۂ ہذا کے ختم میں عجلت کا ایما ہوا تھا خواب مذکور کا خاکہ درج ذیل ہے۔

افراد

(۱) سید کرار حسین (۲) سید جعفر رضا (۳) علی رضا (۴) ایک نامعلوم شخص
(۵) سید محمد عابد (۶) راقم الحروف (۷) سید محمد صادق (۸) سید رفعت حسین
(۹) کریم حجام - یہ افراد اپنے نمبروں کے مطابق بیٹھے تھے جیسا کہ خاکہ سے معلوم ہوگا۔

تفصیل خواب :-

سر شام کا وقت، ابر گھرا ہوا، باران رحمت کے آثار تھے۔ ہم لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے چبوترہ سے اٹھ کر داخل روضہ اقدس ہوئے۔ نماز میں کون کون تھا خیال نہیں۔ میں جا کر محمد صادق صاحب کے پاس بیٹھا۔ میں اس سے قبل ایک مجلس یہیں پڑھ چکا تھا جس جگہ پر کوئی مجمع نہیں، یہاں پر چند خدام کھڑے ہوئے فانوس روشن کر رہے تھے۔ کریم نائی کھڑا ہوا تھا۔ روشنی کی کثرت سے عالم نور تھا۔ میرا لباس اس وقت سر سے پاؤں تک عربی تھا۔ اور مجھ ہی کو یہ مجلس بھی پڑھنی تھی۔ دو تعویذ مزار چبوترہ پر تھے ان پر اس قدر نور تھا کہ آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ ضریح اقدس پر غلاف تھا۔ منبر پر سیاہ پوشش تھی۔ مجلس شروع ہوئی۔ نشست میں چوتھے نمبر پر جو صاحب تھے انہیں نے پہلے سوز پڑھا جس کے پانچویں اور چھٹے مصرعہ یہ تھے۔

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک روضہ شاہنشاہ است

اُس کے بعد سید کرار حسین صاحب نے ایک قدیم بادامی رنگ کا بانس والا کاغذ نکالا اور حسب ذیل مرثیہ شروع کیا۔ سب رونے لگے

شعر — جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہ شبیرؑ

میں اس اثنا میں باہر گیا۔ وہاں مجلس کا تبرک تقسیم ہو رہا تھا۔ مجھے چینی کی دو قابوں میں بہت سا حلوہ ایک پلیٹ میں پر فی ملی ان تینوں برتنوں پر سرپوش ڈھکے ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا کہ شرینی مع قاب کے دیجاتی ہے میں حصہ لیکر نکلا۔ اسی اثنا میں ایک شخص میری طرف تیزی سے آئے اور کہا کہ کرار صاحب سوز ختم کر رہے ہیں چلئے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک بادامی مضبوط کاغذ کا لمبا لفافہ رکھ کر بولے کہ تمہاری عرض داشت پر تمہاری خواہش کو اس لفافہ میں رکھکر جزیرہ خضرا سے عنایت فرمایا گیا ہے۔ لفافہ پر میں نے مجلس کے خیال کی بنا پر ونیز بکمال اشتیاق تعجیلاً نگاہ کی تو حسب ذیل عبارت تھی۔ خط کوفی تھا۔ سیاہی نہایت روشن تھی۔ حروف خوبصورتی میں متوسط تھے

من ....(جگہ خالی)........ الی الحارب فی دین اللہ

آنکھ کھل گئی۔ دل پر گہرا اثر تھا۔ آنکھ سے آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد صلوٰۃ و اوراد میں وقت گذرا۔

اس سے قبل محمد صادق صاحب نے بھی ایک خواب اس سے ملتا جلتا دیکھا تھا جس میں ناحیہ مقدسہ کی طرف سے ان کو عارف باللہ بامر اللہ کا لقب ملا تھا اور جزیرہ خضرا کی زیارت کروائی گئی تھی۔ صادق صاحب نے ا

دونوں خوابوں پر غور کیا تو جملہ مذکورہ کے اصل حروف (حروف مکررہ کے علاوہ) ۸ عدد نکلے اور میرے جملہ کے ۱۰۔ اس سے یہ انکشاف کیا کہ موصوف چونکہ آٹھویں امام کی اولاد میں ہیں اس لئے ان کے لقب کے حروف آٹھ ہیں اور میں دسویں امام کی ذریت میں ہوں اس لئے میرے لقب میں ۱۰ حروف ہیں۔

خواب میں جو لفافہ مجھ کو عطا ہوا تھا اس کی صورت اب تک مجھ کو یاد ہے اس پر یہ عبارت خط کوفی میں تحریر تھی :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ص ... مالی مالحعارب فی دس باللہ

بہرحال اس رؤیائے صادقہ کے بعد میرے قلب مضطر میں اس بات کی تحریک اٹھی کہ ایک کتاب ایسی تالیف کرنا چاہیئے جس میں امام زمانہ کے حالات اور آپ کی تعلیم کردہ ادعیہ اور آپ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ کو متوجہ کرنے کے طریقے و آداب درج ہوں۔ اس خیال کے بعد سے میں نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔ جو میری بے بضاعتی اور کم علمی کو دیکھتے ہوئے ایک دشوار گذار رہ گذر سے کم نہ تھی۔ مگر حسن منظر کو پیش نظر رکھکر یہ کام کیا وہی مشعل راہ بنا۔

جزیرہ خضرا سے روشنی پائی۔ امام زمانہ نے ان جواہر آبدار کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ جو ابھی تک مجموعی صورت میں منظر عام نہ آئے تھے۔ لہٰذا میں نے بھی اس کا نام "گوہر یگانہ در ارشادات و دعوات امام

زمانہ" رکھا۔ اب خدائے رحیم وکریم کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ میری اس حقیر سعی کو بارآور فرمائے اور مومنین کو اس پر عمل کی توفیق دے۔

ابتدائی مرحلہ میں میں نے اس کتاب کو تین بابوں میں منقسم کیا ہے:۔

باب اوّل: در حالات امام عصرؑ

باب دوم:۔ در ارشادات امام عصرؑ

باب سوم:۔ در ادعیہ و اوراد امام عصرؑ

تشکرِ جزیل

آخرِ کلام میں میں حجۃ الاسلام علامہ عصر مفتی سید طیب آغا موسوی جزائری مجتہد العصر کا بے انتہا سپاس گذار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس کتاب کو من وعن ملاحظہ فرمایا ہے اور اس میں کافی ردو بدل کر کے اس کو عصرِ حاضر کے لائق بنا دیا۔ اس کے لیے میں موصوف کا شکر گذار ہوں خداوند کریم آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین۔ فقط

سید آل محمد النقوی المعروف بہ مہر جائسی۔

باب اوّل

درحالات حضرت امام عصر والزمان

سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہٗ

سرکار رسالتؐ کا متفق بین الفریقین ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔شیعوں کی کتابوں میں سے کتب اربعہ (کافی ومن لایحضرہ، وتہذیب واستبصار) ملاحظہ ہوں۔ اور جمہور مسلمین میں سے صحیح بخاری جلد ۴ صـــ ۱۵۴ کتاب الاحکام۔ صحیح مسلم جلد ۲ صـــ ۱۱۹۔ صحیح ترمذی جلد ۲ صـــ ۴۵۔ فتح الباری پارہ ۲۹ صـــ ۶۲۹ کنزالعمال جلد ۷ صـــ ۱۳۹۔ صواعق محرقہ صـــ ۱۱۔ تاریخ الخلفاء صـــ ۷ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

پھر یہ نظریہ بھی متفق بین الفریقین ہے کہ ہر عصر میں ایک امام ہوگا جیساکہ تفسیر ترجمان القرآن میں بحوالہ فتح البیان حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ مراد آیہ وافی ہدایہ

وَیَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ

میں امام سے مراد امام عصر ہے۔ اہل ہر عصر اپنے اس امام کے ہمراہ بلائے جائیں گے جس کے امر ونہی پر چلتے تھے،، ترجمان القرآن صـــ ۱۲۱

اس آیت اور مذکورہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بھی امام کی ضرورت ہے اور وہ موجود ہے۔

علامہ مودودی صاحب رقمطراز ہیں:۔

عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے اور دنیا کے حالات

کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانہ کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو اسی کا نام "الامام مہدی" ہے۔ جس کے بارے میں صاف پیشین گوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں"

تجدید و احیائے دین ص ۳۱

معلوم نہیں مودودی صاحب نے اس نکتہ پر کیوں نہیں غور کیا۔ کہ جب ہر عصر میں امام زمانہ کا وجود ضروری ہے تو پھر اس کے آئندہ پیدا ہونے کے کیا معنیٰ ؟ اس کے معنی تو یہی ہیں کہ اس وقت لوگ بلا امام کے ہیں تو پھر بروز قیامت ان کو کس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ کیا یوم ندعو کل اناس بامامھم (ہم ہر شخص کو بروز قیامت اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے) یہ آیت ہمارے لئے نہیں ہے؟ پھر حضرت کی یہ مسلمہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا :-

لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر خلیفہ ۔

کنز العمال جلد ۶ ص ۲۰۱

یہ دین قیامت تک باقی رہے گا یہاں تک کہ اس پر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

اس قسم کے بہت سے احادیث وارد ہیں جن میں بارہ امام کی پیشین گوئی کی گئی۔ ان میں سے کسی میں نہیں ہے کہ بارہواں پیدا ہوگا بلکہ ان سے تو تسلسل مستفاد ہوتا ہے کیونکہ لفظ قائم اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ دین کا قائم ہونا ان خلفا

کے قائم ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

خود امام عصر کے متعلق جو خصوصی پیشین گوئیاں ہیں ان میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ بہرحال یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ زمانہ کو ایک ایسے ہادی و رہبر کا انتظار ہے جو دنیا کو اپنے عدل و کرم سے بھر دے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص اس وقت بھی موجود ہو لیکن کسی مصلحت سے معاملات زمانہ میں کلی طور سے دخل انداز نہ ہو۔ جیسا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس برس تک صبر و سکون سے گزارے اور اپنی آنکھوں سے ہر قسم کا ظلم و ستم دیکھتے رہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کی زمین ایک لمحہ کے لئے اس کی حجت سے خالی ہو۔

امام عصر پر اہل سنت کی شہادتیں

اہل سنت والجماعت کی حسب ذیل کتب معتبرہ میں امام منتظر کے متعلق احادیث ملتی ہیں:۔

(۱) صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹
(۲) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵
(۳) صحیح ترمذی ص ۲۷۰
(۴) صحیح ابو داؤد جلد ۲ ص ۲۱۰
(۵) صحیح ابن ماجہ ص ۳۰۴ و ص ۳۰۹
(۶) جامع صغیر ص ۱۳۴
(۷) کنوز الحقائق ص ۹۰
(۸) مستدرک حاکم ص ۴۲۲ و ص ۵۱۴
(۹) سبائک الذہب ص ۷۸
(۱۰) مطالب السئول ص ۲۹۳
(۱۱) صواعق محرقہ ص ۱۲۴
(۱۲) تذکرہ خواص ص ۲۰۴
(۱۳) شواہد النبوۃ ص ۳۱۲
(۱۴) نور الابصار ص ۱۵۲

آپ کا اسم مبارک، کنیت اور القاب

امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کا اسم مبارک اور کنیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام و کنیت پر ابوالقاسم (م ح م د) ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے خلفا کا آخری مہدی ہوگا۔

جس کا نام میرے نام اور کنیت میری کنیت کے مطابق ہوگی۔ اس میں بعض مصلحت اندیش راویوں نے یہ اضافہ اور کر دیا کہ اس کے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہوگا۔ آپ کے القاب حجت، مہدی، صاحب امر، خلف صالح، قائم، منتظر، امام عصر اور صاحب الزمان ہیں ۔

حلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی شکل و شباہت، صورت و سیرت، خصال و اقوال میں بالکل میرے مشابہ ہوگا۔ آپ کے حلیہ کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ آپ کا رنگ گندم گوں، قد میانہ، پیشانی کھلی ہوئی، ابرو گھنے اور باہم پیوستہ، باریک و بلند بینی مبارک، بڑی آنکھیں، چہرہ نورانی ہے۔ داہنے رخسار پر ایک تل کانہ کوکب دری مثل ستارہ کے ضو دیتا ہوگا۔ سینہ چوڑا، کاندھے کھلے ہوئے، آپ کی پشت پر یوں مہر امامت ثبت ہے جس طرح سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہر نبوت تھی۔ آپ کے داہنے بازو پر نورانی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ وقت ظہور آپ کا سن مبارک چالیس سال کا معلوم ہوگا۔

آپ کا نسب نامہ

آپ کے والد بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام تھے آپ کا نسب نامہ حسب ذیل درج ہے۔

محمد بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر (آپ امام حسن سبط رسول الثقلین کے حقیقی نواسے تھے) بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین علیؑ (آپ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا اور خالہ زاد بھائی تھے) بن ابی طالب (جن کا نام عمران و عبد مناف تحریر ہے جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پدر بزرگوار جناب عبد اللہ کے ہم بطن حقیقی بھائی تھے) بن عبد المطلب (جن کا نام شیبۃ الحمد تحریر ہے) بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی قریشی مکی العربی از نسل حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔

امام احمد بن حنبلؒ کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ نسب کو اگر کسی مجنون پر دم کیا جائے تو اسے یقیناً شفا حاصل ہوگی (مسند امام رضا ص۷)

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ معظمہ علیا خاتون حضرت نرجس خاتون ہیں۔ جو یشوعا قیصر روم کی صاحبزادی تھیں۔ ایک خواب کی بنا پر آپ اسلام لائیں۔ امام علی نقیؑ نے ان معظمہ کو حضرت امام حسن عسکریؑ کے سپرد فرمایا۔ پہلے حضرت نرجس کا نام ملیکہ تھا اور مذہب حضرت عیسیٰؑ روح اللہ پر تھیں قیصر روم از نسل شمعون پطرس بن یوحنا حواری حضرت عیسیٰؑ پیغمبر تھا۔ (ماخوذ از مقصود فوق بلگرامی بحوالہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ)

حضرت نرجس اور حضرت امام حسن عسکریؑ کا مزار سامرہ ملک عراق میں ہے۔

آپ کی ولادت

آپ دار السعالیک (سامراء) میں اپنے آبائی مکان میں ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۲۵۵ھ بوقت نماز صبح وبروز جمعہ پیدا ہوئے۔ جناب حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقیؑ نے قابلہ کے فرائض انجام دیئے۔ بعض علمائے اہل سنت نے تاریخ ولادت ۸ر شعبان اور بعض نے ۲۳ر ماہ رمضان بھی بیان کی ہے۔ علامہ قندوزی نے

لہ بعض علمائے اہلسنت نے ۲۵۶ھ بھی لکھا ہے اس حساب سے آپ کا سنہ ولادت کلمہ "نور" سے برآمد ہوتا ہے۔

ینابیع المودۃ میں ۱۵ شعبان ہی بیان کی ہے۔ اور علم تقویم کے لحاظ سے نجوم کی حالت یوں لکھی ہے کہ اس وقت افق سامرا پر قوس میں قران اصغر تھا اور یہ قران قوس کے لحاظ سے چوتھا قران اکبر ہے اور آپ کا طالع برج سرطان میں ۲۵ درجہ پہ تھا اور آپ کا زائچہ مبارکہ افق سامرا کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔ جو بعینہٖ زائچہ حضرت عیسٰی بھی ہے۔
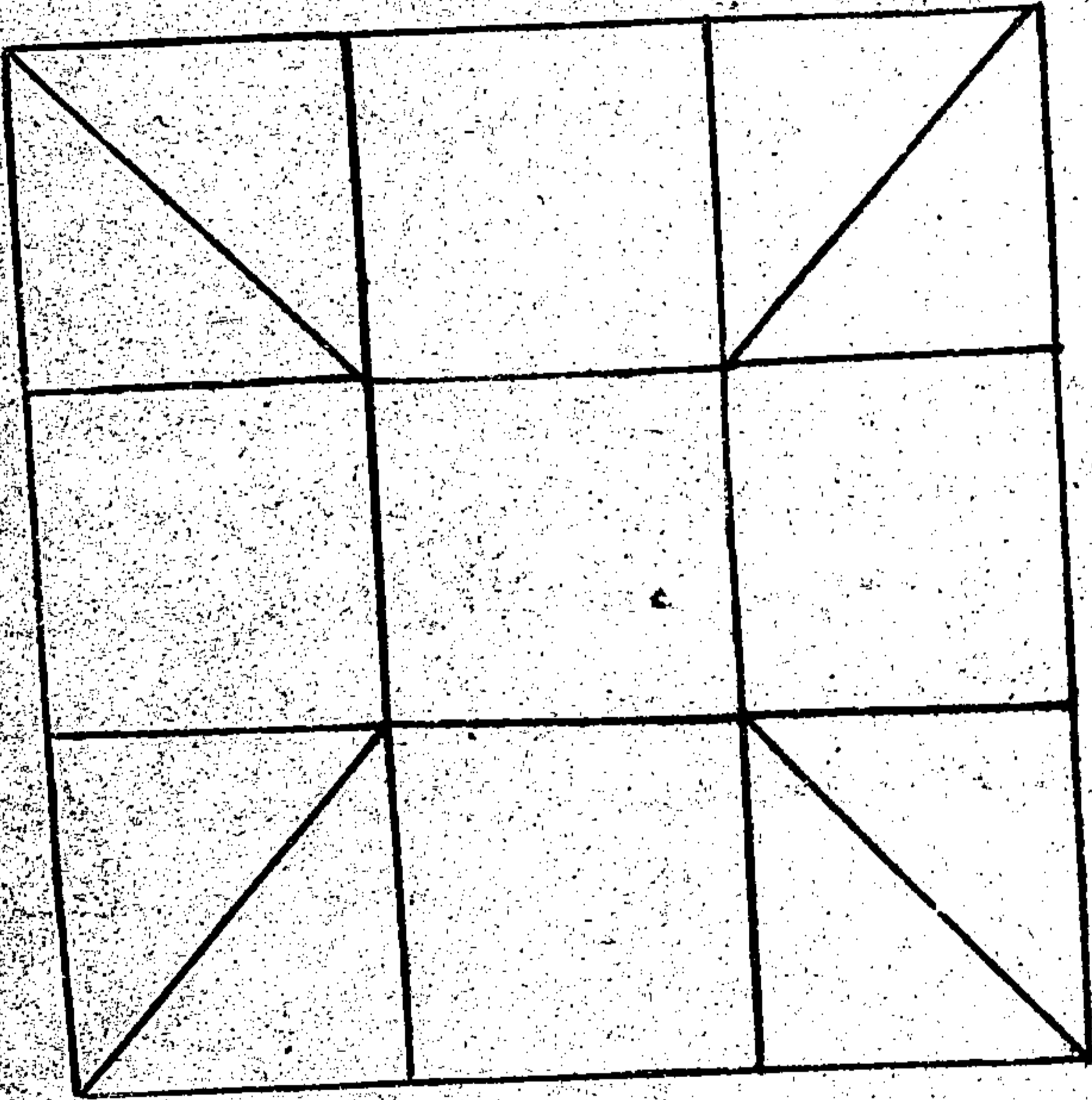
ینابیع المودۃ ط ایران ص ۱۸۴

آپ کی ولادت کے زمانہ میں معتمد عباسی حکومت کر رہا تھا چونکہ حکومت وقت اس بارھویں ہادی کی آمد کے خلاف تھی لہذا آپ کی ولادت میں کمال احتیاط برتی گئی یہاں تک کہ پاس والوں پر بھی امام کا اعتقاد نہ تھا ان کو بھی نہ بتلایا۔ صرف چند خادم عقید و پاسبر و نسیم اس بچہ کی ولادت سے باخبر تھے ایک سال حضرت آغوشِ مادری میں رہے اس کے بعد اپنے پدر بزرگوار

کے پاس رہنے لگے۔ آپ مکان نرجس میں رہتے تھے ہر وقت پردہ پڑا رہتا تھا کوئی آجا نہ سکتا تھا۔ شب کو مقام استراحت تبدیل ہوا کرتا۔ پانچ برس میں امام حسن عسکریؑ نے جملہ اسرار امامت آپ کو تفویض فرمائے۔

امام حسن عسکری کی شہادت

۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ ۸۷۳ء کو زہر معتمد عباسی سے بمقام سامرہ امام حسن عسکریؑ نے شہادت پائی۔ معتمد نے ظاہرداری سے خون ناحق چھپانے کے لئے اظہار ملال کیا۔ سامرہ میں یوم غم ہوا۔ ستر ہزار کا مجمع نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ حکم شاہی سے جب قاضی محمود نماز پڑھانے کے لئے بڑھا تو جعفر بن امام علی نقیؑ خود نماز پڑھانے کو صف کے آگے کھڑے ہو گئے۔ ناگاہ ایک کمسن بچہ نے جعفر کی عبا کا دامن پکڑ کر علیحدہ کر دیا۔ "چچا ہٹیئے امام کی نماز امام پڑھا سکتا ہے۔" یہ فرما کر خود نماز پڑھائی اور عصمت سرائیں فوراً چلا گیا۔ امام عصرؑ کی امامت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اس وقت سے ۱۵ شعبان ۳۲۹ھ تک غیبت صغریٰ کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد سے غیبت کبریٰ کا زمانہ اس وقت تک ہے اور تا ظہور رہے گا۔

آپ کا نقش خاتم

آپ کا نقش خاتم انا حجۃ اللہ وخالصتہ وبقولے انا حجۃ اللہ وخاصتہ وبقرلے العلم عند اللہ ہے۔ اور حقیر مولف کو ایک عمل سے پتہ چلا ہے کہ مہر مبارک بیضاوی ہے۔ اور اس پہ ھو اللہ القائم بامرہ کندہ ہے۔

نواب اربعہ

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں وہی نظام امامت تھا جو امام علی نقیؑ و

امام حسن عسکریؑ کے زمانہ میں تھا۔ یعنی سفراء دنائبین کے ذریعہ رابطہ قائم حضرت حجت کے زمانہ میں نواب اربعہ پر اس نیابت وسفارت کا خاتمہ گیا۔ آپ کے چار خاص نائب تھے۔

(۱) ابوعمر عثمان بن سعید عسکری اسدی عمروی۔ آپ قبیلہ بنی اسد میں سے قریہ عسکر کے رہنے والے روغن فروشی کرتے تھے۔ اس لئے زیات بھی جاتے تھے۔ دشمنوں کے خوف سے اموال خیریہ خمس مشکیزہ روغن میں رکھکر امام تک پہنچاتے تھے۔ اپنے دادا جعفر عمروی کے نام پر ان کو عمروی کہتے تھے۔ ان کو بالترتیب امام علی نقیؑ امام حسن عسکریؑ اور امام عصر علیہم السلام کی نیابت اور سفارت کا منصب حاصل ہے۔ آپ نے ۲۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار اقدس بغداد سوق المیدان میں عقب جنرل پوسٹ آفس واقع ہے۔ ۱۹۳۶ء میں جب حقیر مشرف بہ زیارت ہوا تھا اس وقت نیا روضہ بنا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے درجہ سفارت پر فائز ہوئے۔

(۲) ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عسکری خلانی۔ آپ اپنے والد عثمان بن سعید کے بعد بہ حکم امام عصر نائب خاص مقرر ہوئے۔ جمادی الاول ۳۰۵ھ میں وفات پائی۔ آپ بھی بغداد باب الشیخ (جس کو باب الکوفہ بھی کہتے ہیں) میں اپنے مکان میں دفن ہوئے۔

(۳) ابوالقاسم حسین بن روح۔ یہ محمد بن عثمان کے مخصوصین میں سے تھے۔ ان کی وقت وفات پائین پا بیٹھے تھے اور ان کے ایک اور صحابی جعفر بن احمد بالائے سر تشریف فرما تھے۔ موخر الذکر کو عثمان بن سعید سے اتنا قرب حاصل تھا کہ لوگوں کو یہی گمان تھا کہ ان کے بعد یہی جانشین ہوں گے۔ کہ ایک مرتبہ عثمان نے جعفر کی طرف منہ پھیر کے فرمایا دمجھ کو حکم ہوا ہے کہ حسین بن روح کو اپنا وصی بناؤں اور تمام امور ان کے سپرد کر

فرمان یہ سنتے ہی جعفر عثمان کے سرہانے سے اٹھے اور حسین بن روح کو اسی جگہ لا بٹھایا۔

آپ کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ جمہور مسلمین کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے کہ مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کو گمان تھا کہ آپ انہی میں سے ہیں۔ ۳۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار محلہ شورجہ بغداد میں واقع ہے جہاں اب ایک شاندار روضہ اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ زائرین ہر وقت آتے رہتے ہیں۔ شب نیمہ شعبان میں وقت فجر آپ ہی کا نام لیکر صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ سپرد آب کیا جاتا ہے۔

۴) ابوالحسن علی بن محمد سمری۔ آپ امام اخیر کے آخری نائب خاص ہیں۔ آپ نے ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔ انگلستان میں اس وقت شاہ اڈمنڈ اول اور ہندوستان میں جیپال بن سلکھن مہاراجہ حکومت کرتا تھا۔

آخری توقیع

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قلم مبارک سے جو آخری توقیع برآمد ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا علی بن محمد السمری اعظم اللہ اجر اخوانک فیک فانک میت مابینک وبین ستة ایام فاجمع امرک ولا توص الی احد فیقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبة التامة فلا ظهور الا بعد اذن اللہ تعالیٰ ذکرہ وذلک بعد طول الامد وقسوة القلوب وامتلاء الارض جورا وسیاتی من شیعتی من یدعی المشاهدة قبل خروج السفیانی والصیحة فهو کذاب مفتر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اے علی بن محمد سمری! خدا تمہارے بارے میں تمہارے بھائیوں کے اجر کو عظیم کرے کیونکہ تم چھ روز کے اندر مرنے والے ہو۔ پس اپنے معاملات کو اکٹھا کر لو اور کسی کو اپنا وصی نہ بنانا جو تمہاری وفات کے بعد تمہاری جگہ پر بیٹھے کیونکہ اب غیبت کبریٰ واقع ہو گئی ہے۔ اب اللہ کے اذن کے بعد ہی ظہور ہوگا۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب مدت دراز گزر جائے گی۔ دل سخت ہو جائیں گے۔ اور زمین ظلم سے بھر جائے گی اور عنقریب میرے شیعوں سے کچھ افراد ایسے آئیں گے جو میری رویت کا ادعا کریں گے آگاہ ہو جاؤ کہ خروج سفیانی کے پہلے جو شخص میری رویت کا ادعا کرے وہ کذاب و مفتری ہے اور کوئی طاقت و قوت نہیں ہے سوائے خدائے عظیم کی طاقت و قوت کے۔

علی بن محمّد سمری کی وفات ۳۲۹ھ میں واقع ہوئی۔ اس لحاظ سے غیبت صغریٰ و نیابت خاصہ کا زمانہ قریب ۷۴ سال کے ہے۔ جس میں تقریباً ۴۸ سال عثمان بن سعید و محمد بن سعید دونوں باپ بیٹوں کی نیابت کے اور تقریباً ۲۶ سال حسین بن روح و علی بن محمد کی نیابت کے گذر رہے۔ اس کے بعد حضرت کی سفارت خاصہ منقطع ہوئی اور غیبت کبریٰ واقع ہو گئی۔ لہذا بعد ازاں جو بھی سفارت خاصہ کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا۔ البتہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں آپ کے نائبین و سفراء بالعموم مجتہدین کرام و فقہائے عظام ہیں۔ جیسا کہ حضرت نے اسحاق بن یعقوب کے جواب تحریر فرمایا کہ۔

اب جو واقعات پیش آئیں ان میں ہمارے احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرنا۔ یا جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ۔

" دیکھو تم میں سے کون ایسا ہے جو ہماری حدیثوں کی روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام پر اس کی نظر ہے اور ہمارے احکام کو جانتا ہے تو میں نے اس کو تم پر حاکم قرار دیا ہے۔ لہذا جب بھی وہ ہمارے حکم کیساتھ حکم کرے اور اسکی

تعمیل نہ کی جائے تو ایسا ہے جیسے ہمارے فرمان کی توہین کی گئی۔ اور ہماری رد کی گئی اور ہماری رد کرنے والا اللہ کی رد کرنے والا ہے اور وہ مشرک کی تعریف میں آتا ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے کہ۔

مَجَارِی الْاُمُوْرِ بِیَدِ الْعُلَمَاءِ الْاُمَنَا عَلٰی حَلَالِہٖ وَحَرَامِہٖ

تمام امور کی باگ ڈور علمائے ربانی کے ہاتھ میں ہے جو اللہ کے حلال و حرام کے امین ہیں۔

چونکہ غیبت کبریٰ میں کار نیابت حضرت حجت ارواح العٰلمین لہ الفدا علمائے اعلام اور مجتہدین عظام کے کاندھوں پر ہے اور وہی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں جس سے آج تک مذہب حق باقی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض چیدہ چیدہ ہستیوں کا ذکر کیا جائے۔

علمائے مذہب اثنا عشریہ رحمہم اللہ تعالیٰ

کلینی رحمہ اللہ تعالیٰ | علامہ محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۲۹ھ۔ منتہی المقال میں ہے کہ آپ نے کافی بیس برس میں تالیف کی۔ رجال علامہ طباطبائی میں ہے کہ کافی میں اتنی حدیثیں ہیں جو مجموعہ احادیث صحاح ستہ اہلسنت سے زیادہ ہیں۔ اور لولوۃ البحرین سے نقل کرتے ہیں کہ کل احادیث کافی ۱۶۱۹۹ ہیں شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے (۶۹) برس بعد شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام انتقال کیا۔ یعنی بعض ایام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور کل زمانہ غیبت صغریٰ دیکھا۔

آپ کی وفات ۳۲۹ھ میں بمقام بغداد ہوئی۔ اسی سال والد شیخ صدوقؒ یعنی علی بن الحسین بابویہ نے ونیز جناب علی بن محمد السمری رحمۃ اللہ علیہ نائب آخر امام عصرؑ نے انتقال فرمایا۔ اور غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا۔ کافی کے متعلق روضات الجنات میں ہے کہ امام عصرؑ نے فرمایا۔ کَانَ کَافٍ لِشِیْعَتِنَا "

اور اسی کتاب میں ہے کہ حاکم بغداد نے آپ کی قبر کھدوائی تو کفن پر بھی داغ نہ لگا تھا۔ چنانچہ اس نے قبہ تعمیر کرا دیا۔ آپ کی شہرت جزیرۂ خضرا میں بھی ہے۔

ابن بابویہ علیہ الرحمہ

علامہ علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہؒ (والد شیخ صدوق)

وفات ۳۲۹ھ۔ ابن بابویہ نے قم میں منصور ابن حلاج کو دعویٰ وکالت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام پر ذلیل و خوار کیا اور وہ قم سے نکل گیا۔ اور کلمہ طیبہ و روضات الجنات اور لؤلؤہ میں احتجاج طبرسی سے نقل کیا ہے۔ کہ امام حسن عسکری ؑ نے نامہ لکھا۔ علی بن بابویہ کو اور بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ تحریر فرمایا۔

اوصیک یا شیخی و معتمدی و فقیھی ابا الحسن علی بن الحسین القمی وفقک اللہ لمرضاتہ وجعل من صلبک اولاد اصالحین بتقوی اللہ۔

پھر آخر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

فاصبر یا شیخی وامر جمیع شیعتی بالصبر۔

تا آنکہ تحریر فرمایا۔

والسلام علیک وعلی جمیع شیعتنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یعنی اے میرے شیخ و معتمد و فقیہہ ابوالحسن علی بن حسین قمی خدا تم کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور تمہاری صلب سے ہی نیک اولاد پیدا کرے۔ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اے میرے شیخ صبر کرو۔ اور تمام شیعوں کو صبر کی تلقین کرو۔ تم پر سلام ہو اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام ہو۔

منتہی المقال میں کہ ابن بابویہ نے جناب حسین بن روح نائب سوم امام عصرؑ سے ملاقات کی اور پھر ان کو خط لکھا بدست علی بن جعفر الاسود۔ اور اس میں لکھا کہ یہ رقعہ میرا جناب صاحب امر علیہ السلام تک پہنچا دو۔ اور رقعہ میں

لکھا تھا کہ آپ میرے لئے دعائے عطائے فرزند[1] فرمائیں۔ جواب ملا کہ دعا مستجاب ہوئی۔ دو پسر نیک بخت پیدا ہوں گے۔ (۱) ابو جعفر محمد شیخ صدوق (۲) ابو عبداللہ۔
ابن بابویہ نے جس سال انتقال فرمایا اس سال ستارے بہت ٹوٹے۔
کلینی ؒ علی بن محمد سمری ؒ وکیل آخر صاحب الزمان علیہ السلام نے بھی اسی سال انتقال فرمایا۔ بعض اصحاب شیعہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ خدمت علی بن محمد سمری ؒ میں بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا رحم کرے علی بن بابویہ پر۔ کسی نے کہا وہ زندہ ہیں۔ فرمایا کہ آج وہ انتقال کر گئے۔ وہ دن لکھ لیا گیا۔ خبر آئی تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ انتقال فرمایا۔ ۳۲۹ھ (سنہ وفات)

شیخ صدوق ؒ

علامہ محمد بن بابویہ یعنی شیخ صدوق ؒ
(مؤلف کتاب من لا یحضرہ الفقیہ)

انوار نعمانیہ تالیف محدث شہیر سید نعمت اللہ جزائری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے شیخ صدوق کا نام بھی حضرت حجت نے رکھا تھا۔ ناحیہ مقدسہ سے جو توقیع صادر ہوئی تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔

قَدْ قبل اللہ الدّعاء وسیُولد لک ولدان

---

[1] رسالہ تبصرۃ الایمان مؤلفہ محمد مہدی بن سید طالب علی جونپوری میں ہے کہ علی بن الحسین ابن بابویہ والد شیخ صدوق کے کوئی اولاد نہ ہوتی تھی اور یہ علی بن الحسین اجلا و اعاظم اصحاب سے تھے۔ دختر عم محمد بن موسیٰ بن بابویہ سے ان کی شادی ہوئی تھی بعد عریضہ حضرت حجۃ کی خدمت میں لکھا اور بتوسط ابوالقاسم بن روح عرض واستدعا کی کہ اولاد ذکور سے کرامت ہو۔ جواب عریضہ بخط مبارک تحریر فرمایا۔ اس میں لکھا تھا۔
انک لا ترزق من ھذہ وستملک جاریۃ دیلمیۃ وترزق منھا ولدین خیرین صالحین فقیھین فاضلین۔
(ترجمہ) اس عورت سے تم صاحب اولاد نہ ہو گے۔ اور قریب ہے کہ تمہارے عقد میں کنیز دیلمیہ آئے جس سے دو پسر صاحب خیر۔ نیکوکار۔ فقیہ اور فاضل پیدا ہوں گے

فَسَمِّ اَحَدَهُمَا مُحَمَّدًا وَالْاٰخَرَ حُسَيْنًا۔ اللہ نے دعا سن لی اور عنقریب تمہارے یہاں دو فرزند پیدا ہوں گے۔ ایک کا نام محمد دوسرے کا حسین رکھنا۔ یہ توقیع مقدس شیخ صدوق کے پاس تھی اور وہ اس پر فخر کرتے تھے شیخ صدوق نے ۳۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔ رے میں دفن ہوئے۔ زمانہ فتح علی شاہ قاچار میں بارش کی وجہ سے ان کی قبر میں سوراخ ہو گیا۔ مرمت کیلئے قبر کھودی گئی تو آپ کا بدن صحیح و سالم تھا۔ ناخنوں پر اثر خضاب تھا۔ یہ واقعہ ۱۲۳۸ھ کا ہے۔ بادشاہ مع اعیان سلطنت تہران سے گئے۔ روضہ مزین تعمیر کرایا۔ آپ کی شہرت جزیرہ خضرا میں ہے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسیؒ (مؤلف تہذیب و استبصار)

ولادت ۳۸۵ھ وفات ۴۶۰ھ۔ آپ کے فخر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مذہب شیعہ کی شہرۂ آفاق کتب اربعہ میں سے دو کے آپ مؤلف ہیں۔ شیخ مفیدؒ، سید مرتضیٰ سے تلمذ حاصل ہے۔ چنانچہ پانچ سال شیخ مفیدؒ کے ساتھ۔ اٹھائیس سال سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے ساتھ گزارے۔ سید رحمہ اللہ کی وفات کے بعد چوبیس سال زندہ رہے۔ خلفا کی طرف سے آپ کو کرسی ملی تھی جس پر بیٹھ کر آپ خاص و عام کے سامنے علمی مباحثے کرتے تھے۔ آپ کی تفاسیر آسمان علم پر چاند و سورج کی طرح درخشاں ہیں۔ تفسیر میں تبیان، حدیث میں تہذیب و استبصار۔ فقہ میں نہایہ، مبسوط، خلاف، کتاب الجمل، والعقود، اصول میں عدہ، رجال میں فہرست، الاختیار۔ کلام میں تلخیص الشافی اور مفصح فی الامامۃ اور کتاب الغیبۃ۔ عبادات میں مصباح متہجد اور مختصر مصباح۔ آخر عمر میں نجف اشرف سکونت اختیار کی۔ چنانچہ مقابل روضہ مبارکہ شاہ نجف اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ جہاں آج ایک عظیم الشان مسجد "مسجد طوسی" کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ مفید علیہ الرحمۃ

ابو عبداللہ محمد بن نعمان بغدادی معروف بہ شیخ مفید۔ ولادت ۳۳۶ھ

وفات ۴۱۳ھ۔ آپ کی ریاست پر سب کا اجماع تھا۔ آپ کا علم وفضل وفقہ وعدالت موافق مخالف سب کے نزدیک مسلم تھی۔ حدیث وفقہ کلام میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ علمائے اہل سنت نے آپ کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

"یہ شیعوں کے شیخ المشائخ، رئیس کلام وفقہ مناظرہ تھے۔ ہر مذہب وملت والوں سے مناظرہ کرتے تھے۔ بہت خیرات دینے والے، بہت خشوع کرنے والے اور کثیر الصلوٰۃ وصوم تھے۔ لباس معمولی پہنتے، بوڑھے سبزہ رنگ لاغر اندام تھے ۷۶ سال زندگی کی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد دوسو سے زیادہ ہے۔ آپ کے جنازہ میں ستر ہزار رافضیوں نے مشایعت کی۔ اپنے وقت کے بڑے زاہدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور ہر وقت علم کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی شیعہ امامی ایسا نہیں جس پر ان کا احسان نہ ہو۔ شریف ابویعلی جعفری جو شیخ مفیدؒ کے داماد تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ شیخ مفیدؒ رات کو ذرا سی دیر کے لئے پلک جھپکا لیتے تھے۔ اس کے بعد ساری رات نماز یا مطالعہ یا تلاوتِ قرآن شریف میں بسر کر دیتے تھے۔" انتہیٰ

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے آپ کی نماز جنازہ میدان اشنان بغداد میں ادا کی۔ شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں کہ جس قدر تشییع اور گریہ وبکا مفیدؒ کی وفات کے روز ہوا۔ ایسا پھر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ آپ کے جنازہ پر ہر موافق ومخالف گریہ کر رہا تھا۔ روضہ کاظمین میں آپ کا مزار ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حسب ذیل مرثیہ خود بخود لکھا ہوا پایا گیا۔ جس کے متعلق علماء نے فرمایا ہے کہ یہ خود صاحب الزمان علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

لاصوت الناعی بفقدک انه
یوم علی آل الرسول عظیم
ان کنت قد غبت فی حدث الثریٰ
فالعدل والتوحید فیک مقیم
والقائم المهدی یفرح کلما
تلیت علیک من الدروس علوم

سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ

ابوالقاسم علی بن حسین مرتضیٰ علم الہدیٰ۔ ولادت ۳۵۵ھ وفات ۴۳۶ھ
علم الہدیٰ کا لقب خود امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا عطا کردہ[1] ہے۔
آپ کا سلسلہ نسب صرف پانچ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ علم وادب و فقہ واصول وتفسیر تمام علوم میں استاد زمانہ تھے۔ ہر فن میں آپ کی کتابیں آج تک شہرۂ آفاق سمجھی جاتی ہیں۔ موافق ومخالف ہر ایک کو آپ کی بزرگی وشرف وقابلیت کا معترف ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں آپ کی مدح کی ہے۔ اور آپ سے اخبار نقل کی ہیں۔

---

[1] وزیر ابوسعید بیمار ہوا۔ تو اس نے خواب میں حضرت امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ کہ علم الہدیٰ سے کہو کہ وہ تم پر دم کردیں تاکہ تم اس مرض سے نجات حاصل کرو۔ وزیر مذکور نے کہا کہ کون علم الہدیٰ؟ حضرت نے ارشاد فرمایا علی بن الحسین موسوی وزیر یہ رویائے صادقہ دیکھ کر بیدار ہوا۔ اور اس نے سید مرتضیٰ کو خط لکھا۔ مگر سید علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ میں اس لقب کے لائق نہیں ہوں۔ جب یہ خبر خلیفہ قادر باللہ کو معلوم ہوئی تو اس نے خط لکھا کہ یہ لقب آپ کے جد نے آپ کو عطا فرمایا ہے اس کو قبول کرلیں۔ (کنیٰ والالقاب)

ابن خلکان لکھتا ہے:۔

"آپ طالبین کے نقیب (سردار) علم کلام و ادب وشعر میں امام مانے جاتے تھے۔ آپ سید رضی جامع نہج البلاغہ کے بھائی ہیں"

شیخ عزالدین احمد بن مقبل کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ سید مرتضیٰ اعربوں سے زیادہ عربی کے عالم تھے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی سید مرتضیٰ کا نام نامی لیتے تھے تو صلوات اللہ علیہ ضرور کہتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہوکر کہتے تھے کہ مرتضیٰ پر صلوات کیونکر نہ بھیجی جائے! آپ نے اپنی وفات کے بعد ۸۰ ہزار کتابیں چھوڑیں جو یا تو آپ کی تصنیف تھیں یا آپ ان کا مطالعہ کر چکے تھے۔

ایک کتاب آپ کی تصنیف ہے جس کا نام "ثمانین" (یعنی اسّی ۸۰) ہے اسی طرح ہر چیز جو آپ نے چھوڑی اس کی تعداد اسّی تک پہنچتی ہے۔ عمر بھی آپ کی ۸۰ سال اور چند ماہ تھی۔ اس لئے آپ کا ایک لقب ثمانینی بھی ہے۔ حکومت میں آپ اتنے محترم تھے کہ منصب قضا اور امارت حج وحرمین پر پورے ۳۰ سال فائز رہے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس سونپے گئے۔ پھر آپ کا جسد مبارک کربلائے معلیٰ لے جاکر دفنایا گیا۔ آپ کی حسب ذیل مشہور کتابیں ہیں:۔

شافی (بحث امامت میں) ذخیرہ۔ جمل العلم والعمل۔ ذریعہ۔ کتاب الطیف والخیال۔ کتاب الشیب والشاب۔ کتاب الغرر والدرر۔ تنزیہ الانبیاء۔

آپ کا ایک عظیم دیوان بھی ہے جس میں بیس ہزار سے زیادہ شعر ہیں۔ صفحات گذشتہ میں گذر چکا ہے کہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسیؒ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

(کنیٰ والالقاب)

شریف رضی (جامع نہج البلاغہ)

ابوالحسن محمد بن حسین ملقب بہ شریف رضی۔ ولادت ۳۵۹ھ وفات ۴۰۶ھ

برادر سید مرتضیٰ علم الہدیٰ سابق الذکر۔ یہ دونوں بھائی آسمانِ شیعیت کے آفتاب وماہتاب ہو کر چمکے، جیسا ان دو بھائیوں نے دنیاوی اور اُخروی عروج پایا ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہوا۔ آپ کا لقب اشعر الطالبین بھی ہے۔ حافظ قرآن بھی تھے۔ مقام علمی اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ کی جمع کردہ کتاب نہج البلاغہ کے متعلق آج تک بعض علمائے اہلسنت کو شبہ ہے کہ یہ آپ کی تصنیف ہے حالانکہ یہ شبہ بے بنیاد ہے کیونکہ آپ نے جو کچھ اس میں جمع کیا ہے وہ سید رضیؒ کی ولادت سے قبل خود اہلسنت کی کتب میں متفرقاً موجود تھا۔

ان دونوں بھائیوں کی جلالت قدر پر یہ واقعہ کافی ہے کہ جو ابن ابوالحدید معتزلی شارح نہج البلاغہ نے تحریر کیا ہے۔ کہ ایک رات کو شیخ مفیدؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ محلہ کرخ کی مسجد میں بیٹھے ہیں ناگاہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ حسن و حسین علیہما السلام کی انگلیاں پکڑے اندر داخل ہوئیں اور دونوں شہزادوں کو شیخ مفیدؒ کے سپرد فرمایا۔ کہ ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خواب دیکھ کر شیخ مفید چونک پڑے اور صبح تک پڑے حیران رہے۔ جس وقت صبح طالع ہوئی اور شیخ مسجد میں درس دینے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک معظمہ کنیزوں کے جھرمٹ میں داخل مسجد ہوئیں۔ دو صاحبزادے ان کی انگلیاں تھامے ہوئے تھے۔ شیخ مفید ان کو دیکھتے ہی سرِ قد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس خاتون نے فرمایا کہ شیخ! میں بچوں کو تمہارے پاس اس لئے لائی ہوں کہ تم ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خاتون سید مرتضیٰ و سید رضی کی والدہ فاطمہ بنت حسین تھیں۔ یہ سُنکر شیخ مفیدؒ رونے لگے اور اپنا خواب بیان کیا۔

آپ نے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس ایک خوب صورت مسجد میں آپ کا مزار زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔ آپ کے جنازہ پر سید مرتضیٰ شدت غم کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ بلکہ ان کی وفات ہونے میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے روضہ پر چلے گئے۔ اور وہاں روتے رہے۔ بھائی کے

...ن سید رضی نے جو مرثیہ کہا ہے اس کے دو شعر یہاں پر نقل کیے جاتے ہیں:-

...الرجال بفجعة جذمت یدی   وودت لو ذهبت علی براسی

...لله عمرك من قصیر طاهر   ولرب عمر طال بادناس

یعنی مجھ پر ایسی مصیبت پڑی جس نے میرے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے ...ش کہ اس کے بدلہ میرا سر کٹ جاتا۔ ہائے کس کمسنی میں تجھ کو موت آ گئی۔ ...ر انحالیکہ تم پاک و پاکیزہ رہے۔ اور کتنے لوگ اپنی طویل عمر برائیوں سے وابستہ ...ر دیتے ہیں۔

نصیر الدین طوسی

نصیر الدین محمد بن محمد طوسی مشہور بہ محقق طوسی۔ ولادت ۵۹۷ھ و فات ۶۷۲ھ۔ فلسفہ و منطق و ہیئت جغرافیہ میں یگانہ روزگار تھے آپ کے علم و فضل کے آگے موالف و مخالف کی گردنیں خم تھیں۔ علامہ حلّی جیسی فرد فرید آپ کی شاگرد تھی۔ بمقام طوس میں پیدا ہوئے وہیں بڑے پڑھے اور کمال حاصل کیا۔ آپ نے علم کلام کی مشہور کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تجرید الکلام ہے۔ جس کی ایک شرح علامہ حلّی نے دوسری شرح مُلّا علی قوشجی نے تحریر کی ہے۔ اور اس میں بہ ایں الفاظ اس کتاب کی تعریف کی ہے۔

"یہ کتاب عجائب و غرائب سے بھری ہوئی ہے۔ حجم میں کم ہے علم میں زیادہ ہے۔ ائمہ فن میں مقبول ہے آج تک علماء نے ایسی کتاب نہیں دیکھی۔ یہ کتاب دوپہر کے سورج کی طرح درخشاں ہے۔"

اس کے علاوہ حسب ذیل کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں:-

تذکرہ نصیریہ (ہیئت)۔ اخلاق ناصریہ۔ آداب متعلمین۔ اوصاف الاشراف۔ قواعد العقائد۔ تحریر المجسطی۔ تحریر اصول ہندسہ۔ تلخیص المحصل۔ حل مشکلات اشارات ابن سینا۔

آپ ہی اسلام میں وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے مراغہ میں ایک عظیم الشان رصد گاہ

مطالعہ نجوم کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔ اس رصدگاہ میں ایک کتب خانہ تھا جس میں ۴ لاکھ سے زیادہ نادر روزگار کتابیں تھیں۔ اس رصدگاہ میں بہت سے علماء آپ کے معاون تھے مثلاً قطب الدین شیرازی مویدالدین عروضی وغیرہ۔

آپ کے علم و اخلاق کا یہ حال تھا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ آپ کو ایک خط بھیجا جس میں آپ کو (معاذ اللہ) کلب بن کلب سے خطاب کیا گیا تھا۔ یہ خط دیکھ کر آپ نے بالکل بُرا نہ منایا۔ قلم اٹھا کر تحریر فرمایا۔ تمہارا مجھ کو کلب بن کلب کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ کتا ایک چوپایا ہے بھونکنے والا، لمبے ناخن والا، اس کے برخلاف میں راست قامت، نمایاں پوست، عریض ناخن والا، ناطق و ضاحک ہوں تو میرے فصول میں خواص اس کے علاوہ ہیں۔ وہ شخص یہ جواب پاکر خجل ہوا۔ بغداد میں انتقال کیا۔ جوار امام موسیٰ کاظم اور محمد جواد علیہما السلام میں دفن ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

علّامہ حلّی

شیخ جمال الدین ابومنصور حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلّی۔ ولادت سنہ ۶۴۸ھ وفات سنہ ۷۲۶ھ علم و فضل کے اس درجہ پر فائز ہوئے کہ جب بھی مطلقاً علامہ کہا جائے تو اس سے علامہ حلّی مراد ہوتے ہیں۔ رئیس علماء شیعہ اور مجدد ملت جعفریہ تھے کمسنی میں درجہ علم و اجتہاد پر فائز ہو گئے۔ نصیرالدین طوسیؒ کے شاگرد تھے۔ بغداد میں شاہ خدابندہ کے دربار میں طلب کئے گئے علمائے اہل سنت سے زبردست مناظرہ ہوا جس میں بڑی خوبصورتی سے مذہب جعفری کی اوّلیت اور مذاہب اربعہ (حنفی شافعی مالکی حنبلی) کا ناحق ثابت فرمایا۔ نتیجہ میں خدابندہ نے مذہب حق قبول کیا۔ آپ کے تالیفات میں قواعد، تبصرہ، تذکرہ، مختلف الشیعہ، منتہی۔ تحریر (فقہ) شرح تجرید (کلام) کشف الیقین (فضائل امیرالمومنین) ہیں۔ ایک کتاب مسمّی بہ الفین تحریر فرمائی ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلا فصل پر پوری دو ہزار دلیلیں

[illegible]

...لکھی ہیں۔

نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کے زیر منارہ مزار شریف ہے۔

شہید اوّلؒ

شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن جمال الدین مکی دمشقی عاملی مولف کتاب لمعہ دمشقیہ ولادت ۷۳۴ھ وفات ۷۸۶ھ۔ مکہ و مدینہ بغداد و دمشق میں چالیس سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ محبت اہل بیت میں قید کئے گئے۔ ایک سال تک قلعہ شام میں حبس رہے۔ قید خانہ ہی میں اپنی مشہور کتاب لمعہ دمشقیہ تالیف فرمائی۔ اس وقت آپ کے پاس مختصر النافع کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ تھی۔ آخر میں قاضی برہان الدین مالکی و عباد بن جماعۃ شافعی کے فتوے پر بیدمر و شاہ دمشق کے حکم سے آپ کو سزائے موت سنائی گئی۔ کچھ جھوٹے الزامات عائد کئے گئے۔ اور کہا کہ اگر توبہ کر لو تو آزاد کر دیا جائے گا۔ آپ نے الزامات اور توبہ دونوں سے انکار کیا۔ آخر میں آپ کو پہلے تلوار سے قتل کیا گیا پھر لاش دار پر کھینچی گئی۔ اس کے بعد جلا دی گئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مالکی صاحب نے پہلے وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی بعد ازاں شیخ کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

آپ کے تصانیف میں سے لمعہ دمشقیہ، ذکریٰ، دروس، غایۃ المراد، قواعد، وغیرہ ہیں۔

شہید ثانیؒ

شیخ زین الدین بن نور الدین عاملی معروف بہ شہید ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ولادت ۹۱۱ھ وفات ۹۶۵ھ۔ مشہور علمائے شیعہ میں سے ہیں۔ فریقین کی فقہ و حدیث و تفسیر پر عبور کامل رکھتے تھے۔ شام و حجاز و مصر کے فقہاء سے استفادہ کیا۔ کمال حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ آئے اور ۱۸ روز میں ایک رسالہ لکھ کر قاضی شہر کی خدمت میں پیش کیا۔

یہ قاضی ایک مرد فاضل تھا اس نے شیخ کی کافی قدر کی۔ اور خود بھی کئی مباحثے کر کے اطمینان کر لیا۔ تو حکومت وقت سے سفارش کر دی چنانچہ حکومت سے آپ کا وظیفہ معین ہو گیا اور بعلبک کا ایک مدرسہ سپرد کر دیا گیا جہاں آپ مذاہب خمسہ کی تدریس کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ شہرت اتنی بڑھی کہ ہر فرقے کے مفتی اعظم مانے جانے لگے اس کے باوجود تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ رات کو متعلقین کے لئے سودا سلف خریدتے تھے۔ صبح کو مسجد میں نماز پڑھا کر جب درس و تدریس کے لئے بیٹھتے تو معلوم ہوتا کہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ ساری عمر تقیہ میں بسر کی۔ آخر میں یہ راز فاش ہوا۔ یہ زمانہ وہ تھا کہ شرح لمعہ کی تالیف میں مشغول تھے۔ خواب میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰؒ کو دیکھا کہ انہوں نے علماء کی دعوت کی ہے جس میں بہت سے علماء بیٹھے ہیں۔ جب شیخ وہاں پہنچے تو سید مرتضیٰ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ پکڑ کر شہید اوّل کے پہلو میں لا کر بٹھا دیا۔ یہ خواب دیکھ کر آنکھ کھلی۔ تو اپنے ایک محرم راز سے بتلایا کہ شہید ثانی میں ہوں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حج کے لئے مکہ گئے ہوئے تھے۔ مسجد حرام میں نماز عصر پڑھ کر فراغت پائی تھی کہ شاہ قسطنطنیہ کے حکم سے گرفتار کیے گئے۔ کچھ دنوں مکہ میں قید رہنے کے بعد قسطنطنیہ لائے گئے اور رستم پاشا وزیر شاہ قسطنطنیہ کے حکم سے بجرم تشیع سمندر کے کنارہ لے جا کر گردن مار دی گئی۔ امام حسینؑ کی تاسی میں تین روز تک لاشہ بے گور و کفن پڑا رہا۔ ترکمانوں کی ایک جماعت نے رات کو دیکھا کہ اسی جگہ سے کچھ انوار آسمان پہ آ جا رہے ہیں۔ صبح کو انہوں نے اکٹھا ہو کر دفن کیا وہیں ایک قبہ تعمیر کیا۔ آپ کے تالیفات میں روضۃ بہیہ در شرح لمعہ دمشقیہ، منیۃ المرید فی آداب المفید والمستفید، اسرار الصلوٰۃ، رسالہ اثنا عشریہ در واجبات عینیہ، رسالہ در وجوب صلوٰۃ جمعہ، روض الجنان در شرح ارشاد علامہ حلیؒ، مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام، مقاصد علیہ وغیرہ ہیں۔

(کنیٰ والالقاب، فہرست کتب خانہ امام رضاؑ)

شہیدِ ثالث

قاضی سید نور اللہ بن شریف الدین حسینی مرعشی شوشتری۔ ولادت ۹۵۶ھ وفات ۱۰۱۹ھ شیخ علی حزین نے اپنی کتاب تذکرہ میں آپ کی بابت لکھا ہے کہ آپ اکبر شاہ ہندوستان کے عہد میں ایران سے آئے۔ آپ اپنے مذہب کو پوشیدہ کئے رہے۔ مذاہب اربعہ کی فقہ میں ماہر کامل تھے۔ جب بادشاہ آپ کی استعداد علمی اور تبحر سے واقف ہوا۔ تو آپ کو قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز کیا۔ سید نے یہ منصب بایں شرط منظور کیا کہ وہ وقت فیصلہ و فتویٰ مذاہب اربعہ اہلسنّت میں سے کسی ایک کے پابند نہیں رہیں گے بلکہ ان کو ان چاروں میں سے کسی ایک کے مطابق فتویٰ دینے کا اختیار ہوگا۔ بادشاہ نے منظور کر لیا۔ ایک عرصہ تک لاہور میں مسند قضا پر متمکن رہے۔ جب فیصلے کرنا شروع کئے تو وہ سب مذہب امامیہ کے مطابق ہوتے تھے۔ چغل خوروں نے بادشاہ سے شکایت کی۔ بادشاہ نے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے ہر فیصلے کو سنیوں کے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی کتاب سے نکال کر دکھلا دیا اور جان بچ گئی۔ جب اکبر کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ پر جہانگیر بیٹھا تو پھر لوگوں نے ان کی شکایت کی۔ مگر جہانگیر نے بھی کان نہ دھرا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ آپ اپنی مشہور کتاب مجالس المومنین کی تالیف میں مشغول تھے۔ آخر میں یہ حیلہ اختیار کیا گیا کہ ایک شخص آپ کے شاگردوں میں داخل ہو کر دھوکہ سے وہ کتاب خلوت خانہ سے نکال لے گیا۔ پھر یہ کتاب علمائے وقت نے جو قاضی صاحب کی شہرت اور عزت سے جلے ہوئے تھے۔ بادشاہ کے سامنے پیش کر دی۔ بادشاہ جہانگیر نے سزا کا اختیار انہی کو دے دیا۔ اب کیا تھا سخت ترین سزا تجویز کی گئی۔ سو خاردار درّے، گدی سے زبان نکالی جائے۔ ٹکٹکی پر باندھ کر درّے لگائے جائیں۔ پیری کا عالم، ابھی پندرھواں کوڑا لگا تھا کہ طائر روح نے مقام سدرہ میں پناہ لی۔ مگر مردہ جسم پر باقی تعداد پوری کی گئی۔ اور گدی سے زبان بھی نکال دی گئی۔ ان کا لاشہ بھی تین روز تک مزبلہ پر پڑا رہا۔ کچھ

لوگوں نے جناب فاطمہ زہراؑ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں در میرا فرزند بے گور و کفن مزبلہ پر پڑا ہے" چنانچہ ان لوگوں نے بصد احترام جنازہ اٹھایا۔ اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ یہ واقعہ اکبرآباد معروف بہ آگرہ کا ہے۔ آج بھی آپ کا مزار وہاں مرجع خاص و عام ہے۔ نور اللہ حقیقتاً وہ نور تھے جو قدرت نے اہلِ ہند کے لئے فروزاں کیا تھا۔ آج اقطارِ ہند و پاکستان میں جو کچھ بھی علم و ایمان کے چرچے ہیں وہ نور اللہ شوشتری ہی کے انفاسِ قدسیہ اور ان کی قربانی کا ثمر ہیں۔ کیونکہ ان ہی نے ان دیار میں مذہبِ حق کی بنیاد رکھی ہے۔

آپ کے تالیفات میں مجالس المومنین، احقاق الحق، مصائب النواصب، صوارم مہرقہ در جواب صواعق محرقہ، عقائد امامیہ وغیرہ ہیں۔

شہیدِ رابع

شیخ محمد تقی بن محمد برغانی قزوینی شہید رابع۔ وفات ۱۲۶۳ھ۔ فحول علمائے امامیہ اور بڑے مجتہد تھے۔ ایران کے ایک قریہ برغان میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد قزوین میں رہائش اختیار کی، پھر قم و اصفہان میں علمائے وقت کی مجالسِ درس میں حاضر ہوتے۔ جہاں فقہ و اصول و حکمت و کلام کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے۔ سید علی صاحب ریاض سے تلمذ حاصل کیا۔ ۱۲۴۲ھ میں شیخ جعفر کاشف الغطا کی معیت میں جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ پھر موصوف سے اجازہ لے کر فتح علی شاہ قاچار کے زمانہ میں ایران واپس آ گئے۔ اور قزوین میں مقیم ہوئے جہاں مجلس درس قائم کی۔ تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ راتوں کو عبادتِ الٰہی، دن میں درس و تصنیف میں بسر کرتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ایران میں شیخیت و بابیت نے سر اٹھایا تھا۔ چنانچہ موصوف نے اس کے خلاف شدت سے وعظ کرنا شروع کیا اور بابیوں کے کفر کا فتویٰ بھی صادر کیا جو ان کی جان کی قیمت پر تمام ہوا۔ ایک رات کو اپنی مسجد میں مصروفِ

گریہ و بکا تھے۔ کہ کچھ لوگ اندر داخل ہوئے اور خنجروں سے جسم اقدس کو چھلنی کر دیا۔ آپ فوراً مسجد کے باہر آگئے تاکہ خون خانہ خدا میں نہ بہے۔ جونہی دروازہ پر پہنچے غش کھا کے گر پڑے۔ قاتل اپنا کام کر کے بھاگ گئے۔ دوسرے لوگ جو موقعہ پر پہنچ گئے تھے اٹھا کر گھر پہ لائے ۲ دو روز زندہ رہے مگر نہ کسی سے بات کر سکتے تھے نہ آب و غذا سے بہرہ ور ہو سکتے تھے کیونکہ ایک ظالم نے منہ پر بھی وار کیا تھا۔ اسی عالم میں امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کو یاد کرتے تھے۔ اور روتے تھے۔ یہاں تک کہ روح اقدس نے قفس عنصری سے پرواز کی۔ قزوین میں دفن ہوئے جہاں آپ کا مزار مشہور و معروف ہے۔

شہید ثالث سے آپ کی مشابہت علاوہ شہادت کے آپ کی کتاب مجالس المتقین بھی ہے۔ کیونکہ شہید ثالث نے مجالس المومنین تحریر فرمائی تھی۔ مجالس المتقین کے علاوہ عیون الاصول۔ منہج الرشاد شرح شرائع مکمل ۲۴ جلدوں میں ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ صاحب جواہر نے اس سے مدد لی ہے۔

شیخ بہائی

شیخ الاسلام بہاؤالدین محمد بن حسین عاملی۔ ولادت ۹۵۳ھ وفات ۱۰۳۱ھ شیخ عباس قمی نے آپ کو بھی مجدد مذہب جعفری لکھا ہے۔ کیونکہ آپ گیارہویں صدی کے شروع میں ترویج دین فرما رہے تھے۔ تمام فنون و علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ شاہ عباس صفوی نے منصب ”شیخ الاسلام“ عطا کیا تھا۔ روضہ امام رضا غریب میں دفن ہوئے۔

آپ کے تالیفات میں حبل المتین۔ اربعین۔ جامع عباسی۔ کشکول۔ عروۃ الوثقیٰ۔ مثنوی نان و حلوہ۔ زبدہ۔ صمدیہ۔ خلاصۃ الحساب۔ تشریح الافلاک۔ مفتاح الفلاح در عمل یوم و لیلہ وغیرہ ہیں۔

مقدس اردبیلی

شیخ احمد بن محمد اردبیلی نجفی وفات ۹۹۳ھ - علامہ مجلسی فرماتے ہیں - کہ مقدس اردبیلی ورع و تقویٰ زہد و فضل کی جس حد پر پہنچے ہوئے تھے ان جیسی فرد نہ متقدمین میں دکھائی دیتی ہے نہ متاخرین میں۔ امام عصر عجل اللہ فرجہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ امیر علام بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کو صحن روضہ امیر المومنین علیہ السلام میں تھا۔ رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا۔ اتنے میں میں نے ایک سایہ کو رات کی تاریکی میں روضہ اقدس کی طرف بڑھتے دیکھا جب میں اس سایہ کے قریب گیا تو میں نے پہچانا کہ یہ میرے استاد تقی زکی مولانا شیخ احمد اردبیلی ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا۔ شیخ بڑھتے بڑھتے حرم کے دروازہ کے پاس آ گئے جو مقفول تھا۔ مگر جب وہ نزدیک پہنچے تو از خود کھل گیا۔ وہ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے دروازہ کے پاس آ کر سنا تو اندر سے دو شخصوں کی سرگوشی کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ روضہ سے باہر آئے اور کوفہ کی طرف روانہ ہوئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم مسجد کوفہ میں داخل ہوئے۔ مقدس اردبیلی اس محراب میں آئے جہاں امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر وہاں توقف فرمایا۔ پھر نجف کی طرف روانہ ہوئے جب مسجد حنانہ کے نزدیک پہنچے تو مجھ کو کھانسی آ گئی شیخ نے پلٹ کر دیکھا اور فرمایا تم میر علام یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی میں نجف سے یہاں تک آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ کو صاحب قرآن کی قسم دیتا ہوں کہ بیان فرمائیے یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا شرط یہ ہے کہ میری زندگی میں کسی سے بیان نہ کرنا میں نے کہا منظور ہے۔ مقدس اردبیلی نے فرمایا کہ میں بعض مسائل پر غور و فکر کر رہا تھا جواب سمجھ میں نہیں آتا تھا اتنے میں میرے ذہن میں آیا کہ

حرم امیرالمومنینؑ میں چلکر اس کا جواب لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں حرم میں آیا اور میرے لئے بغیر کلید کے دروازہ وا کر دیا گیا۔ حرم میں میں نے مناجات کی تو میں نے اپنے مولا و آقا کی آواز ضریح کے اندر سے سُنی کہ فرما رہے ہیں کہ مسجد کوفہ جاؤ اور قائمؑ سے اس کا جواب دریافت کرو۔ کیونکہ امام عصر وہ ہیں۔ چنانچہ اب میں امام زمانہؑ سے جواب پاکر گھر کی طرف جا رہا ہوں۔

آپ کے زہد و اتقا کے بڑے قصے مشہور و معروف ہیں کہتے ہیں کہ مقدس اردبیلی نے ایک کنوئیں میں پانی بھرنے کے لئے ڈول ڈالا۔ جب ڈول اوپر کھینچا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں جواہرات بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہ ڈول کنوئیں میں انڈیل دیا۔ دوبارہ کھینچا تو پھر جواہرات نکلے۔ پھر انڈیل دیا۔ جب تیسری دفعہ بھی ڈول کھینچنے پر جواہرات ہی برآمد ہوئے تو شیخ احمد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ سمجھ گئے کہ امتحان ہو رہا ہے۔ کہنے لگے خدایا! در احمد آب می خواہد جواہر نمی خواہد"۔ نجف اشرف میں وفات پائی حضرت کے روضہ کے داہنے منارہ کے نیچے مزار شریف ہے۔ بائیں منارہ کے نیچے علامہ حلی کی قبر ہے:۔

آپ کے تصانیف میں آیات احکام۔ مجمع برہان۔ شرح ارشاد۔ حدیقۃ الشیعہ۔ مشہور کتابیں ہیں:۔

علامہ مجلسیؒ

شیخ الاسلام علامہ محمد باقر بن محمد تقی مجلسیؒ۔ ولادت ۱۰۳۷ھ وفات ۱۱۱۰ھ

مستدرک الوسائل میں ہے کہ اسلام میں کسی کو وہ توفیقات نہیں ملیں جو علامہ مجلسیؒ کو ہاتھ آئیں۔ ایک طرف سے بے پایان تصنیفات چھوڑیں۔ دوسری طرف بلند مرتبہ شاگرد چھوڑے۔ پھر راتوں کو بے حد عبادت و ریاضت بھی کی۔ آپ کے درس سے ایک ہزار علماء و فضلا برآمد ہوئے۔ آپ کی سب سے بڑی

خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے تمام احادیث شیعہ کو ایک مجموعہ میں جمع کر دیا جس کا نام بحار الانوار ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی ۲۶ جلدیں ہیں[1]۔

آپ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ بحار الانوار کے علاوہ دیگر انتہائی مفید فارسی کتب تالیف فرمائیں۔

آپ کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ اپنے عصر میں مومنین اور حکومت وقت کے درمیان رابطہ تھے۔ اور لوگوں کے حوائج پورے ہونے میں ان کی مدد کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کے مدارج و مراتب حد سے سوا ہیں۔ علامہ نوری نقل کرتے ہیں کہ صاحب جواہر علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مکان دیکھا جس میں بہت سے علما جمع ہوئے ہیں دروازہ پر دربانوں کا پہرہ ہے۔ میں جس وقت اندر گیا تو میں نے اس جگہ کو ہر قسم کے چھوٹے بڑے عالموں سے مملو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ صدر مجلس میں علامہ مجلسی صدر مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ صاحب جواہر فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے دربان سے پوچھا کہ ان کو یہ شرف کیسے ملا؟ اس نے جواب دیا کہ یہ آئمہ معصومین کی بارگاہ میں زیادہ معروف ہیں۔ ایران کے شہر اصفہان میں وفات پائی۔ جامع کبیر کے باب قبلہ میں دفن ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت ہے۔ جامع کتاب بحار الانوار۔

آپ کے تالیفات میں بحار الانوار کے علاوہ حیات القلوب۔ عین الحیاۃ حلیۃ المتقین، مرآت العقول شرح کافی، زاد المعاد۔ فرائد الطریفہ۔ جلاء العیون تحفۃ الزائر۔ ملاذ الاخیار۔ شرح تہذیب الاخبار وغیرہ ہیں۔

---

[1] دسویں جلد جو حالات امام حسین علیہ السلام میں ہے۔ اس کا فصیح و بلیغ ترجمہ محقق عصر علامہ جزائری مدظلہ نے ۲ جلدوں میں فرما دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ مومنین مطالعہ فرمائیں (مولف)

محدث جزائری

محدث شہیر سید نعمت اللہ بن سید عبد اللہ جزائری شوشتری ولادت ۱۰۵۰ھ وفات ۱۱۱۲ھ جزائر کے ایک قریہ صباغیہ میں پیدا ہوئے۔ یہ جزائر مشہور جزائر کے علاوہ ہے۔ جو سرزمین عراق میں شہر عمارہ وسوق الشیوخ کے پاس واقع ہے۔ دجلہ وفرات نے وہاں چھوٹے چھوٹے جزیرے سے بنا دیئے ہیں۔ اس بنا پر اس کو جزائر کہتے ہیں۔ سید نعمت اللہ جزائری انہی جزائر کی طرف منسوب ہیں۔ کنیٰ والالقاب میں ہے۔

"والجزائر ھنا عبارة عن الناحية الكبيرة والقرى المتصلة الواقعة على شفير نهر تستر بينها وبين البصرة حسنة الرباع والاقطاع خرج منها جمع كثير من علماء الشيعة ومنهم السيد نعمت الله الموسوى الجزائرى" انتھی۔

یہاں جزائر سے مراد وہ سرسبز وشاداب وسیع وعریض رقبہ ہے جو نہر شوشتر کے کنارے شوشتر اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔ اس مقام (جزائر) سے بہت سے علمائے شیعہ نکلے ہیں اور ان میں سے سید نعمت اللہ موسوی جزائری بھی ہیں۔ (کنیٰ والالقاب جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے امام ہمام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ایران وعراق میں سادات جزائر سادات صحیح النسب کا بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ جن میں اکثر علماء وفضلا ہیں۔

سید نعمت اللہ جزائری جن کو ہم آئندہ ان کے لقب سید جزائری کے ساتھ یاد کریں گے۔ ان منفرد علمائے امامیہ میں سے ہیں جنہوں نے مذہب امامیہ کی ترویج میں بڑی زحمتیں برداشت کیں۔

ابھی آپ کی عمر چھ سال سے متجاوز نہ ہوئی تھی کہ قرآن و ادب میں دسترس حاصل ہو گیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں عراق سے ہجرت کر کے ایران میں شیراز آ گئے جہاں اپنی تحصیلات مکمل کیں۔ اپنی تحصیل کے آخری دور میں اصفہان میں آ گئے جہاں علامہ مجلسیؒ سے تلمذ حاصل کیا۔ علامہ مجلسیؒ کے حلقہ درس میں آپ ارشد تلامذہ شمار ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ مجلسیؒ اپنے تالیفات میں ان سے مدد لیا کرتے تھے۔ چنانچہ امل الآمل مستدرک الوسائل وغیرہ میں ہے۔ کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی عظیم کتاب بحار الانوار کی تالیف میں نعمت اللہ جزائری سے مدد لی۔ اور وہ ان کو خاص لطف عنایت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کے ہمعصروں پر ان کو فوقیت دیتے تھے۔

سید جزائریؒ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے جس زحمت و تکلیف کے ساتھ تحصیل علم کی علماء میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ موصوف اپنی بعض تالیفات میں تحریر فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں میرے پاس چراغ تک نہ تھا۔ چاندنی راتوں میں ایران کی کڑاکے کی سردیوں کے باوجود کوٹھے پر چاند کی روشنی میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ جب راتیں اندھیری ہو جاتی تھیں تو کمرہ میں آجاتا تھا جہاں دیوار میں ایک شگاف تھا اس سے ہمسایہ مکان سے ناکافی روشنی آجاتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے کتاب پر خون کے چھینٹے دیکھے تو حیران ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ رات کی سردی نے میرے ہاتھ کاٹ دیئے تھے۔ جن سے خون کے قطرے کتاب پہ بہہ گئے اور مجھے خبر نہ ہوئی۔

جس زمانہ میں شوشتر ایران کا پائے تخت تھا اس زمانہ میں آپ وہاں کے امام جمعہ و جماعت تھے۔ آج بھی آپ کی اولاد شوشتر واہواز کربلا و نجف پاکستان و ہندوستان میں موجود ہے۔ جن میں بڑی تعداد علماء و فضلا کی ہے۔ ہندوستان میں سرکار مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد العصر اور پاکستان میں علامہ جزائری مفتی سید طیب آغا صاحب قبلہ مجتہد العصر آپ کی ذریت سے ہیں۔

سید جزائری کے تالیفات میں سب سے اہم شرح تہذیب بارہ[12] جلدوں میں. شرح الاستبصار دو[2] جلدوں میں ہے. افسوس کہ دونوں نادر روزگار کتابیں ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں، ورنہ سید کا صحیح مقام لوگوں کے سامنے آتا. آپ کے مشہور تصانیف میں انوار نعمانیہ اور زہر الربیع (دو[2] جلدوں میں) بھی ہیں. زہر الربیع میں زیادہ تر مطائبات جمع کئے ہیں جو اگرچہ اہل ہند کی افتاد طبع سے ہٹے ہوئے ہیں مگر اہل خبر جانتے ہیں کہ اہل عراق و اہل ایران بلکہ خود قرآن کے لب و لہجہ میں یہ طرز گفتگو شائع و ذائع ہے. سورۂ تحریم میں جناب مریمؑ کے مقام مدح میں ارشاد ہوتا ہے:۔ ومریم بنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا (تحریم: ۱۲)

اگر یہی الفاظ اردو میں کسی عورت کے لئے استعمال کئے جائیں تو اس کی مذمت بن جائیں. علاوہ بریں زہر الربیع کے مقدمہ میں سید نے جو اس کتاب کی وجہ تالیف بیان کی ہے. اس سے ان کے مقصد پہ روشنی پڑتی ہے چونکہ اہل علم مطالعہ و تصنیف و تالیف سے گھرے ہوتے ہیں حوادث روزگار بھی ان کو بالعموم بہت ستاتے ہیں اگر بعض اوقات دماغ کو تفریحی باتوں سے سکون نہ پہنچایا جائے تو اس کے مختل ہونے کا اندیشہ ہے. اسی لئے یہ حدیث وارد ہے کہ:۔

انّ الارواح تکلّ کما تکلّ الابدان فابتغوا لها طرائف الحکمة

روحیں بھی اسی طرح ریاضت سے تھک جاتی ہیں جس طرح جسم تھک جاتے ہیں لہذا ان کے لئے تر و تازہ حکمت کی باتیں فراہم کرو.

بہر حال غم غلط کرنے کے لئے زہر الربیع سے بہتر کوئی کتاب نہیں. اگر کسی کو شک ہو تو وہ اس کا مطالعہ کرے.

مذکورہ کتب کے علاوہ آپ کے حسب ذیل تصنیفات ہیں:۔

قصص الانبیاء ۔ نوادر الاخبار ۔ شرح صحیفہ کاملہ ۔ شرح جامی ۔ منبع الحیاۃ ۔ مفتاح اللبیب در شرح تہذیب ۔ ہدیہ ۔ ریاض الابرار فی مناقب الائمہ الاطہار ۔ (۳ جلد) مسکن الشجون ۔ غرائب الاخبار ۔ مقامات النجاۃ ۔ منتہی المطلب حواشی القرآن (۳ جلد) وغیرہ ۔

سید جزائری کا مزار شوشتر کے قریب مقام جائے در (پل دختر) میں زیارت گاہ خاص و عام اور وسیلہ حل مشکلات مومنین ہے ۔

حال ہی میں آپ کا روضہ بمتداد زمانہ سے گر گیا تھا وہاں کے ایک عالم نے خواب میں سیدؒ کو دیکھا فرماتے ہیں میرا روضہ بنوادو ۔ انہوں نے کہا کہ جنگل میں اینٹ پتھر کہاں سے آئے گا ۔ جواب دیا روضہ کے پاس ایک ٹیلہ ہے اس کو کھودنا تو اندر سے مطلوبہ سامان دستیاب ہو جائے گا ۔ عالم مذکور نے اس مقام پر آکر کھدوایا تو اندر سے اینٹیں برآمد ہوئیں ۔ جن سے قبہ کی دوبارہ تعمیر عمل میں آئی ۔ لطف یہ کہ نہ ایک اینٹ کم ہوئی نہ زائد ۔

علمائے عراق و ایران کے تذکرہ کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم مختصر الفاظ میں بعض فحول علمائے ہند کا بھی تذکرہ کر دیں ۔ جن کی روشنیٔ علم سے آج تک ہم بہرہ اندوز ہو رہے ہیں ۔

سابقاً ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہندوستان میں علوم اہلبیتؑ کی داغ بیل سید نور اللہ شوشتری شہید ثالث نے ڈالی ۔ آپ کے بعد جن علماء نے نور محمدی اور چراغ سرمدی کے فروزاں رکھنے میں حصہ لیا ان میں غفران مآب سید دلدار علی صاحب اعلی اللہ تعالیٰ مقامہٗ کا نام صف اوّل میں ہے ۔

غفران مآب سید دلدار علیؒ

محی الملۃ والدین علامہ سید دلدار علی غفران مآب نقوی نصیر آبادی جائسی لکھنوی ولادت ۱۱۶۶ھ وفات ۱۲۳۵ھ آپ کے والد بزرگوار سید محمد معین نصیر آبادی

تھے۔

آپ کے اجداد میں سید ذکریا فاتح نصیر آباد اور اُن کے جد بزرگوار نواب نجم الملک سید نجم الدین سبزواری فاتح جائس ۴۲۰ھ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام قصبہ نصیر آباد روز جمعہ ۱۱۶۶ھ میں ہوئی۔ ۱۱۹۱ھ میں آپ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مولوی سید فتح علی جائسی، سید غلام حسین دکنی، مولوی حیدر علی سندیلوی سے ہوئی۔ ۱۱۹۳ھ میں سفر عراق کیا۔ وہاں آقا سید محمد باقر بہبہانی مجتہد کربلا۔ آقا سید مہدی طباطبائی بحر العلوم مجتہد نجف۔ آقا سید محمد مہدی شہرستانی مجتہد کربلا سے اجازات حاصل کیے۔ ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس پہنچے۔ اور آقا محمد مہدی بن ہدایت اللہ اصفہانی شہید رابع طاب ثراہ سے اجازہ حاصل فرمایا۔ لکھنؤ واپس آکر نماز جماعت کی نیو آپ نے ڈالی۔ اور پہلی مرتبہ زمانہ نواب آصف الدولہ بہادر نواب اودھ میں حسن رضا خاں وزیر کے قصر میں ۱۳ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز ظہرین پڑھائی اور ۲۷ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے اور آپ کی اولاد نے ملک ہند میں مذہب اثنا عشری کی خوب تبلیغ کی۔ آپ نے تیس کتابیں لکھی ہیں جن میں سے عماد الاسلام بہت مشہور ہے۔ ۱۲۲۷ھ میں امامباڑہ غفران مآب واقع لکھنؤ کی تعمیر ہوئی جس میں آپ اور دیگر اولاد و مجتہدین و اکابر شیعہ دفن ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادے عالم جید ہوئے۔ آپ کی وفات ۱۹ رجب ۱۲۳۵ھ میں بمقام لکھنؤ ہوئی۔ سلطان العلما سید محمد آپ کے جانشین ہوئے۔

مفتی اعظم سید محمد عباسؒ

شمس العلماء اورع الناس مفتی اعظم سید محمد عباس شوشتری جزائری لکھنوی۔ ولادت ۱۲۲۴ھ وفات ۱۳۰۶ھ آپ نابغہ دہر و علامہ عصر تھے۔ کوئی علم و فن ایسا نہ تھا جس میں آپ کی استادی و بالادستی مسلم نہ ہو۔ آپ کا نسب ۱۷ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اس نسب کے تین خصوصیات ہیں۔

(۱) یہ نسب جس خانوادہ سے منسوب ہے اس کو بلادِ عجم و عرب میں سادات نوریہ یا سادات جزائری کہتے ہیں۔ اور یہ نسب نہایت معزز و محترم ہے
(۲) یہ نسب نہایت کم واسطوں سے امام عالی مقام تک منتہی ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاحِ علم نسب میں "نسب عالی" کہتے ہیں۔
(۳) اس نسب میں جتنے واسطے ہیں وہ سب تقریباً علماء و زہاد عصر ہیں ان خصوصیات کا نسب کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔

آپ کے دادا سید محمد جعفر شوشتری (سید نعمت اللہ جزائری کے پرپوتے) ایران سے ہندوستان آئے۔ اور لکھنؤ کو اپنا مستقر بنایا۔ ان کے فرزند سید علی اکبر بھی عالم جلیل صاحب تصانیف تھے۔ ان کو خداوند کریم نے ایک گوہر نایاب عطا فرمایا۔ جس کا نام انہوں نے اپنے بھائی کے نام پر محمد عباس رکھا۔ ایرانی تربیت، ماحول کی تاثیر اور توفیق الٰہی کی برکت سے جلد ہی افقِ عالم پر سورج بن کر چمکنے لگا۔ واجد علی شاہ نے اس دُرِ نجف کو اپنے تاج کا آویزہ بنایا۔ حکومت اودھ کی چیف جسٹسی (قاضی القضاۃ) کا عہدہ پیش کیا۔ جو آپ نے اس شرط پر قبول فرمایا کہ بادشاہ و وزیر کو بھی بوقت ضرورت عدالت شرعیہ میں پیش ہونا پڑے گا۔ یہ شرط واجد علی شاہ نے دل و جان سے منظور کی۔ اور مفتی صاحب قبلہ سریر قضاوت پر جلوہ افروز ہوئے "مفتی" کا لقب دربار عالی سے عطا ہوا۔ جو اس وقت تک ان کی اولاد میں باقی ہے۔ واجد علی شاہ کو سرکار مفتی صاحب قبلہ سے کس حد تک عقیدت تھی وہ شاہ موصوف کے اس منظوم خط سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے مٹیا برج (کلکتہ) سے نظر بندی کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کے بعض شعر یہ ہیں۔

سرِ دُرۃ التاج روحانیاں	سرورِ دل و جان ایمانیاں
نگین سرِ عرش رنگین کلام!	پے پس روان مرشد و خوش امام
تمنائے جان غریب الدیار	انیس و رفیق و دل غمگسار

سر پادشاہانِ گردوں وقار حسام یداللہِ خیبر شکن	ہمائے بلندی چہرخ بہار ولی سبک خو، امام زمن

آخر میں لکھتے ہیں:۔

ترستا ہوں اس سن میں دیدار کو پے مجتہد عدالت ہے ضرور تباعد میں بس حال دِل ہوگا کیا کلام از ادب خالی ہو کیا عجب بتاؤ اکہ کب تک کرو گے کرم	مرے کسب نوری کے اعتبار کو نہ یہ کہ وہ مفتی کبھی ہو ذی شعور اسی واسطے مقتدا تھا بنا بہت اب ستاتا ہے فرط تعب کہ ہونٹوں پہ پہنچا ہے فرقت سے دم[1]

مفتی صاحب قبلہ کے تبحر علمی کے آگے تمام علمائے عصر سر نیاز جھکا تے نے تشنگانِ علوم زانوائے ادب تہ کرتے تھے۔ علمی حلقوں میں آپ "استاد کل فی الکل" کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حجۃ الاسلام سید حامد حسین صاحب قبلہ صاحبِ عبقات الانوار اور ناصر الملت سید ناصر حسین صاحب قبلہ دونوں باپ بیٹے آپ کے شاگرد رشید، نجم الملت سید نجم الحسن صاحب قبلہ بانی مدرستہ الواعظین لکھنؤ و مدرسہ ناظمیہ آپ کے شاگرد اور داماد تھے۔ میر انیس تک کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

سرکار مفتی صاحب قبلہ کی وفات کے بعد ان کے دونوں صاحبزادے مفتی سید محمد علی صاحب قبلہ مجتہد[2] اور مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد آسمان لکھنؤ پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمکے۔ موخر الذکر اس وقت لکھنؤ میں بقید حیات ہیں۔ اور متحدہ ہند میں مفتی اعظم مانے جاتے ہیں۔ (اطال اللہ بقاءہ)

---

[1] یہ پوری نظم در "تاریخ عباس" مرتبہ عزیز لکھنوی میں درج ہے حصہ دوم ص ۱۲۶
[2] محقق العصر علامہ حجۃ الحق مفتی سید طیب آغا مجتہد آپ کے صاحبزادہ ہیں۔ لاہور (پاکستان) میں مقیم ہیں۔ ۱۲

سرکار مفتی صاحب قبلہ نے اپنے بعد تقریباً ہر علم و فن میں گراں قدر تصانیف کا سرمایہ چھوڑا۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

روائح القرآن (تفسیر) نزع القوس۔ ترصیع الجواہر۔ التقاط اللئالی (حدیث) شعلہ جوالہ بشریعت غرا۔ صفحۃ الماس۔ روض اریض (فقہ) اساور عسجدیہ علی مبحث الفوریہ۔ نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار نبراس فی حجیۃ القیاس (یعنی قیاس بالاولویہ) جلجلۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب (اصول) کتاب التواریخ۔ مقتل عثمان (تاریخ) دلیل قوی۔ بغیۃ الطالب فی ایمان ابی طالب۔ جواہر عبقریہ رد تحفہ اثنا عشریہ (در مناظرہ) تحفۃ الادب رطب العرب۔ اجناس الجناس۔ ید بیضا۔ اوراق الذہب (در ادب) توصیف التصریف۔ فرح البیر فی مسئلۃ التقید و التخییر۔ (نحو و صرف) تعلیقہ حواشی ملا حسن شرح سلم۔ حواشی حمد اللہ۔ رسالہ فارسیہ۔ جواب انعکاس خاص (منطق) حواشی تحریر اقلیدس۔ (علم ہندسہ) رفع الالتباس (عروض) تحفۃ الطب۔ حاشیہ شرح اسباب۔ شرح موجز۔ (در طب) من و سلویٰ۔ اخلاق حسینیہ۔ مواعظ قرآنیہ (مواعظ)

غرضیکہ مفتی صاحب قبلہ کے تصانیف اگر گنوائے جائیں اور ان پر تبصرہ کیا جائے تو شاید یہ پوری کتاب ناکافی رہے۔

جدول ولادت و وفات علمائے اعلام

نمبر	اسم مبارک	سنہ ولادت	مولد	سنہ وفات	مدفن	عمر شریف
	عثمان بن سعید نائب خاص		سامرہ	۲۹۵	بغداد (عراق)	
	محمد بن عثمان "		"	۳۰۵	" "	
۱	حسین بن روح "			۳۲۶	" "	
۲	علی بن محمد سمری "			۳۲۸	" "	
۵	محمد بن یعقوب کلینی رح		کلین (ایران)	۳۲۹	" "	
۶	علی بن بابویہ	۲۸۰	قم "	۳۴۹	قم	۶۹
۷	شیخ صدوق	۳۳۰	" "	۳۸۱	رے (ایران)	۵۱
۸	شیخ الطائفہ محمد طوسی	۳۸۵	طوس	۴۶۰	نجف (عراق)	۷۵
۹	شیخ مفید	۳۳۶	بغداد	۴۱۳	کاظمین	۷۷
۱۰	سید مرتضیٰ علم الہدیٰ	۳۵۵	"	۴۳۶	کربلا	۸۱
۱۱	سید رضی	۳۵۹	"	۳۰۶	کاظمین	۴۷
۱۲	نصیر الدین طوسی	۵۹۷	طوس (ایران)	۶۷۲	"	۷۵
۱۳	علامہ حلی	۶۴۸	حلہ (عراق)	۷۲۶	نجف اشرف	۷۸
۱۴	شہید اول	۷۳۴		۷۸۶		۵۲
۱۵	شہید ثانی	۹۱۱		۹۶۵	قسطنطنیہ	۵۴
۱۶	شہید ثالث	۹۵۶	مرعش (ایران)	۱۰۱۹	آگرہ	۶۳
۱۷	شہید رابع		برغان "	۱۲۶۳	قزوین (ایران)	
۱۸	شیخ بہائی	۹۵۳		۱۰۳۱	مشہد	۷۸
۱۹	مقدس اردبیلی		اردبل (ترکستان)	۹۹۳	نجف اشرف	

۲۰	علامہ مجلسی رح	۱۰۳۷		۱۱۱۰	اصفہان	۷۳
۲۱	سید نعمت اللہ جزائری	۱۰۵۰	جزائر	۱۱۱۲	جائذر (ایران)	۶۲
۲۲	غفران مآب	۱۱۶۶	نصیر آباد	۱۲۳۵	لکھنؤ	۶۹
۲۳	مفتی محمد عباس	۱۲۲۴	لکھنؤ	۱۳۰۶	"	۸۲

جزیرہ خضرا میں پانچ علماء کی شہرت ہے

زمانہ غیبت کبریٰ میں حضرت کا مقام جزیرہ خضرا میں بتایا گیا ہے۔ چنا
صاحب مفتاح الشفاعہ نے نجم ثاقب سے نقل کیا ہے کہ محدث جلیل علا
حسین نوری فرماتے ہیں کہ جس وقت شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرا
جزیرہ خضرا میں مشرف ہوئے۔ اور انہوں نے واپس آکر وہاں کے حالات
بیان کئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے جزیرہ خضرا میں علمائے امامیہ سے صر
پانچ شخصوں کا نام لیتے ہوئے سنا۔

(۱) سید مرتضیٰ علم الہدیٰ
(۲) شیخ ابو جعفر طوسی (شیخ الطائفہ)
(۳) محمد بن یعقوب کلینی
(۴) ابن بابویہ
(۵) شیخ ابوالقاسم جعفر بن اسمٰعیل حلّی (یعنی محقق صاحب شرائع)

اس کے بعد علامہ حسین نوری لکھتے ہیں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ محقق کا نام جع
ہے۔ اور یحییٰ بن سعید ہذلی حلی کے فرزند ہیں۔ لہٰذا یا تو اس حکایت میں کچھ
تحریف معلوم ہوتی ہے۔ یا ان کے اجداد میں سے کوئی شخص اسمٰعیل نامی
گذرا ہو جس کی طرف نسبت دی۔ اس حکایت کو علامہ مجلسی رح نے بحار الانوا
جلد ۱۳ میں بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر کثیر علماء نے اس واقعہ کوا

(۶) سات کاذب پیغمبر دعویٰ پیغمبری کریں گے۔ (۷) مغلوں کے دو فرقوں میں شدید خونریزی ہو گی۔ (۸) بغداد میں اول روز سیاہ آندھی اور زلزلہ آئے گا (۹) اکثر شہر غرق زمین ہوں گے (۱۰) قتل - وبا - مال - زراعت - میوے عراق میں بکثرت ہوں گے اور ٹڈی آئے گی۔ (۱۱) اولاد ابی طالب میں بارہ علم بدعوی امامت بلند ہوں گے (۱۲) ایک بدعتی جماعت بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ ہو جائے گی۔ (۱۳) ماہ جمادی الاخر سے ماہ رجب کے دس روز تک اسقدر مینہ برسے گا کہ خلقت نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ اور اس مینہ سے قبروں کے اندر مومنین کے گوشت اگیں گے۔ (۱۴) قریب قیامت تین چاند متواتر ۲۹ کے ہوا کریں گے۔

حضرت صاحب العصر علیہ السلام کے ظہور کے پیشتر پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) ماہ رجب میں آسمان سے ندا آوے گی۔ (۲) سفیان نکلے گا۔ (۳) روبروئے خانہ کعبہ بالپشت کوفہ پر ایک پاک نفس حسینی سید قتل ہو گا۔ (۴) اہل یمن خروج کریں گے۔ اس وقت حضرت صاحب العصر والزمان ۳ تین سو تیرہ متقی مومنین کو ہمراہ لیکر خروج کریں گے۔ یہ ہمراہی شہر ہائے مختلف سے کچھ لوگ بستروں سے غائب ہو کر بعض علانیہ سفر طے کر کے صبح کے وقت بمقام مکہ خدمت امام علیہ السلام میں پہنچ جائیں گے۔ احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس روز آپ کا ظہور ہو گا وہ منگل کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہو گی پہلے حضرت جبرائیل بیعت کریں گے اور ہر ایک مومن کی قبر میں ایک فرشتہ ندا دے گا کہ تیرا امام ظاہر ہو گیا ہے اگر تو چاہے تو ہم تجھے ان کے پاس پہنچا دیں۔ پھر جس وقت حضرت مکہ معظمہ سے باہر تشریف لائیں گے اور مومنین جمع ہو جائیں گے تو اس وقت منجانب امام منادی ہو گی کہ کوئی شخص پانی اور خوراک ہمراہ نہ رکھے۔ صرف حضرت موسیٰ کا پتھر ایک اونٹ پر بار کیا جائے گا جس میں سے ہر منزل پر بارہ چشمے جاری ہو کر بھوکوں اور پیاسوں کو سیر و سیراب

کر دیں گے۔ زمین وقت سفر کو تاہ ہو گی کہ بہت جلد نجف اشرف میں پہنچ جائیں گے وہاں قیام کریں گے تو اسی پتھر سے دودھ اور شربت کی نہریں جاری ہوں گی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کوئی وقت ظہور کا ظاہر نہیں فرمایا جو مقرر کرے اس نے علم غیب کا دعویٰ کیا اور کافر ہوا۔

آپ دفعتاً پشت خانہ کعبہ سے اس طرح ظاہر ہوں گے کہ عبائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے۔ زرد عمامہ فرق اقدس پر۔ نعلین حضرتؐ پائے مبارک میں عصائے حضرت ہاتھ میں۔ چند گوسفند آگے آگے۔ سفید پوشاک زیب تن۔ دو انگشتریاں زیب انگشت۔ ایک امام حسینؑ کی جس پہ انی مستجیریک یا امان الخائفین۔ دوسری امام حسنؑ کی جس پر انی واثق برحمتك کندہ ہوگا۔

سن اقدس چالیس سال کا معلوم ہوگا۔ اس طرح تنہا در خانہ کعبہ پہ پہنچیں گے اہل مکہ سو جائیں گے۔ حضرت دست مبارک روئے اقدس پہ پھیریں گے۔ اور فرمائیں گے حمد و شکر اس خدا کا جس نے ہمارے وعدے کو سچا کیا اور بہشت کو ہماری میراث کی کہ جہاں ہم چاہیں قرار کریں۔ بعد اس کے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ پہ آپ کھڑے ہوں گے۔ اور ایک عمود نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا۔ صبح کو ۳۱۳ مومنین خدمت حضرت میں حاضر ہوں گے جن میں سے چھ مومنین ہندوستان سے مذکور ہیں۔ علمدار حضرت امام عصر محمد حنفیہ ہونگے بموجب حدیث امام علی رضاؑ اسی ہزار ملائک محدقین قبر الحسینؑ حضرت قائمؑ کے ہمرکاب شریک جہاد ہوں گے اور انتقام خون ناحق مظلوم کربلا لیں گے۔

امام عصرؑ کے ظہور کا تعین

اگرچہ روایات میں امام عصرؑ کے ظہور کی صرف علامات ہی بیان کی گئی ہیں اور اس کے تعین کی نفی کی گئی ہے مگر اس سلسلہ میں ایک روایت اور ایک خواب ہم درج کرتے ہیں جس کو رویائے صادقہ کہا جا سکتا ہے جس سے

آپ کے وقت ظہور پر روشنی پڑتی ہے وہو ہذا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ رجعت میں تفسیر عیاشی سے ایک روایت درج کی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقوم قائمنا عند انقضائھا بالرا۔ یعنی ہمارا قائم "الرا" کے خاتمہ پر ظہور کرے گا۔ اس حدیث کے معنی علامہ مجلسیؒ نے یوں کیے کہ قرآن کے پانچ سورے جہاں "الرآ" آیا ہے اس کو جمع کر کے اس کے عدد جوڑے ۱۱۵۵ھ بنا۔ جو گذر گیا۔ اور آپ کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ پانچ سورے یہ ہیں۔ (۱) ہود (۲) ابراہیم (۳) حجر (۴) یونس (۵) یوسف۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک چھٹا سورہ رعد بھی ہے۔ جس میں الرا ہے۔ لہذا اب کل چھ سورے ہوئے۔ الرا کے عدد ۲۳۱ ہیں اس کو ۶ سے ضرب دیئے پر ۱۳۸۶ نکلتا ہے۔ یہ اگرچہ مجملات میں سے ہے لیکن اگر اس کا یہی مطلب ہے جو علامہ مجلسیؒ نے سمجھا ہے تو ۱۳۸۶ھ یعنی آج سے دو سال بعد آپ کا ظہور موفور السرور ہوگا۔ عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ وسہل مخرجہٗ

پیشین گوئی بذریعہ رویائے صادقہ

شب نوزدہم ماہ شوال ۱۳۵۹ھ میں بوقت نماز صبح محبی سید محمد صادق رضوی ولد سید ابو الفضل صاحب رئیس کرولی نے ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر کیلئے موصوف نے حقیر سے دوسری شب میں بموجودگی سید کرار حسین و سید فدا محمد وشیخ محمد حسین صاحبان سیدانوی جائسی ذکر کیا۔ میں نے تعبیر موافق دی۔ حسب مطلب خواب کا اقتباس درج ذیل ہے۔

ایک شخص نے آکر کہا کہ صادق تم کو حضرتؑ یاد فرماتے ہیں۔ میں روانہ ہوا۔ پہلے سیاہ دریا ملا۔ پھر سفید۔ پھر سبز۔ اس کے گرد گرم پانی کا دھارا تھا۔ سرسبز وادی میں داخلہ۔ پہاڑ۔ قلعہ کوہ پر عمارت۔ در پر خادم۔ در اقدس پر جا کر میں ٹھہرا۔

قت جزیرہ میں داخل ہوا تھا ایک بزرگ ملے تھے جنہوں نے فرمایا تھا کہ
نام سید محمد ہے. میں حضرت کا پرپوتا ہوں. میری عمر اس وقت پونے
سو سال ہے میں نے تم کو حسب الحکم حضرت طلب کیا ہے. اور صادق!
پنے کو عارف باللہ مشہور کر دو. بہرحال در دولت پر بوسہ دینے کے بعد
یعہ خادم کئی مرتبہ آمد و رفت کے بعد یہ حکم ہوا کہ تم مسلح تیار رہو. پچاس
کے بعد صحیح وقت کا علم صرف خدا کو ہے. اس وقت جبکہ چالیس مومن
میں یک وقت جمع ہو جائیں گے. ابھی تک چالیس مومن یک وقت زندہ
ں رہتے. گھوڑا اسی وقت ملے گا۔ اس کے بعد حکم واپسی ملا. خدمت سید محمد
آیا. انہوں نے دو رکعت نماز زیارت اور دو رکعت نماز شکر پڑھائی. ناگاہ
ہڑاہٹ کی شدید آواز سنائی دی. دیکھا تو ہزارہا آدمی سرخ گھوڑوں پر
سوار تھے. دریافت پر سید صاحب سے معلوم ہوا کہ یہ وہ مومنین ہیں
نا نے جہاد میں فوت ہو چکے. سب یہاں ہیں آنکھ کھل گئی.

تصدیق کرتا ہوں۔

محمد صادق

۱۹ شوال المکرم ۵۹ھ

بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا ظہور پنجشنبہ یا جمعہ بروز عاشورہ
نہ طاق میں ہوگا. شیخ مفیدؒ نے تاریخ ظہور ۲۵ ذیقعدہ بتائی ہے.

پ کے ظہور کے دیگر کیفیات

جس وقت حضرت امام عصر ظہور فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ و خضر و
لیاس و ادریس علیہم السلام خدمت امام میں حاضر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ
م علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے. مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام
ے روایت کی ہے کہ آپ کا پایہ تخت شہر کوفہ ہوگا جس کی آبادی اس وقت...

بغداد سے ملحق ہو جائے گی ۔ دربار مسجد کوفہ میں لگے گا ۔ بیت المال مسجد
سہلہ میں، مقام خلوت نجف اشرف، تعداد لشکر ظفر پیکر ایک لاکھ ۹
میل کے رقبہ میں لشکر پڑاؤ ڈالے گا ۔ آپ کے علمدار محمد حنفیہ ہوں گے
اسی ہزار ملائکہ مجاورین قبر امام حسینؑ آپ کے پایہ رکاب شریک جہاد ہوں
جو انتقام خون ناحق امام حسین علیہ السلام ظالموں سے لیں گے۔ حضرت
معرکہ شدیدہ دجال ملعون کو قتل کریں گے ۔ اور ظلم و عدوان کو روئے زمین
سے حرف غلط کی طرح مٹادیں گے ۔ اس کے بعد ۳۰۹ برس تک بادشاہی
کریں گے ۔

امام عصرؑ کی شہادت اور دیگر معصومینؑ کی رجعت

بعض کتب سے مستفاد ہے کہ آپ کی شہادت کا باعث ایک زن
ریش دار " ملیحہ " نامی ہوگی جو دمشق میں آپ کو شہید کرے گی ۔ جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے ۔ کیونکہ حضرت
کے ظہور کے ساتھ باقی معصومین کی رجعت ہو گی ۔ اور اس وقت سب موجود
ہوں گے ۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر نماز پڑھیں گے
امام حسین علیہ السلام کفن دیں گے ۔ اور مسجد رسولؐ مدینہ منورہ میں نزدیک
جائے قبر رسولؐ آپ کو دفن کریں گے ۔

باب دوم

درارشادات امام عصر علیہ السّلام

صفحات گذشتہ میں درحالات علماء گزرچکا کہ مقدس اردبیلی رح نے حضرت
سے جواب مسائل طلب کئے، توآپ نے ان کو مسجد کوفہ جاکر امام عصر ع
سے پوچھنے کی ہدایت کی اور ارشاد فرمایا۔ ملّا احمد! مسجد کوفہ چلے جاؤ اور اپنے مسائل
جوابات قائم آل محمدؐ سے دریافت کرو۔ کیونکہ وہ اس وقت امام زمانہ ہیں حضرت
ارشاد سے واضح ہے کہ اس وقت ہم کو اپنے زمانہ کے جملہ ارشادات وفرامین
سے باخبر رہنا چاہیئے تاکہ ابتلاءات عصریہ میں ہم آپ سے حل مشکل چاہیں
اور آپ کے حکم کے مطابق طریقے اختیار کریں۔ چنانچہ ہم ذیل میں حضرت کے ان
ارشادات کو ذکر کرتے ہیں جو درزمان غیبت صغریٰ نواب اربعہ کے ذریعہ
شکل توقیع برآمد ہوتے ہیں۔ وھوھذا۔

فتاویٰ حضرت امام العصرؑ والزّمان

۱) ابوالعباس احمد بن خضر کا بیان ہے کہ میں ایام غیبت صغریٰ امام عصر کی رویت
اور زیارت کی تمنا میں ازحد بے چین تھا۔ اسی اثنا میں بغیر کسی تحریک کے ایک
توقیع مبارک میرے نام برآمد ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

جواب مسئلہ

جس شخص نے میری جستجو کی وہ حقیقتاً میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا۔
اور جو شخص میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا وہ ضرور تمام خلائق کو میرا نشان
بتلادے گا۔ اور جس شخص نے خلائق کو میرا نشان بتلا دیا وہ میرے قتل و ہلاکت کا

باعث ہوا۔ اور جو شخص میرے قتل و ہلاکت کا باعث ہوا وہ مشرک بھی ہوا اور کافر بھی۔

(۲) سائل نے نماز جناب جعفر طیارؑ کی نسبت استفسار کیا کہ حالت قیام میں رکوع و سجود کی حالتوں میں ذکر تسبیح اس سے سہو ہو گیا اور نماز تمام ہونے سے پہلے ذکر سہو شدہ کا اس کو خیال آگیا تو ایسی حالت میں وہ اپنے سہو کو ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو ادا کرلے۔ بعد اس کے ذکر تسبیح کو ادا کرے۔ سائل کے جواب میں توقیع مقدس نکلی۔ ترجمہ:۔

جواب:۔

جب ایسی حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو واقع ہو اور وقت گذر جانے کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز کہ اس سے فوت ہوئی ہے ادا کر سکتا ہے۔

(۳) زن و شو کے معاملات میں پوچھا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشایعت جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

مشایعت جنازہ کر سکتی ہے۔

(۴) پھر دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرمایا گیا۔

جواب:۔

شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے مگر رات کے وقت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔

(۵) پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جا سکتی ہے؟ حکم ہوا۔

جواب:۔

اگر اس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے

اور اس کے لئے باہر جا سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

(۶) وداع ماہ رمضان المبارک کی نسبت پوچھا گیا کہ عموماً وداع ماہ مبارک رمضان شب آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روزِ آخر جب ہلالِ عید نمودار ہو پڑھنا چاہیئے۔ ان دونوں صورتوں میں کون سی صورت اختیار کی جائے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

اعمال ماہ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہیئے۔ اگر کمی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں (۲۹/۳۰) کو وداع کریں۔

(۷) نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ جب تشہد اوّل سے فارغ ہوا۔ اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ تو اس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں؟ بعضے اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ اقوم واقعد کے ذکر کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

اس امر میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب مصلّی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس پر تکبیر ہے۔ اور دوسری یہ ہے کہ جب سجدہ دوم سے سر اٹھائے تو اس پر تکبیر ہے۔ پھر بیٹھ جائے پھر اُٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد اٹھنے کے لئے اسے تکبیر کہنا لازم نہیں ہے۔ اور اسی طرح تشہد اوّل کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

(۸) قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ اس کی طرف سے اونٹ مول لے کر اسی کی طرف سے منیٰ میں نحر کر دے

چنانچہ اس شخص نے اونٹ تو خرید لئے مگر قربانی کرتے وقت اس کا نام لینا بھول گیا۔ جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا۔ تو آیا ایسی قربانی اس شخص کی طرف سے صحیح ہو گی یا نہیں؟ جواباً قلمی ہوا۔

جواب:۔

اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست کی طرف سے جائز ہے

(۹) دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القرآن فی الفرائض) وغیرہا میں وارد ہے کہ آپ کی خدمت سے حکم ہوا ہے کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۃ انا انزلناہ کی تلاوت ترک کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی نماز کیسے مقبول بارگاہ احدیت ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ حکم ہوا کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۃ قل ھو اللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ پھر تیسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۃ ہُمزۃ یعنی ویل لکل ھمزۃ۔ پارہ ۳۰ میں ہے) کی تلاوت کرتا ہے اس کو بقدر دنیا ثواب ملتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں مناسب ہے کہ سورہ ہائے انا انزلناہ اور قل ھو اللہ احد کو ترک کر کے سورۂ ہُمزۃ کی تلاوت کی جائے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سورتوں کے ترک کرنے میں اجابت و مقبولیت نماز میں تردد واقع ہوتا ہے۔ جواب بذریعہ توقیع عطا ہوا کہ وہ

جواب:۔

ثواب ان سورتوں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان سورتوں میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے اور بجائے اس کے سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب ان سورتوں کا جو اس نے پڑھے اور ان سوروں کا بھی جو اس نے ترک کر دئے دونوں اس کو عطا کئے جائیں گے۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سوروں کے سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں۔ نماز ہو جائے گی لیکن ان دو سوروں کا ثواب اسے نہیں ملے گا۔

(۱۰) ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص کو تحصیل اموال موقوفات کا عہدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں اپنے لئے حلال جانتا ہے۔ اور اموال موقوفات کو لے لینے سے کوئی پرہیز نہیں کرتا ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے زیر انتظام ہیں۔ اور اس کو میں اکثر وہاں پاتا ہوں۔ اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ اور اکثر کھانے کا وقت بھی ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے۔ اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے۔ اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہوگا یا نہیں۔ اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونی چاہیئے۔ اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانے کی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں اور وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کھا لو۔ یا اپنے گھر لے جاؤ۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ہدیہ بھیجنے والا۔ وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہوگا یا نہیں ؟ اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا۔

جواب :۔

اگر اس شخص کی کوئی جائداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جاسکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جاسکتا ہے۔

اور اگر دوسری معاش نہیں ہے تو جائز نہیں ہوگا۔

(۱۱) ارکان نماز واجب وسنت اور سجدہ شکر کی نسبت پوچھا گیا کہ نماز واجب میں مصلّی قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ اپنے منہ اور سینہ کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے جس میں وارد ہوا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے۔ اور دوسری روایت کی رُو سے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا منقول ہوا ہے۔ آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟ بعض علما سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورتوں میں سے صرف ایک ہی پر عمل جائز ہو سکتا ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

جواب :- نماز واجبی میں ہاتھوں کو سَر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے۔ اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مصلی قنوت پڑھ چکے تو وہ اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کیساتھ اپنے سینے کے مقابل لا کر اپنے زانوؤں تک پہنچائے اور تکبیر کہے۔ اور پھر رکوع میں جلد چلا جائے۔ منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے۔ مگر نوافل شب و روز میں نہ کہ نماز ہائے واجب میں۔ اور نوافل میں اس عمل کا بجالانا یعنی ہاتھوں کا منہ پر پھیر لینا افضل ہے۔

(۱۲) سجدہ ہائے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ کرنا چاہیئے یا نہیں ؟ کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں۔ اور اگر جائز ہے تو نماز مغرب کے بعد ہے یا نافلہ پڑھ کر ہے۔ ؟ اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا۔

جواب :- سجدۂ شکر لازم و واجب ترین سنت سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس شخص نے جس نے دین خدا میں احداث و اختراع کیا ہوگا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدۂ شکر خصوصًا بعد

از مغرب و قبل از چہار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے یہ ہے
کہ اُن دُعا اور تسبیحات کی فضیلت جو بعد فرائض بجالائی جائیں اُن دعاؤں
پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ فرائض کی فضیلت
نوافل پر ثابت ہے۔ اور سجدہ اصل میں دعا و تسبیح ہے لہٰذا افضل یہی ہے
کہ فرائض کے بعد بجالایا جائے اور اگر بعد نوافل بجالائیں تو بھی جائز ہوگا۔

(۱۳) بیع و شراء کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادرانِ ایمانی ایسے
ہیں جنہیں ہم پہچانتے ہیں۔ ایک قطعہ زمین نوآباد قید خانہ شاہی سے ملحق
ہے جس میں حاکم وقت کا بھی حصہ ہے اور قبضہ جابرانہ و غاصبانہ ہے اکثر اوقات
بعض اہل شہر اُسے بغیر اجازت جوت بو لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے
عمال شاہی اُن کو سزا بھی دیتے ہیں۔ اور حتی الامکان ملازمین سلطانی اس کی
پیداوار پہ قابض و متصرف ہونے سے اہلِ شہر کو باز رکھتے ہیں۔ اس لئے
وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی اس لئے کہ کامل
بیس برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ یہ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کی
خریداری سے انکار محض کرتے ہیں اس لئے کہ ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قطعہ
زمین کسی زمانہ میں کسی شخص خاص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے
جبراً لے لیا ہے، پس صورت مسطورہ میں اگر زمین مذکور کی بیع سلطان وقت
کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرعی نہیں ہے تو اس کا خرید
لینا ہمارے برادران ایمانی کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہوگا۔ اور
زمین مذکورہ بھی شاداب و آباد ہو جائے گی۔ اور وہ حصہ زمین ایسا ہے کہ آسانی
سے سیراب ہو سکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے۔ اور اگر اس کی بیع سلطان
وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے۔ جواب
یہ آیا۔

جواب:- سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا

اس کا حکم یا اس کی رضا و استمزاج لیتے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح و جائز نہ ہوگا۔

(۱۴) ۳۰۸ھ میں (غیبت صغریٰ) محمد بن عبداللہ حمیری نے آپ کی خدمت ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملت کے بعض اہل علم و یقین اور اکثر خواتین با تمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روزے رکھتی ہیں اور اپنے ان روزوں کو علی التسلسل شعبان اور ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ بخلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں اس مسئلہ کے جواب میں ذیل کی عبارت تحریر فرمائی گئی۔

جواب:- ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کر دیں مگر اپنے قضا روزوں میں سے تین روزے بعد کو بھی رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے۔

(۱۵) دریافت کیا گیا کہ ماموم اس وقت شریک جماعت ہوا جب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا۔ وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے رکعت فوت شدہ کے برابر جانتا ہے۔ بخلاف اس کے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تا وقتیکہ یہ شخص اس تکبیر کی آواز کو جو امام پیش از رکوع کہتا ہے نہ سن لے صرف ذکر رکوع یا محض اقتدائے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ نہیں شمار کر سکتا اس مسئلہ کا جواب ان لفظوں میں قلمی ہوا۔

جواب:- اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت سے مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار سبحان اللہ کہنے کو اور رہ گیا

ہوتا ہے اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی خواہ اس نے امام جماعت کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہو یا نہیں ۔

۱۶) دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد نماز عصر پڑھی جب نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اُسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی کُل دو ۲ رکعتیں پڑھی ہیں ۔ ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہیئے ؟ جواب میں تحریر فرمایا گیا ۔

جواب :۔ اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہیئے ۔ اور اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا ہے تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں ۔ نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے ۔

۱۷) سوال ہوا کہ آیا اہل بہشت کے لیے توالد و تناسل بھی ہے یا نہیں ؟ جواب مرحمت ہوا ۔

جواب :۔ عورتوں کو بہشت میں ولادت ، حیض ، نفاس اور تمام نسائی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہو گی ۔ (اس کے بعد جنت کی حالت تحریر فرمائی گئی ہے) .... عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے اور بچہ جلنے وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ ہو گی اور تمام اشیاء وہاں ایسی ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام کو اس نے عبرت اور تنبیہ الخلائق کے لئے خاص طور پر بغیر ان اسباب کے لیے خلق فرمایا ہے ۔

(۱۸) پوچھا گیا کہ خاک تربت جناب امام حسینؑ میت کے ساتھ قبر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب میں تحریر فرمایا گیا ۔ جائز ہے ۔

(۱۹) استفسار کیا گیا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ اپنے فرزند گرامی حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کے کفن پر اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمادیا تھا۔ اسمٰعیل یشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ۔ آیا ہم لوگوں کے لیئے بھی اپنی میت کے پارچہ ہائے کفن پر اس کا لکھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اور آیا ہم ان فقرات کو خاک تربت امام حسین سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ جواب میں تحریر ہوا۔

جواب:۔ جائز ہے۔

(۲۰) پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت امام حسین سے تسبیح تیار کر کے اس پر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں۔ جواب میں حکم ہوا:۔

جواب:۔ تسبیح خاک شفا پر ذکر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا ثواب دیا جائے گا۔

(۲۱) دریافت کیا گیا کہ بائیں ہاتھ سے تسبیح پڑھنا جائز ہے۔؟

جواب:۔ جائز ہے۔

(۲۲) سوال کیا گیا کہ کیا انسان کے لیئے جائز ہے کہ وہ نماز واجبی یا مستحبی میں تسبیح کو اپنے ہاتھ سے گردش دے۔

جواب:۔ اگر اس کو غلطی یا سہو کا خوف ہو تو جائز ہے۔

(۲۳) پوچھا گیا کہ خاک پاک پر سجدہ صحیح ہے۔ اور اس میں بھی کوئی فضیلت خاص ہے؟ حکم ہوا۔

جواب:۔ جائز ہے اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

(۲۴) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور حضرات آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے لیے جایا کرتا ہے۔ اس کو ان قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں۔ آیا یہ بھی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر مطہرات کے نزدیک نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہر کی پشت پر کھڑا ہو۔ اور مزار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے۔ یا قبر مطہر کی دائیں جانب استادہ ہو۔ یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔ آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہر اس کی پس پشت واقع ہو؟ ناحیہ مقدسہ سے اس کا جواب اس عبارت میں صادر ہوا۔

جواب:۔ قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصد زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے۔ باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ سجدے میں رخسار کو قبر مطہر پر رکھے۔ اور نماز ہر قبر منور کے پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے۔ اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائیں پا نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ امام کے آگے کھڑے ہونا یا ان کے برابر کھڑا ہونا یا ان کے یمین و یسار کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

(۲۵) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذر خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو اپنے کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا۔ مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ بخلاف نیت سابق وہ اپنے اس مال کو بجائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریبی برادر کے حوالہ کر دے۔ ناحیہ مقدسہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

جواب:۔ دونوں میں سے جو شخص اس کے مذہب سے قریب تر

ہو تو اس کو دینا چاہیئے۔ اور اگر اس حدیث پر نظر کی جائے کہ معصومؑ نے فرمایا۔ خدا اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا جس کا کوئی عزیز محتاج ہو تو اس مال کو دونوں پر تقسیم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ دونوں فضیلتیں ہاتھ آ جائیں :۔

(۲۶) پوچھا کہ مبروص و مجذوم اور مفلوج کی گواہی درست ہے کیونکہ ان کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامت نماز نہیں کر سکتے۔

جواب :۔ اگر یہ امراض ان کو پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہوں تو جائز ہے۔ اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں ہے۔

(۲۷) پوچھا گیا کہ خز[ا] کا لباس جس میں خرگوش کے بال مخلوط ہوں اس کے بارے میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ آیا اس میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ ۔ فرمایا ہو سکتی ہے۔ پھر ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہو سکتی۔ پس ان دونوں روایتوں میں سے کس پر عمل کیا جائے ؟

جواب :۔ ان کی جلد کے ساتھ نماز حرام خالی بالوں میں جائز ہے۔

(۲۸) دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی بجائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے۔ جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی کیا یہ سجدہ محسوب ہو گا یا نہیں ؟

جواب :۔ جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لیے سر اٹھا سکتا ہے۔ (احتجاج طبرسی)

(۲۹) وقت طلوع و غروب آفتاب نماز کے متعلق پوچھا گیا کیونکہ روایات بہ طرق عامہ وارد ہیں کہ یہ وقت شیطان کے سینگ نکلنے کا ہوتا ہے۔

[ا] ایک قسم کا دریائی چوپایہ جو لومڑی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو دریائی کتا بھی کہتے ہیں۔ اس کے سمور میں نماز درست ہے جلد میں درست نہیں ہے۔ (جزائری)

لہٰذا ان اوقات میں نماز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ جواب بہ الفاظِ ذیل برآمد ہوا ہے

جواب :۔ تم نے طلوع و غروب شمس کے وقت نماز کی بابت جو دریافت کیا ہے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ بات مان لی جائے جو عامتہ الناس میں مشہور ہے کہ صبح کو سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور شام کو بھی اس کے سینگوں کے بیچ میں غروب کرتا ہے تو شیطان کی ناک رگڑنے کے لیئے نماز سے بہتر کونسی چیز ہو سکتی ہے لہذا تم ان اوقات میں نماز پڑھ کر ابلیس کی ناک کو خوب رگڑا کرو۔

(۳۰) ایک ایسے بچہ کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا۔ لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی۔ اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں۔ ؟

جواب :۔ اس کا ختنہ دوبارہ واجب ہے کیونکہ اغلف (جسکا ختنہ نہ کیا گیا ہو) جب زمین پر پیشاب کرتا تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

(۳۱) نماز کی حالت میں سامنے آگ، صورت، چراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب :۔ جو بت پرستوں اور آتش پرست کی اولاد ہو اس کے لیئے جائز نہیں ہے۔

نمازِ مغرب و صبح دیر سے پڑھنے والا ملعون ہے

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں زہری سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عرصہ سے صاحب الزمان کی زیارت کا مشتاق تھا۔ اور اس مقصد کے لیئے میں نے کافی پیسہ صرف کیا یہاں تک کہ میں محمد بن عثمان عمری

(حضرت کے دوسرے نائب خاص) کی خدمت میں شرف باب ہوا۔ اور ایک عرصہ تک میں ان کی خدمت کرتا رہا۔ آخر میں میں نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا پہلے تو انہوں نے میری مطلب برآری سے پہلوتہی کی۔ جب میں نے بہت الحاح وزاری کی تو انہوں نے کہا کہ کل صبح سویرے آجانا۔ چنانچہ میں دوسرے روز ان کی خدمت میں پہنچا۔ جس وقت میں وہاں گیا تو میں نے ان کو ایک جوان سے گفتگو میں مشغول پایا۔ جس کا چہرہ بہت خوب صورت تھا اور اس کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی اور اس کی آستین میں تاجروں کی طرح سے کوئی چیز تھی۔ میں عمری کی طرف بڑھا۔ مگر انہوں نے اس شخص کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں نے اس شخص سے جو سوالات کئے انہوں نے ہر بات کا جواب شافی دیا۔ بعد ازاں وہ گھر میں داخل ہونے لگے۔ عمری نے کہا۔ اور جو پوچھنا ہو پوچھ لو۔ کیونکہ اس کے بعد پھر کبھی ان کو نہ دیکھ سکو گے۔ میں مزید سوالات کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو انہوں (صاحب الزمان علیہ السلام) نے اس سے زیادہ کوئی بات نہ فرمائی کہ۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَخَّرَ الْغَدَاةَ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ النُّجُوْمُ۔ —— ملعون ہے ملعون ہے۔ وہ شخص جو شام کی نماز (یعنی مغرب) اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے آسمان پر چھٹک جائیں اور صبح کی نماز اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے غائب ہو جائیں۔ —— یہ کہکر آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ (احتجاج طبرسی)

خمس کے متعلق امام عصرؑ کا ارشاد

خمس کے متعلق ہمارے اہل ثروت حضرات بڑی سستی کرتے ہیں اور ان کو اللہ کی غفاری اور اہلبیت کی رحیمی پر بھروسہ ہے کہ وہ بروز قیامت بخشوا لیں گے

حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ یہ حقوق الناس میں سے ہے۔ اور یہ بھی خبر نہیں کہ امام عصرؑ نے اس معاملہ میں سہل انگاری کرنے والے کو کن الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) من یستحل ما فی یدہ من اموالنا ویتصرف فیہ تصرفہ فی مالہ من غیر امرنا فمن فعل ذلک فہو ملعون ونحن خصماؤہ یوم القیمۃ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المستحل من عترتی ما حرم اللہ ملعون علی لسانی ولسان کل نبی مجاب فمن ظلمنا کان فی جملۃ الظالمین لنا وکانت لعنۃ اللہ علیہ لقولہ عزوجل الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

(ترجمہ) اگر کسی کے پاس ہمارا مال (سہم امام) ہو اور وہ اس میں اس طرح تصرف کرے کہ جس طرح اپنے مال میں تصرف کرتا ہے پس جو بھی ایسا کرے وہ ملعون ہے اور ہم بروز قیامت اس کے دشمن ہوں گے، کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص میری عترت سے وہ حلال سمجھے جو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان سے ملعون ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات کی زبان سے ملعون ہے۔ لہذا جو بھی ہم پر ظلم کرے وہ بھی انہی ظالموں میں سے محسوب ہوگا جنہوں نے ہم اہل بیت پر ظلم کیا اور اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اس نے قرآن میں ظالموں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲) اور جو تو نے اس جائداد کے متعلق سوال کیا ہے جو دازباب خمس

ہم سے متعلق ہے کہ کیا اس پہ عمارت بنائی جاسکتی ہے اور اس کا
خراج دے کر اور مخارج ادا کر کے جو کچھ بچ رہے وہ ہم کو
بھجوا دیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں
کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کے بدون اجازت تصرّف
کرے۔ جب یہ عام لوگوں کا قانون ہے تو ہمارے مال میں یہ
کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ پس جس نے بھی ہماری اجازت کے
بغیر ایسا کیا تو اس نے فعلِ حرام کا ارتکاب کیا۔ وَمَنْ اَکَلَ
مِنْ اَمْوَالِنَا شَیْئًا فَاِنَّمَا یَاْکُلُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا
وَسَیَصْلٰی سَعِیْرًا۔ جس نے بھی ہمارے اموال (خمس وغیرہ)
میں سے کچھ بھی کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ کو بھرا۔ اور
عنقریب وہ جہنم میں جائے گا۔

۳ ابوالحسن اسدی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمری کے پاس
حضرت کی حسب ذیل توقیع برآمد ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ عَلٰی مَنِ اسْتَحَلَّ مِنْ اَمْوَالِنَا
دِرْھَمًا۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت
ہے اس شخص پر جو ہمارے اموال میں سے ایک درہم کو بھی حلال
سمجھے۔ اس روایت کے راوی بیان کرتے ہیں کہ اس توقیع مبارک کو
دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال گزرا یہ عقاب اس شخص کے
لئے ہے جو ناحیہ مقدسہ کے مال کو اپنے لئے حلال سمجھے وہ شخص
اس میں داخل نہیں ہے جو اپنے کو غلطی پر جانتے ہوئے اس میں
تصرف کرے۔ اگر یہی امر ہے تو پھر اس معاملہ میں کیا خصوصیت
ہے ہر حرام کے حلال سمجھنے والے کے لئے یہی پاداش و عقاب ہے۔

راوی کہتا ہے بخدا! اس کے بعد جونہی میری نظر دوبارہ توقیع پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ حروف بدل گئے تھے۔ اور اب یہ نئی عبارت مرقوم تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ عَلٰى مَنْ اَكَلَ مِنْ مَالِنَا دِرْهَمًا حَرَامًا۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اُس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درہم کھالے۔

مذکورہ بالا توقیعات کے ملاحظہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ سادات کا حق دبانا خصوصاً امام زمانہ کا حق واجب (جس کو سہم امامؑ کہتے ہیں) ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ افسوس کہ ہماری قوم کے متمول افراد اس اہم فریضہ سے چشم پوشی کرتے ہیں اور جب دُنیا ان کی آنکھوں پر چھائی ہوتی ہے وہ یا تو خمس نکالتے ہی نہیں یا اگر نکالتے بھی ہیں تو غلط جگہ صرف کر دیتے ہیں۔ جو نہ نکالنے سے بھی بدتر ہے۔

ضروری مسائلِ خمس

۱:- خمس ہر اس شخص پر نکالنا فرض ہے جس کا کوئی کاروبار یا نوکری ہو۔ آمدنی میں سے سال کا خرچ نکالنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اس پر خمس نکلے گا۔

۲:- ایک دفعہ جس چیز پر خمس نکال دیا جائے دوبارہ اس پر خمس واجب نہیں ہوتا۔

۳:- خمس کا تعلق ہر چیز سے ہے۔ لہٰذا اگر ایک چھلہ بھی بلاضرورت پڑا ہوا ہے تو اس پر بھی خمس ہے۔ اسی طرح سال کے بعد مٹھی بھر اناج بچ رہے تو اس کا بھی خمس نکلے گا۔

۴۔ اگر ایک شخص کی دو طرح سے آمدنی ہو۔ ایک حرام دوسری حلال دونوں کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو خمس نکالنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔

۵۔ خمس سے مراد $\frac{1}{5}$ واں حصہ ہے جس کے دو حصے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ (یعنی $\frac{1}{10}$) نماز گذار سادات کو خود دے سکتے ہیں دوسرا حصہ مجتہد جامع الشرائط کو پہنچانا چاہیئے۔ یا اس کو دے جس کو مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دی ہو۔

نوٹ:۔

شروع کتاب میں آیتہ اللہ سیّد محسن حکیم مدظلہ کے فرمان (جو خمس سے متعلق ہے) کا فوٹو و ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

خمس کے تفصیلی مسائل ہمارے تازہ رسالے "خمس" مولفہ علامہ جزائری میں ملاحظہ ہوں۔ (رسالہ زیر طبع ہے)

باب سوم

در اعمال و اوراد

خواص سورہائے قرآنی

بعض سوروں کے خواص امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ نے بیان فرمائے ہیں :-

سورۂ توحید (اخلاص)

سورۂ قل ھو اللہ احد کے متعلق حضرت حجت کا ارشاد ہے کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۂ قل ھو اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی۔

سورۂ قدر

سورۂ انا انزلناہ کے متعلق حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سخت تعجب ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت کو ترک کرتا ہے۔ مجھ کو تعجب ہے کہ اس کی نماز قبول بارگاہ احدیت کیسے ہوتی ہے۔

بسند معتبر حضرت حجتؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی سورہ کا ثواب تم کو پہنچا ہوا اور تم اس کو ترک کر کے نماز میں قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ پڑھو تو ان سوروں کا ثواب ملے گا جن کو ان دو سوروں کی خاطر ترک کیا ہے :-

سورہ مسبحات یعنی حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن کے متعلق وارد ہوا ہے کہ اگر قبل سونے کے پڑھے تو نہ مرے گا جب تک امام عصرؑ کی زیارت سے شرف یاب نہ ہو۔ اور اگر مرے گا تو بہشت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ میں جگہ پائے گا۔

اعمال برائے حضرت حجت علیہ السلام

زیارت امام عصرؑ (مختصر)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيْكَ الْقُرْاٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِعَ الْبُرْهَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ، عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَرَجَكَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَجَعَلَنَا مِنْ اَعْوَانِكَ وَاَنْصَارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَاَجْدَادِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

زیارت امام عصرؑ (طویل)

کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے محمد حمیری کے نام جو توقیع شریف برآمد ہوئی اس میں یہ مرقوم تھا کہ جب تم ہمارے واسطہ سے خدا کی طرف اور خود ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو یوں کہو جس طرح خود خدا نے فرمایا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَاعِیَ اللّٰهِ وَرَبَّانِیَّ اٰیَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَابَ اللّٰهِ وَدَیَّانَ دِیْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِیْ اٰنَاۤءِ لَیْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِیْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ وَوَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ

وَالرَّحْمَۃُ الْوَاسِعَۃُ وَعْدًا غَیْرَ مَکْذُوْبٍ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
حِیْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقْرَءُ
وَتُبَیِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُصَلِّیْ وَ
تَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَرْکَعُ وَ
تَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُهَلِّلُ
وَتُکَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَحْمَدُ وَ
تَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُصْبِحُ
وَتُمْسِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْاِمَامُ
الْمَاْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُکَ
یَا مَوْلَایَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
لَا حَبِیْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُکَ یَا
مَوْلَایَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حُجَّتُهٗ
وَالْحُسَیْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ

حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَجَعْفَرَ
ابْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ
وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
حُجَّتُهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَالْحَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ اَنْتُمُ
الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ
فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْرًا
وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ نَاكِرًا وَنَكِيرًا حَقٌّ
وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ
الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ
وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ
وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ
خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ
عَلَى مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَاَنَا وَلِيٌّ لَكَ
بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ
وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوهُ وَالْمَعْرُوفُ مَا

اَمَرْتُمْ بِهٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِيْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُمْ يَا مَوْلَايَ اَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِيْ مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتِيْ خَالِصَةٌ لَكُمْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِيْ نُوْرَ الْيَقِيْنِ وَصَدْرِيْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ وَفِكْرِيْ نُوْرَ النِّيَّاتِ وَعَزْمِيْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِيْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِيْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِيْنِيْ نُوْرَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِيْ نُوْرَ الضِّيَاءِ وَسَمْعِيْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِيْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيْنِيْ رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِيْ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِيْ

اِلٰی سَبِیْلِکَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ وَالثَّائِرِ
بِاَمْرِکَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَوَارِ الْکٰفِرِیْنَ وَ
مُجَلِّی الظُّلْمَةِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِکْمَةِ
وَالصِّدْقِ وَکَلِمَتِکَ التَّآمَّةِ فِیْ اَرْضِکَ
الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِیِّ النَّاصِحِ سَفِیْنَةِ
النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰی وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰی
وَخَیْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی وَمُجَلِّی
الْعَمٰی الَّذِیْ یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَّقِسْطًا
کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّکَ وَابْنِ
اَوْلِیَائِکَ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ
حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ
تَطْهِیْرًا. اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِیْنِکَ
وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِیَائَکَ وَاَوْلِیَائَهٗ وَشِیْعَتَهٗ
وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ
شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ

وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ
رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ
جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَّشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْءْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِى اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِىْ فِىْ اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِىْ عَدُوِّهِمْ
مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؁

زیارت دیگر آں حضرت ؑ (طویل)

یہ زیارت سید ابن طاؤس رحؒ نے نقل کی ہے جو مضامین عالیہ پر مشتمل ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ وَالْعَالِمِ الَّذِيْ عِلْمُهٗ
لَا يَبِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُبِيْرِ
الْكٰفِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْدِيِّ الْاُمَمِ وَ
جَامِعِ الْكَلِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلَفِ السَّلَفِ وَ
صَاحِبِ الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ
وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُعِزِّ الْاَوْلِيَاۤءِ وَمُذِلِّ
الْاَعْدَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى وَارِثِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَخَاتَمِ
الْاَوْصِيَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَاۤئِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ
الْمُشْتَهَرِ اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَالْقَمَرِ
الزَّاهِرِ وَالنُّوْرِ الْبَاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ
الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَبِيْعِ الْاَنَامِ
وَنَضْرَةِ الْاَيَّامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَ
فَلَّاقِ الْهَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّيْنِ الْمَاْثُوْرِ وَالْكِتَابِ
الْمَسْطُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى بَقِيَّةِ اللّٰهِ فِيْ بِلَادِهٖ وَحُجَّتِهٖ
عَلٰى عِبَادِهِ الْمُنْتَهٰى اِلَيْهِ مَوَارِيْثُ الْاَنْبِيَاۤءِ وَ
لَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ اٰثَارُ الْاَصْفِيَاۤءِ الْمُؤْتَمَنِ عَلَى
السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ

الَّذِی وَعَدَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہِ الْاُمَمَ اَنْ یَجْمَعَ بِہِ الْکَلِمَ وَیَلُمَّ بِہِ الشَّعَثَ وَیَمْلَاَ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَیُمَکِّنَ لَہٗ وَیُنْجِزَ بِہٖ وَعْدَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ اٰبَائِکَ اَئِمَّتِیْ وَمَوَالِیَّ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ اَسْئَلُکَ یَا مَوْلَایَ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ صَلَاحِ شَاْنِیْ وَقَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِیْ وَالْاَخْذِ بِیَدِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَآفَّۃً اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اس کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعت نماز زیارت پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد تسبیح زہرا پڑھیں۔ اور ان نمازوں کے ثواب کو حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کریں جب آخری نماز سے فارغ ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ فِیْ اَرْضِکَ وَخَلِیْفَتِکَ فِیْ بِلَادِکَ الدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِکَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ وَالْفَائِزِ بِاَمْرِکَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُبِیْرِ الْکَافِرِیْنَ وَمُجَلِّی الظُّلْمَۃِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالصَّادِعِ بِالْحِکْمَۃِ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ وَعَيْنِكَ فِي اَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ وَمُزِيْلِ الْهَمِّ وَكَاشِفِ الْبَلْوٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ وَالْقَادَةِ الْمَيَامِيْنَ مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْاَسْحَارِ وَاَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ وَاَيْنَعَتِ الْاَثْمَارُ وَاخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَغَرَّدَتِ الْاَطْيَارُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِحُبِّهِ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَائِهِ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

صلوات بر آں حضرتؑ

یہ صلوات حضرت حجتؑ کے لئے مخصوص ہے ہر روز پڑھی جاسکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ وَالْغَائِبِ فِيْ خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَقَرِّبْ بُعْدَہٗ وَاَنْجِزْ وَعْدَہٗ وَاَوْفِ عَھْدَہٗ وَاکْشِفْ عَنْ بَاْسِہٖ حِجَابَ الْغَیْبَۃِ وَاَظْھِرْ بِظُھُوْرِہٖ صَحَائِفَ الْمِحْنَۃِ وَقَدِّمْ اَمَامَہُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِہِ الْقَلْبَ وَاَقِمْ بِہِ الْحَرْبَ وَاَیِّدْہُ بِجُنْدٍ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ وَسَلِّطْہُ عَلٰی اَعْدَاءِ دِیْنِکَ اَجْمَعِیْنَ وَاَلْھِمْہُ اَنْ لَّا یَدَعَ مِنْھُمْ رُکْنًا اِلَّا ھَدَّہٗ وَلَا ھَامًا اِلَّا قَدَّہٗ وَلَا کَیْدًا اِلَّا رَدَّہٗ وَلَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّہٗ وَلَا فِرْعَوْنَ اِلَّا اَھْلَکَہٗ وَلَا سِتْرًا اِلَّا ھَتَکَہٗ وَلَا عَلَمًا اِلَّا نَکَّسَہٗ وَلَا سُلْطَانًا اِلَّا کَسَبَہٗ وَلَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَہٗ وَلَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَہٗ وَلَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَہٗ وَلَا مِنْبَرًا اِلَّا اَحْرَقَہٗ وَلَا سَیْفًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّہٗ وَلَا دَمًا اِلَّا اَرَاقَہٗ وَلَا جَوْرًا اِلَّا اَبَادَہٗ وَلَا حِصْنًا اِلَّا ھَدَمَہٗ وَلَا بَابًا اِلَّا رَدَمَہٗ وَلَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَہٗ وَلَا مَسْکَنًا اِلَّا فَتَّشَہٗ وَلَا سَھْلًا اِلَّا اَوْطَئَہٗ وَلَا جَبَلًا اِلَّا صَعِدَہٗ وَلَا کَنْزًا اِلَّا اَخْرَجَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

صلواتِ دیگر برآں حضرتؑ

صلوات بعد نمازِ صبح :-

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَیْهِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ
مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا
وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَیِّهِمْ وَمَیِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَیَّ
وَوَلَدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰی رِضَاهُ
وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ كُلِّ
یَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰهُمَّ
كَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِهٰذَا التَّشْرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ
بِهٰذِهِ الْفَضِیْلَةِ وَخَصَصْتَنِیْ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ
فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ
وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَالذَّابِّیْنَ
عَنْهُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ
طَائِعًا غَیْرَ مُكْرَهٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ

فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ هَذِهِ بَيْعَةٌ لَهُ فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؛۔ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ اس صلوات کے پڑھنے کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح مارے جس طرح بیعت کی جاتی ہے۔

دعائے حفظ برائے امام زمانؑ

امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ صاحب الامر کیلئے یہ دُعا کیا کرو۔

اللَّهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ النَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ وَعَيْنِكَ النَّاظِرَةِ بِإِذْنِكَ وَشَاهِدِكَ عَلَى عِبَادِكَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِذِ بِكَ الْعَابِدِ عِنْدَكَ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ

وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآبَاءَهُ أَئِمَّتَكَ وَ
دَعَائِمَ دِينِكَ وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي
لَا تَضِيعُ وَفِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ وَفِي
مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ وَآمِنْهُ بِأَمَانِكَ
الْوَثِيقِ الَّذِي لَا يُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ وَاجْعَلْهُ
فِي كَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيهِ وَانْصُرْهُ
بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ
قَوِّهِ بِقُوَّتِكَ وَأَرْدِفْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ
وَحُفَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ حَفّاً اللَّهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ
وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَزَيِّنْ بِطُولِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
انْصُرْهُ بِالرُّعْبِ قَوِّ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهُ وَدَمِّرْ مَنْ
غَشَّهُ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ
وَدَعَائِمَهُ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ
الْبِدَعِ وَمُمِيتَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَ

ذَلِّلْ بِہٖ الْجَبَّارِیْنَ وَاَبِرْ بِہٖ الْکٰفِرِیْنَ وَجَمِیْعَ
الْمُلْحِدِیْنَ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَ
بَرِّھَا وَبَحْرِھَا وَسَھْلِھَا وَجَبَلِھَا حَتّٰی لَاتَدَعَ
مِنْھُمْ دَیَّارًا وَّلَاتُبْقِیَ لَھُمْ اٰثَارًا، اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ
مِنْھُمْ بِلَادَکَ وَاشْفِ مِنْھُمْ عِبَادَکَ وَاَعِزَّ بِہٖ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَحْیِ بِہٖ سُنَنَ الْمُرْسَلِیْنَ وَدَارِسَ
حُکْمِ النَّبِیِّیْنَ وَجَدِّدْ بِہٖ مَا امْتَحٰی مِنْ دِیْنِکَ
وَبُدِّلَ مِنْ حُکْمِکَ حَتّٰی تُعِیْدَ دِیْنَکَ بِہٖ
وَعَلٰی یَدَیْہِ جَدِیْدًا غَضًّا مَحْضًا صَحِیْحًا لَا
عِوَجَ فِیْہِ وَلَابِدْعَۃَ مَعَہٗ وَحَتّٰی تُنِیْرَ بِعَدْلِہٖ
ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُطْفِئَ بِہٖ نِیْرَانَ الْکُفْرِ وَتُوْضِحَ
بِہٖ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْھُوْلَ الْعَدْلِ فَاِنَّہٗ عَبْدُکَ
الَّذِی اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَاصْطَفَیْتَہٗ
عَلٰی غَیْبِکَ وَعَصَمْتَہٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَہٗ
مِنَ الْعُیُوْبِ وَطَھَّرْتَہٗ مِنَ الرِّجْسِ وَسَلَّمْتَہٗ
مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ فَاِنَّا نَشْھَدُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ
یَوْمَ حُلُوْلِ الطَّآمَّۃِ اَنَّہٗ لَمْ یُذْنِبْ ذَنْبًا وَ

لَا اَتٰى حُوْبًا وَلَمْ يَرْتَكِبْ مَعْصِيَةً وَلَمْ يُضَيِّعْ
لَكَ طَاعَةً وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَلَمْ يُبَدِّلْ
لَكَ فَرِيْضَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيْعَةً وَاَنَّهُ الْهَادِى
الْمُهْتَدِى الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَللّٰهُمَّ
اَعْطِهٖ فِىْ نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَ
اُمَّتِهٖ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهٖ مَا تُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ وَتَسُرُّ بِهٖ نَفْسَهٗ
وَتَجْمَعُ لَهٗ مُلْكَ الْمَمْلُكَاتِ كُلِّهَا قَرِيْبِهَا وَبَعِيْدِهَا
وَعَزِيْزِهَا وَذَلِيْلِهَا حَتّٰى تُجْرِىَ حُكْمَهٗ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ
وَتَغْلِبَ بِحَقِّهٖ كُلَّ بَاطِلٍ اَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلٰى
يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيْقَةَ
الْوُسْطٰى الَّتِىْ يَرْجِعُ اِلَيْهِ الْغَالِىْ وَيَلْحَقُ بِهَا
التَّالِىْ وَقَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰى مُشَايَعَتِهٖ
وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِىْ حِزْبِهٖ
الْقَوَّامِيْنَ بِاَمْرِهٖ الصَّابِرِيْنَ مَعَهٗ الطَّالِبِيْنَ رِضَاكَ
بِمُنَاصَحَتِهٖ حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِىْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ
لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ

حَتّٰی لَانَعْتَمِدَ بِہٖ غَیْرَکَ وَلَانَطْلُبَ بِہٖ اِلَّا وَجْھَکَ
وَحَتّٰی تُحِلَّنَا مَحَلَّہٗ وَتَجْعَلَنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَہٗ وَاَعِذْنَا
مِنَ السَّاٰمَۃِ وَالْکَسْلِ وَالْفَتْرَۃِ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ
بِہٖ لِدِیْنِکَ وَتُعِزُّ بِہٖ نَصْرَ وَلِیِّکَ وَلَاتَسْتَبْدِلْ
بِنَا غَیْرَنَا فَاِنَّ اسْتِبْدَالَکَ بِنَا غَیْرَنَا عَلَیْکَ یَسِیْرٌ
وَھُوَ عَلَیْنَا کَثِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی وُلَاۃِ عَھْدِہٖ
وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ بَعْدِہٖ وَبَلِّغْھُمْ اٰمَالَھُمْ وَزِدْ
فِیْ اٰجَالِھِمْ وَاَعِزَّ نَصْرَھُمْ وَتَمِّمْ لَھُمْ مَا اَسْنَدْتَ
اِلَیْھِمْ مِنْ اَمْرِکَ لَھُمْ وَثَبِّتْ دَعَائِمَھُمْ وَاجْعَلْنَا
لَھُمْ اَعْوَانًا وَعَلٰی دِیْنِکَ اَنْصَارًا فَاِنَّھُمْ مَعَادِنُ
کَلِمَاتِکَ وَخُزَّانُ عِلْمِکَ وَاَرْکَانُ تَوْحِیْدِکَ وَ
دَعَائِمُ دِیْنِکَ وَوُلَاۃُ اَمْرِکَ وَخَالِصَتُکَ مِنْ
عِبَادِکَ وَصَفْوَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ وَاَوْلِیَاؤُکَ
وَسَلَائِلُ اَوْلِیَاۗئِکَ وَصَفْوَۃُ اَوْلَادِ نَبِیِّکَ وَ
السَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ

حضرتؑ کا شرفِ ملازمت حاصل کرنے کیلئے صلوات

کفعمیؒ نے بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح و ظہر حسب ذیل صلوات کی مداومت کرے تو اس کو موت نہ آئے گی یہاں تک کہ مولانا صاحب العصر علیہ السّلام کی ملازمت کا شرف حاصل کرے گا۔ اور وہ صلوات یہ ہے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ :۔

دُعائے دیگر برائے حشر با امام عصرؑ

جو شخص ہر روز بعد نماز اس دُعا کو پڑھے گا وہ بروز قیامت حضرت حجّت علیہ السّلام کے ساتھ محشور ہو گا۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ یَا بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِیْ وَلِشِیْعَتِیْ مِنَ الضِّیْقِ وَمِنَ الْھَمِّ مَخْرَجًا وَّاَوْسِعْ لَنَا الْمَنْھَجَ وَاَطْلِقْ مِنْ عِنْدِكَ مَا یُفَرِّجُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا کَرِیْمُ ط

دُعائے عہد

مصحفِ ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عہد نامہ کو قربتہً الی اللہ لگاتار چالیس روز تک نماز صبح کے بعد با وضو رو بہ قبلہ پڑھے گا تو وہ ہمارے قائم (آل محمدؐ) کے یار و انصارین ہوگا۔ اور اگر امام آخر الزمانؑ کے ظہور پرنور سے قبل وہ مر جائے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو قبر سے اٹھائے گا (اور امام زمانہ کے انصار میں شامل کرے گا) اور اسے ہر کلمہ و لفظ کے عوض میں ہزار نیکیاں اور حسنات عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال سے ہزار برائیاں محو کرے گا۔ نیز اس دُعائے مبارکہ کو پندرہ ماہ شعبان کو بعد نماز صبح ضرور پڑھنا چاہیئے۔ جو امام آخر الزمان کی ولادت باسعادت کا دن ہے :-

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ

يَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ
حَيٍّ وَّيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَّيَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ
يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ
الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ
الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَسَهْلِهَا وَ
جَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَّالِدَيَّ
وَاِخْوَانِيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ
اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ
كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ
هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَيْعَةً
لَّهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَآ اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَآ اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ
وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَآءِ حَوَائِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ
لِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ
اِلٰۤى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ

إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ
عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِي مِنْ
قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شَاهِراً سَيْفِي مُجَرِّداً
قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اَللّٰهُمَّ
أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ
نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ
مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ
أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَحْيِ
بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْهِرِ
اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ
رَسُولِكَ حَتَّى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَزَّقَهُ
وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً
لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِراً لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِراً
غَيْرَكَ وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ

مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِیْنَ اَللّٰھُمَّ سُرَّ
نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرُؤْیَتِهٖ
وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰی دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا
بَعْدَهٗ اَللّٰھُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّھُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا
وَنَرٰىهُ قَرِیْبًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اس کے بعد اپنا ہاتھ دائیں ران پر تین مرتبہ ماریں اور ہر بار یہ کہیں :-

اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ۔

اعمال برائے قضائے حوائج

ہر دعا سے پہلے امام عصرؑ کا واسطہ دینا چاہیئے

بسندِ معتبر منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ حضرات کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں لیکن میری دعا مستجاب نہیں ہوتی۔ حضرت نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم چہاردہ معصومین کا واسطہ علی العموم دیا کرو۔ اور میرا واسطہ علی الخصوص دو کیونکہ میں امام عصر ہوں اور روئے زمین پر خدا کی حجت ہوں۔

نمازِ استغاثہ بہ امامِ عصرؑ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ دو رکعت اس طرح بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد، ایاك نعبد وایاك نستعین تک پڑھے اور جب اس آیت پر پہنچے تو اس کو سو دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک دفعہ پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِى الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِىُّ يَا عَلِىُّ يَا مُحَمَّدُ

اِكْفِيَانِى فَاِنَّكُمَا كَافِيَاىَ اِحْفَظَانِى فَاِنَّكُمَا حَافِظَاىَ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِى اَدْرِكْنِى اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ۔

نماز استغاثہ دیگر (بعد از نماز صبح)

بعد نماز صبح دو رکعت نماز سلامتی حضرت حجت علیہم السلام پڑھے سورۂ حمد کے بعد انا انزلناہ پڑھ کر رکوع و دونوں سجدے بجالائے جب سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے تو آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت تمام کرے۔ بعد فراغت نماز صحن خانہ میں کھڑے ہو کر اوّل و آخر تین دفعہ درود شریف پڑھے۔ درمیان میں ایک سو چوراسی (۱۸۴) مرتبہ یَا حُجَّةَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہے۔ اس کے بعد حسب ذیل دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى اٰبَائِهِ فِى هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِى كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَّ دَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا۔ اس کے بعد کہے۔ يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ يَا

بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ يَا مُجْرِیَ الْبُحُوْرِ يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيْدِ لِدَاوُدَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِیْ كَذَا وَ كَذَا۔ کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے

دُعائے سہم اللیل

بلد الامین میں حضرت صاحب العصر والزمان سے منقول ہے کہ اس دعا کو ہر حاجت طلب کرنے سے پہلے پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَزِيْزِ تَعْزِيْزِ اعْتِزَازِ عِزَّتِكَ بِطَوْلِ حَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ بِقُدْرَةِ مِقْدَارِ اِقْتِدَارِ قُدْرَتِكَ بِتَاْكِيْدِ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ عَظَمَتِكَ بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِكَ بِدَيْمُوْمِ قَيُّوْمِ دَوَامِ مُدَّتِكَ بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ رَحْمَتِكَ بِرَفِيْعِ بَدِيْعِ مَنِيْعِ سَلْطَنَتِكَ بِسُعَاطِ صَلَوٰةِ بِسَاطِ رَحْمَتِكَ بِحَقَائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّكَ بِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّكَ بِحَنِيْنِ اَنِيْنِ تَسْكِيْنِ الْمُرِيْدِيْنَ بِحُرَقَاتِ خَضَعَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِيْنَ بِاٰمَالِ اَعْمَالِ اَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِتَخَشُّعِ تَخَضُّعِ تَقَطُّعِ مَرَارَاتِ

الصَّابِرِیْنَ بِتَعَبُّدِ تَهَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ
ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصَارُ وَضَاعَتِ
الْاَفْهَامُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَقَصُرَتِ الْخَوَاطِرُ
وَبَعُدَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ مَا ظَهَرَ
مِنْ بَوَادِیْ عَجَائِبِ اَصْنَافِ بَدَائِعِ قُدْرَتِكَ
دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰی مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوْقِ
سَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَمُبْدِئَ نِهَايَةِ
الْغَايَاتِ وَمُخْرِجَ يَنَابِيْعِ تَفْرِيْعِ قُضْبَانِ النَّبَاتِ
يَا مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلَامِيْدِ الصُّخُوْرِ الرَّاسِيَاتِ
وَاَنْبَعَ مِنْهَا مَاءً مَعِيْنًا حَيٰوةً لِّلْمَخْلُوْقَاتِ فَاَحْيَا
مِنْهَا الْحَيْوَانَ وَالنَّبَاتَ وَعَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِیْ
سِرِّ اَفْكَارِهِمْ مِنْ نُطْقِ اِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ
النَّمْلِ السَّارِحَاتِ يَا مَنْ سَبَّحَتْ وَهَلَّلَتْ
وَقَدَّسَتْ وَكَبَّرَتْ وَسَجَدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ
اَقْوَالِ عَظِيْمِ عِزَّةِ جَبَرُوْتِ مَلَكُوْتِ سَلْطَنَتِهٖ
مَلَائِكَةُ السَّبْعِ سَمٰوٰتٍ يَا مَنْ دَارَتْ فَاَضَاءَتْ
وَاَنَارَتْ لِدَوَامِ دَيْمُوْمِيَّتِهِ النُّجُوْمُ الزَّاهِرَاتُ وَ

اَحْصٰی عَدَدَ الْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا کَذَا۔

اس کے بعد تحفۃ العوام میں مذکور ہے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھَا اَحَدٌ غَیْرُکَ

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی باقر حسین میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ دعا خلوت میں با طہارت بخور روشن کر کے گریہ و زاری کے ساتھ بغیر بات چیت کئے نصف شب کے اوّل حصہ میں شب چہار شنبہ سے شب جمعہ تک پڑھے تو جس مقصد کے لئے پڑھے وہ بہت جلد پورا ہوگا۔

دُعائے وُسعتِ رزق

یہ دعا حضرت صاحب العصرؑ نے مومنین کو برائے کشائش رزق[۲] و برآوردن حاجات تعلیم فرمائی ہے جو ایک قلمی بیاض سے نقل کی جاتی ہے۔

یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَیَا ھَازِمَ الْاَحْزَابِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

[Marginal handwritten note:] لہ کتاب الکافی میں بھی اسی طرح بیان ہے۔ ج ۲

۲ مفاتیح میں یہ دعا حرز امام عصرؑ کے عنوان سے درج ہے۔ ۳۰ ۔ ذ ۱۲

دُعائے فرج

تحفۃ الناحیہ میں حضرت صاحب الامر والزمانؑ سے حسب ذیل دُعا مروی ہے۔ اور بعض علماء نے اس کے مجرب ہونے کی شہادت دی ہے۔ اوّل دو رکعت نماز قربت کی نیت سے مثل نماز صبح بجالائے۔ پھر حسب ذیل دُعا پڑھے:-

یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ وَالسَّرِیْرَةَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حُسْنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا مُنْتَهٰى كُلِّ نَجْوٰى یَا صَاحِبَ كُلِّ شَكْوٰى وَیَا عَوْنَ كُلِّ مُسْتَعِیْنٍ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا۔ اس کے بعد دس مرتبہ کہے یَا رَبَّاهُ دس مرتبہ یَا سَیِّدَاهُ دس مرتبہ یَا غَایَتَاهُ دس مرتبہ یَا مُنْتَهٰى غَایَةِ رَغْبَتَاهُ پھر کہے

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اِلَّا مَا كَشَفْتَ كَرْبِیْ وَنَفَّسْتَ هَمِّیْ وَفَرَّجْتَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَاَصْلَحْتَ حَالِیْ:-

اس کے بعد سجدہ میں جا کر داہنا رخسارہ خاک یا سجدہ گاہ پر رکھے۔ اور سو مرتبہ کہے:-

یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ: پھر بایاں رخسار زمین پر رکھے۔ اور سو مرتبہ اَدْرِکْنِیْ کہے۔ پھر جہاں تک سانس کرے اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ کہے۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ بر آئے گی۔

عمل کامیابی امتحان

حسب ذیل دعا انگلی یا قلم بے روشنائی سے کاپی پر لکھ کر پرچہ امتحان لکھے تو انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ حاجت کے وقت نامہ پر قلم بے روشنائی سے لکھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ وعد الصابرین المخرج مما یکرھون والرزق من حیث لا یحتسبون جعلنا اللہ وایاکم من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ط اور بین السطور میں اسی طرح قلم بے روشنائی سے لکھے۔ اللھم انی اسئلک بحق محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی ابن جعفر وعلی بن موسی ومحمد علی وعلی بن محمد والحسن بن علی و

الحجۃ الخلف القائم المنتظر صلواۃ اللہ علیہم وسلم
تسلیماً ان تصلی علی محمد و اٰل محمد وان تیسر
امری وتسھلہ وتصلبہ لی وترزقنی خیرہ و
تصرف عنی شرہ برحمتک یا ارحم الراحمین

اَلْاِسْتِغَاثَۃُ اِلٰی اِمَامِ الْعَصْرِ

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَغِثْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
اَدْرِکْنِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَسْئَلُکَ
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّابْنَتِہٖ وَابْنَیْھَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِھِمْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَبَلَّغْتَنِیْ
بِھِمْ اَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ اَوْلِیَائِھِمْ فِیْ
ذٰلِکَ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ وَلِیِّکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِلَّا انْتَقَمْتَ لِیْ بِہٖ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ
وَکَفَیْتَنِیْ بِہٖ مَؤُنَۃَ مَنْ یُّرِیْدُ نِیْ بِظُلْمٍ اَبَدًا مَّا
اَبْقَیْتَنِیْ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ وَلِیِّکَ عَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَیْنِ اِلَّا کَفَیْتَنِیْ بِہٖ وَنَجَّیْتَنِیْ بِہٖ مِنْ جَوْرِ
السَّلَاطِیْنِ وَنَفْثِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ

بحقّ وليّك محمّد ابن علىّ وجعفر بن محمّد الّا
اعنتنى بهما على امر اخرتى وعلى طاعتك واسئلك
اللهمّ بحق وليّك العبد الصّالح موسى ابن جعفر
الكاظم بغيظه الّا عافيتنى به ممّا اخافه واحذره
على بصرى وجميع سائر جوارح بدنى ما ظهر
منها ومابطن من جميع الاسقام والامراض و
الاعلال والاوجاع بقدرتك ياارحم الرّاحمين
واسئلك اللهمّ بحقّ وليّك علىّ ابن موسى
الرّضا عليه السّلام الّا انجيتنى به وسلّمنى ممّا
اخافه واحذره فى جميع اسفارى فى البرارى
والقفارى والاودية والغياض والبحار واسئلك
اللهمّ بحقّ وليّك محمّد الجواد الّاجدت علىّ به
من فضلك وتفضّلت علىّ به من وسعك
مااستغنى به عمّا فى ايدى خلقك وخاصّة
يارّبّنا مهمّ وبارك لى فيه وفيما لك
عندى من نعمك وفضلك ورزقك الهى
انقطع الرّجاء الّا منك وخابت الامال الّا فيك

يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهٗ
عَلَيْكَ وَاجِبٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
اَنْ تُبَسِّطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَهٗ مِنْ رِزْقِكَ وَاَنْ تُسَهِّلَ
ذَالِكَ وَتُيَسِّرَهٗ فِيْ خَيْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاَنَا فِيْ خَفْضِ
عَيْشٍ وَدَعَةٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا اَعَنْتَنِيْ بِهٖ عَلٰى قَضَاءِ
نَوَافِلِيْ وَبِرِّ اِخْوَانِيْ وَكَمَالِ طَاعَتِكَ وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْهَادِيِّ الْاَمِيْنِ الْكَرِيْمِ
النَّاصِحِ الثِّقَةِ الْعَالِمِ اِلَّا اَعَنْتَنِيْ بِهٖ عَلٰى اَمْرِ اٰخِرَتِيْ
وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَبَقِيَّتِكَ
فِيْ اَرْضِكَ الْمُنْتَقِمِ لَكَ مِنْ اَعْدَائِكَ وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِكَ بَقِيَّةِ
اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَوَارِثِ اَسْلَافِهِ الصَّالِحِيْنَ صَاحِبِ الزَّمَانِ
صلى الله عليه وعلى اٰبَائِهِ الْكِرَامِ الْمُتَّقِيْنَ الْاَخْيَارِ اِلَّا
تَدَارَكْتَنِيْ وَجَنَّبْتَنِيْ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ وَهَمٍّ وَحَفِظْتَ عَلٰى
قَدِيْمِ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ وَحَدِيْثِهٖ وَاَدَرْتَ عَلَيَّ جَمِيْلَ
عَوَائِدِكَ عِنْدِيْ يَا رَبِّ وَاَعِنِّيْ بِهٖ وَبِحَقِّهٖ وَنَجِّنِيْ بِهٖ
مِنَ الْمَخَافَةِ وَمِنْ كُلِّ شِدَّةٍ عَظِيْمَةٍ وَهَوْلٍ وَنَازِلَةٍ وَغَمٍّ وَدَيْنٍ وَمَرَضٍ وَسُقْمٍ وَاَنَّهٗ

وَظُلمٍ وَجَورٍ وَفِتنَۃٍ فِی دِینِی وَدُنیَایَ وَاٰخِرَتِی
بِمَنِّکَ وَرَاْفَتِکَ وَرَحمَتِکَ وَکَرَمِکَ وَتَفَضُّلِکَ
وَتَعَطُّفِکَ یَا کَافِیَ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ فِرعَونَ وَ
یَا کَافِیَ مُحَمَّدٍ صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ مَا اَھَمَّہٗ وَیَا کَافِیَ
عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ مَا اَھَمَّہٗ یَومَ صِفِّینَ وَیَا کَافِیَ عَلِیِّ
ابنِ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ یَومَ الحَرَّۃِ وَیَا کَافِیَ جَعفَرَ
ابنِ مُحَمَّدٍ اَبَا الدَّوَانِیقِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ
وَاکفِنِی مَا اَھَمَّنِی فِی دَارِ الدُّنیَا وَکُلَّ ھَولٍ دُونَ
الجَنَّۃِ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ یَا قَاضِیَ
الحَوَائِجِ یَا وَھَّابَ الرَّغَائِبِ یَا مُعطِیَ الجَزِیلِ یَا فَکَّاکَ العُنَاۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعلَمُ
اَنِّی اَعلَمُ اَنَّکَ قَادِرٌ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِی فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَعَجِّل یَا رَبِّ فَرَجَ وَلِیِّکَ وَابنِ بِنتِ نَبِیِّکَ فَاقضِ یَا اَللّٰہُ
حَوَائِجَ الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ صَغِیرَھَا وَکَبِیرَھَا فِی یُسرٍ مِّنکَ وَعَافِیَۃٍ وَتَمِّم
نِعمَتَکَ عَلَیَّ وَھَنِّئنِی بِھِم کَرَامَتَکَ وَاَلبِسنِی
بِھِم عَافِیَتَکَ وَتَفَضَّل بِعَفوِکَ وَکُن لِی بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَاَھلِ بَیتِہٖ فِی جَمِیعِ اُمُورِی وَلِیًّا وَحَافِظًا
وَرَاعِیًا وَسَاتِرًا وَرَازِقًا مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا

لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ لَا یُعْجِزُ اللّٰہَ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ ھُوَ کَائِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ ۵

یہ استغاثہ قلمی بیاض مولوی رضی حسن مرحوم بن سند المجتہدین فقیہ موتمن السید علی حسن اعلی اللہ مقامہٗ جائسی سے نقل کیا گیا ہے۔

عمل برائے قضائے حاجت

کشکول علامہ بہاؤ الدین عاملی میں ہے کہ ہزار مرتبہ ہر روز ایک ہفتہ تک حسب ذیل عمل کرے تو حضرت حجتؑ خود امداد فرماتے ہیں۔ بیک نشست و بیک مقام و بیک وقت اس عمل کو انجام دے۔ تسبیح درود اوّل و آخر عمل کے پڑھے:۔

شنبہ :۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یک شنبہ :۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

دو شنبہ :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

سہ شنبہ :۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

چہار شنبہ :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پنج شنبہ :۔ تسبیحات اربعہ (جو نماز کی آخری دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں)۔

جمعہ :۔ یَا اَللّٰہُ مَحْمُوْدٌ کُلِّ فِعَالِہٖ

عملِ حاجت (بہ طریق دیگر)

من لا یحضرہ الفقیہ میں وارد ہے کہ ہر گاہ جب بعد نماز تسبیح حضرت

فاطمہ زہرا سے فارغ ہو تو کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدِنِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى ابْنِ جَعْفَرِنِ الْكَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّنِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدِنِ الْهَادِيْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّنِ الزَّكِيِّ الْعَسْكَرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَّةِ

قَائِمِ الْمَهْدِیْ . پھر جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے .

دُعائے توسّل

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے .
ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس امر کے متعلق میں نے اس دُعا کو پڑھا
بہت جلد کامیابی کا اثر دیکھا اسمیں چہاردہ معصومین کے واسطہ اور توسّل
سے دُعا مانگی گئی ہے اور وہ دُعا یہ ہے .

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ
الرَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَۃِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ
یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ
طَالِبٍ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ
اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ
یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا
وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا

بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيدُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا
وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا
تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا
الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ
مُوْسٰى اَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ
وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا
الْھَادِی النَّقِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی
خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا
اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا
وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ
اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا
عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفُ
الْحُجَّۃَ اَیُّھَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَھْدِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا

عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ ۔ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے انشاءاللہ پوری ہوگی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے :۔

يَاسَادَتِيْ وَمَوَالِيَّ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِيْ وَعُدَّتِيْ لِيَوْمِ فَقْرِيْ وَحَاجَتِيْ اِلَى اللهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَى اللهِ فَاشْفَعُوْا لِيْ عِنْدَ اللهِ وَاسْتَنْقِذُوْنِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ عِنْدَ اللهِ فَاِنَّكُمْ وَسِيْلَتِيْ اِلَى اللهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ اَرْجُوْ نَجَاةً مِّنَ اللهِ فَكُوْنُوْا عِنْدَ اللهِ رَجَائِيْ يَاسَادَتِيْ يَا اَوْلِيَاءَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَلَعَنَ اللهُ اَعْدَآءَ اللهِ ظَالِمِيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ؛۔

درودِ طوسی معروف بہ دعائے اعتصام

ہرچند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے توسل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمیؒ یہ دعا ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے منسوب و منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی واسطے حصول مطالب کے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے۔ اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے مگر قبل شروع کرنے کے غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور وقت پڑھنے کے

خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ اس کی برکت سے دعا قبول کرتا ہے۔ اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شب جمعہ اول مابین مغرب و عشاء غسل کرکے دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ . بموافق اعداد اپنے نام کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں اور سو بار سَهِّلْ لِيْ بِفَضْلِكَ يَا عَزِيْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اور اس درود معظم کی تلاوت کرے۔ بعد اس کے ہر روز بعد نماز صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرماتا ہے۔ اور تمام گناہ اس کے معاف کرے۔ اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور جملہ آفات سے امان الٰہی میں رہے۔ اور روشنی دل حاصل ہو۔ اور بروز قیامت بہ شفاعت حضرات معصومین علیہم السلام بہشت بریں میں مکان بلند میں جاگزیں ہو اور عذاب قبر اور ہول قیامت سے امن میں رہے اور آتش دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حافظ حقیقی کی امان میں رہے۔ اور درود طوسی سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِيًا بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ يَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِقْضِ حَاجَاتِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

درود / دعائے طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ السَّيِّدِ الْبَهِيِّ السِّرَاجِ الْمُضِيِّ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ

صَاحِبِ الوَقَارِ وَالسَّکِینَۃِ المَدفُونِ بِاَرضِ
المَدِینَۃِ العَبدِ المُؤَیَّدِ وَالرَّسُولِ المُسَدَّدِ المُصطَفٰی
الاَمجَدِ المَحمُودِ الاَحمَدِ حَبِیبِ اِلٰہِ العٰلَمِینَ
وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَسَیِّدِ المُرسَلِینَ وَشَفِیعِ
المُذنِبِینَ وَرَحمَۃٍ لِلعَالَمِینَ اَبِی القَاسِمِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ
وَعَلٰی اٰلِکَ یَا اَبَا القَاسِمِ یَارَسُولَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ
الرَّحمَۃِ یَا شَفِیعَ الاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الغُمَّۃِ یَاحُجَّۃَ
اللّٰہِ عَلٰی خَلقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَولٰینَا اِنَّا تَوَجَّهنَا
وَاستَشفَعنَا وَتَوَسَّلنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمنَاکَ
بَینَ یَدَی حَاجَاتِنَا فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ
یَا وَجِیهًا عِندَ اللّٰہِ اِشفَع لَنَا عِندَ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّم وَزِد وَبَارِک عَلَی السَّیِّدِ المُطَهَّرِ
وَالاِمَامِ المُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الغَضَنفَرِ اَبِی شُبَیرٍ
وَشَبَّرَ قَاسِمِ طُوبٰی وَسَقَرَ الاَنزَعِ البَطِینِ
اَلاَشرَفِ المَکِینِ الاَشجَعِ المَتِینِ العَارِفِ
المُبِینِ النَّاصِرِ المُعِینِ وَلِیِّ الدِّینِ الوَالِی

الوَلِیِّ السَّیِّدِ الرَّضِیِّ الاِمَامِ الوَصِیِّ الحَاکِمِ بِالنَّصِّ الجَلِیِّ المُخلِصِ الصَّفِیِّ المَدفُونِ بِالغَرِیِّ لَیثِ بَنِی غَالِبٍ مَظهَرِ العَجَائِبِ وَمُظهِرِ الغَرَائِبِ وَمُفَرِّقِ الکَتَائِبِ وَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَالهِزَبرِ السَّالِبِ وَنُقطَةِ دَائِرَةِ المَطَالِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الغَالِبِ غَالِبِ کُلِّ غَالِبٍ وَمَطلُوبِ کُلِّ طَالِبٍ صَاحِبِ المَفَاخِرِ وَالمَنَاقِبِ اِمَامِ المَشَارِقِ وَالمَغَارِبِ الَّذِی حُبُّہٗ فَرضٌ عَلَی الحَاضِرِ وَالغَائِبِ مَولٰینَا وَمَولَی الثَّقَلَینِ الاِمَامِ بِالحَقِّ وَالاَمِیرِ المُطلَقِ اَبِی الحَسَنَینِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی اٰلِکَ یَا اَبَا الحَسَنَینِ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ یَا عَلِیَّ ابنَ اَبِی طَالِبٍ یَا اَخَ الرَّسُولِ یَا زَوجَ البَتُولِ یَا اَبَا السِّبطَینِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَولٰینَا اِنَّا تَوَجَّہنَا وَاستَشفَعنَا وَتَوَسَّلنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمنَاکَ بَینَ یَدَی حَاجَاتِنَا فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ
الْجَمِيْلَةِ الْمَعْصُوْمَةِ الْمَظْلُوْمَةِ الْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ
الْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ الطَّوِيْلَةِ
فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ الْعَفِيْفَةِ
السَّلِيْمَةِ الْمَجْهُوْلَةِ قَدْرًا وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُوْنَةِ
سِرًّا وَالْمَغْصُوْبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْاِنْسِيَّةِ
الْحَوْرَاءِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ النُّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ
الْاَنْبِيَاءِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُوْلِ الْعَذْرَاءِ
فَاطِمَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ وَ
سَلَامُهُ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى
ذُرِّيَّتِكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ
اللهِ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا
بِضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ
يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَيَتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللهِ

اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ بَعْلِكَ وَبِحَقِّ
ذُرِّيَّتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ الْمُرْتَجٰى سِبْطِ
الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى الْعَالِمِ الرَّفِيْعِ
ذِى الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ بْنِ
الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ
الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اَلَّذِىْ عَجَزَ عَنْ مَدَائِحِهٖ لِسَانُ
اللَّسِنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ
بِالْحَقِّ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدَ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى

الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ یا وَجِیهًا عِندَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا
عِندَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَی
السَّیِّدِ الزَّاهِدِ وَالْاِمَامِ الْعَابِدِ الرَّاكِعِ السَّاجِ
وَلِیِّ الْمَلِكِ الْمَاجِدِ وَقَتِیلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ زَیْنِ
الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَۃِ وَالْكَرْبِ
وَالْبَلَآءِ الْمَدْفُونِ بِاَرْضِ كَرْبَلَآءَ سِبْطِ رَسُوْلِ
الثَّقَلَیْنِ وَنُوْرِ الْعَیْنَیْنِ مَوْلٰینَا وَمَوْلَی الْكَوْنَیْنِ
الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْمَظْلُوْمُ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا ابْنَ
فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ یَا سَیِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ یَا
حُجَّۃَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّۃِ وَسِرَاجِ الْاُمَّۃِ

وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِي السُّنَّةِ وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ رَفِيعِ الرُّتْبَةِ وَانِيسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُونِ بِاَرْضِ طَيْبَةِ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَ اَفْضَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَامِدِيْنَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَقَمَرِ لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ زِدْ وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَقَائِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ

الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ وَالدُّرِّ
الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيْهِ الْاِمَامِ
النَّبِيْهِ الْمَدْفُوْنِ عِنْدَ جَدِّهٖ وَاَبِيْهِ الْحَبْرِ الْمَلِيِّ
عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ الْاَزَلِيِّ اَبِيْ
جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ
وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ الْعَالِمِ
الْوَثِيْقِ الْحَلِيْمِ الشَّفِيْقِ الْهَادِيْ اِلَى الطَّرِيْقِ السَّاقِيْ
شِيْعَتَهٗ مِنَ الرَّحِيْقِ وَمُبَلِّغِ اَعْدَائِهٖ اِلَى الْحَرِيْقِ
صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفِيْعِ ذِي الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَ
الْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ الْمَدْفُوْنِ

بارض البقیع المھذب المؤید الممجد الامجد
الامام بالحق ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صلوات
اللہ وسلامہ علیہما الصلوٰۃ والسلام علیک یا
اباعبد اللہ جعفر بن محمد ایھا الصادق یا بن
رسول اللہ یا بن امیر المؤمنین یا حجۃ اللہ
علی خلقہ یا سیدنا ومولینا انا توجھنا واستشفعنا
وتوسلنا بک الی اللہ وقدمناک بین یدی
حاجاتنا فی الدنیا والاخرۃ یا وجیھا عند اللہ
اشفع لنا عند اللہ بحقک وبحق جدک وبحق
ابائک الطاھرین اللھم صل وسلم وزد و
بارک علی السید الکریم والامام الحلیم وسمی
الکلیم الصابر الکظیم صاحب العسکر والجیش
المدفون بمقابر قریش صاحب الشرف الانور
والمجد الاظھر والجبین الازھر والنور الابھر
الامام بالحق ابی ابراھیم موسی بن جعفر
صلوات اللہ وسلامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا ابا ابراھیم یا موسی بن جعفر ایھا الکاظم

اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ
الْمَعْصُوْمِ وَالْاِمَامِ الْمَظْلُوْمِ وَالشَّهِيْدِ الْمَسْمُوْمِ
وَالْغَرِيْبِ الْمَغْمُوْمِ وَالْقَتِيْلِ الْمَحْرُوْمِ الْعَالِمِ
بِالْعِلْمِ الْمَكْتُوْمِ الْبَدْرِ فِی النُّجُوْمِ الشَّمْسِ الشُّمُوْسِ
وَاَنِيْسِ النُّفُوْسِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ طُوْسِ الرَّضِيِّ
الْمُرْتَضٰى الْمُجْتَبٰى الْمُقْتَدٰى الرَّاضِیْ بِالْقَدْرِ
وَالْقَضَآءِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَى
الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَى اَيُّهَا
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا
حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا بِكَ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْعَامِلِ الْعَالِمِ الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ الْبَاذِلِ الْاَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِاَسْرَارِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مَنَاصِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْهِدَايَةِ وَالْاِرْشَادِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ بَغْدَادِ السَّيِّدِ الْعَرَبِيِّ وَالْاِمَامِ الْاَحْمَدِيِّ وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ الْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ

أبائِكَ الطّاهِرِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبارِكْ عَلَى الْإِمامَيْنِ الْهُمامَيْنِ السَّمامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ
السَّنَدَيْنِ الْفاضِلَيْنِ الْكامِلَيْنِ الْباذِلَيْنِ
الْعادِلَيْنِ الْعالِمَيْنِ الْعامِلَيْنِ الْأَوْرَعَيْنِ الْأَطْهَرَيْنِ
الْأَطْهَرَيْنِ الشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ
النُّورَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الْأَسْعَدَيْنِ وارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ
وَأَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ كَهْفَيِ التُّقَى غَوْثَيِ الْوَرٰى
بَدْرَيِ الدُّجٰى طَوْدَيِ النُّهٰى عَلَمَيِ الْهُدٰى
الْمَدْفُونَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَأٰى كاشِفَيِ الْبَلْوٰى
وَالْمِحَنِ صاحِبَيِ الْجُودِ وَالْمِنَنِ الْإِمامَيْنِ بِالْحَقِّ
أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّقِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ
عَلَيْهِما الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكُما يا أَبَا الْحَسَنِ
يا أَبا مُحَمَّدٍ وَيا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَيا حَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ أَيُّهَا التَّقِيُّ الْهادِيُّ وَأَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ
يا بْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ يا بْنَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يا حُجَّتَيِ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ يا سَيِّدَيْنا وَمَوْلَيَيْنا

إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكُمَا إِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنٰكُمَا بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعَا لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ اٰبَائِكُمَا
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلٰى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ
وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ وَالشُّجَاعَةِ
الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَاٰثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ
وَالْاٰثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ
الرَّضَوِيَّةِ وَالْجُوْدِ التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ
وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْقَائِمِ
بِالْحَقِّ وَالدَّاعِىْ اِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمَانِ
اللّٰهِ وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْمُقْسِطِ لِدِيْنِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ اِمَامِ السِّرِّ
وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْمِنَنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيْفَةِ الرَّحْمٰنِ

وَمَظْهَرِ الْاِیْمَانِ وَقَاطِعِ الْبُرْهَانِ وَشَرِیْکِ الْقُرْاٰنِ وَسَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحِ یَا اِمَامَ زَمَانِنَا اَیُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِحَقِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِیْنَ

پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے

یَا سَادَتِیْ وَیَا مَوَالِیَّ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَنْتُمْ اَئِمَّتِیْ وَعُدَّتِیْ لِیَوْمِ فَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلَی اللّٰهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَی اللّٰهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَی اللّٰهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ اَرْجُو النَّجٰوةَ مِنَ اللّٰهِ

فَكُونُوا عِنْدَ اللّٰهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ
الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ
تَغْفِرَلِي ذُنُوْبِي وَتُوْصِلَنِي اِلٰى مُرَادِي وَ
مَطْلُوْبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ
وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَاِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
اَئِمَّتُنَا وَسَادَاتُنَا وَقَادَاتُنَا وَكُبَرَاءُ نَا وَشُفَعَاؤُنَا
بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ
مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ شِيْعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلٰى
مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَهُمْ
وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَاَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلٰى
يَوْمِ الدِّيْنِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

ارْزُقْنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَهُمْ وَفِی الْاٰخِرَةِ
شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ
وَفِی زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوَائِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ
بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاغْفِرْ وَارْحَمْ
بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ یَا اَكْرَمَ الْمُكْرِمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ
غَمٍّ وَاكْشِفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ وَاقْضِ لَنَا بِهِمْ
كُلَّ حَاجَةٍ مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِّنْ
شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاحْفَظْ بِهِمْ عِزَّتَنَا وَاسْتُرْ بِهِمْ عَوْرَتَنَا وَ
اكْفِنَا بِهِمْ بَغْیَ مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ
عَلٰی مَنْ عَادَنَا وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطٰنِ الْعَنِیْدِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا بِهِمْ
فِیْ سِتْرِكَ وَفِیْ حِفْظِكَ وَفِیْ كَنَفِكَ وَفِیْ

حِرْزِكَ وَفِي أَمَانِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ
وَعِتْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا
وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

دُعائے استشفاع

برائے رویت امام زمانہ وسعت رزق و دیگر مہمات
حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم نے نام پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی مرتضٰے و فاطمہ و حسن و حسین کو اپنے
اسماء مبارکہ سے مشتق فرمایا جو کوئی ان حضرات کے اسماء مبارک قبل دعائے
حاجت اسطرح لیکر اپنا شفیع بنائے انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا إِلٰهِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ
أَنْتَ الْمَحْمُودُ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ وَأَنْتَ الْأَعْلٰى وَبِحَقِّ
فَاطِمَةَ وَأَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ

وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَاَنْتَ ذُوالْاِحْسَانِ
(اَنْتَ قَدِيْمُ الْاِحْسَانِ) وَبِحَقِّ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
الْمَعْصُوْمِيْنَ وَبِحُرْمَةِ جَمِيْعِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُحْسِنَ
عَاقِبَةَ اُمُوْرِيْ وَتَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَرْحَمَنِيْ
وَتَغْفِرَ ذُنُوْبَ وَالِدَيَّ وَتَرْحَمَهُمَا وَجَمِيْعَ
اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرْزُقَنِيْ رِزْقًا
وَّاسِعًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَرُدَّنِيْ
اِلٰى اَهْلِيْ وَاَوْطَانِيْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ وَتُزَوِّجَنِيْ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَتَرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ
بِفَضْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

حضرت آدم علیہ السلام کی دعائے توبہ بھی انہیں پنجتن پاک کے واسطہ سے قبول ہوئی تھی ۔

تعقیباتِ نماز

مومنین کو نماز پنجگانہ کے بعد ایسی دعائیں ضرور پڑھنا چاہیئیں جن میں امام زمانہ سے توسل کیا گیا ہو۔ نیز بعض بے بہا دعائیں ناحیۂ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ جو دنیوی و اخروی جملہ حاجات شرعیہ پر مشتمل ہیں۔ نماز صبح کے بعد دعائے عہد ہر مومن کو پڑھنا چاہیئے جس کو ہم صفحاتِ گذشتہ میں درج کر آئے ہیں۔ اب یہاں پر بعض دیگر ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں امام زمانہ کا واسطہ دیا گیا ہے۔ یا جو آپ کی بارگاہ سے وارد ہوئی ہیں

دعائے عدیلہ صغریٰ

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے محمد بن سلیمان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ ایمان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک مستقر (باقی رہنے والا) دوسرا امانتی۔ جو بعد میں زائل ہو سکتا ہے۔ لہذا مجھ کو حضور ایک ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جب میں اس کو پڑھوں تو میرا ایمان کامل ہو جائے۔ تب حضرت نے یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ بعد نماز واجب پڑھا کرو۔

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا
وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِعَلِیٍّ وَلِیًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ

وَالْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَمُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوسٰی وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ
عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ
عَلَیْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً
فَارْضَنِیْ بِهِمْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بہتر ہے کہ اس کے بعد
بھی کہے. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَدِیْلَةِ عِنْدَ
الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنِّیْ قَدْ اَوْدَعْتُكَ
یَقِیْنِیْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِیْنِیْ وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَوْدَعٍ
اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَیَّ وَقْتَ حُضُوْرِ
مَوْتِیْ۔

دُعائے عدیلہ کبریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِی الْمُحْتَاجُ
الْحَقِیْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِیْ وَخَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَمُكْرِمِیْ

شَہِدَ لِذَاتِہٖ وَشَہِدَتْ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِہٖ بِاَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ذُوالنِّعَمِ وَ
الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِیٌّ عَالِمٌ
اَبَدِیٌّ حَیٌّ اَحَدِیٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِیٌّ سَمِیْعٌ
بَصِیْرٌ مُرِیْدٌ کَارِہٌ مُدْرِکٌ صَمَدِیٌّ یَسْتَحِقُّ ھٰذِہِ
الصِّفَاتِ وَھُوَ عَلٰی مَا ھُوَ عَلَیْہِ فِیْ عِزِّ صِفَاتِہٖ کَانَ قَوِیًّا
قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَۃِ وَالْقُوَّۃِ وَکَانَ عَلِیْمًا قَبْلَ
اِیْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّۃِ لَمْ یَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَکَۃَ وَ
لَا مَالَ وَلَمْ یَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَ
وُجُوْدُہٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِیْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاؤُہٗ بَعْدَ
الْبَعْدِ مِنْ غَیْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِیٌّ فِی الْاَوَّلِ
وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِی الْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ لَا جَوْرَ فِیْ قَضِیَّتِہٖ
وَلَا مَیْلَ فِیْ مَشِیَّتِہٖ وَلَا ظُلْمَ فِیْ تَقْدِیْرِہٖ وَلَا مَھْرَبَ
مِنْ حُکُوْمَتِہٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِہٖ وَلَا مَنْجَا مِنْ
نَقِمَاتِہٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُہٗ غَضَبَہٗ وَلَا یَفُوْتُہٗ
اَحَدٌ اِذَا طَلَبَہٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِی التَّکْلِیْفِ وَسَوّٰی
التَّوْفِیْقَ بَیْنَ الضَّعِیْفِ وَالشَّرِیْفِ مَکَّنَ اَدَاءَ

الْمَامُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ
يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهٗ
مَا اَبْيَنَ كَرَمَهٗ وَاَعْلٰى شَانَهٗ سُبْحَانَهٗ مَا اَجَلَّ
نَيْلَهٗ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهٗ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهٗ
وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهٗ وَفَضْلَهٗ وَجَعَلَنَا
مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَخَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ وَاَفْضَلِ
الْاَصْفِيَآءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ
اَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ
وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ
الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ
عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ
ابْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ
ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ
ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوْسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ
مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجٰى

اَلَّذِیْ بِبَقَائِہٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَبِوُجُوْدِہٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِہٖ یَمْلَأُ اللّٰہُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَاَشْھَدُ اَنَّ اَقْوَالَھُمْ حُجَّۃٌ وَّامْتِثَالَھُمْ فَرِیْضَۃٌ وَطَاعَتَھُمْ مَفْرُوْضَۃٌ وَمَوَدَّتَھُمْ لَازِمَۃٌ مَقْضِیَّۃٌ وَالْاِقْتِدَآءَ بِھِمْ مُنْجِیَۃٌ وَمُخَالَفَتَھُمْ مُرْدِیَۃٌ وَھُمْ سَادَاتُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَآءُ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَئِمَّۃُ اَھْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّمُسَآئَلَۃَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّالْحِسَابَ حَقٌّ وَّالْکِتٰبَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ فَضْلُکَ رَجَآئِیْ وَکَرَمُکَ وَرَحْمَتُکَ اَمَلِیْ لَا عَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِہِ الْجَنَّۃَ وَلَا طَاعَۃَ لِیْ اَسْتَوْجِبُ بِھَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّیْ اِعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدَکَ وَعَدْلَکَ وَارْتَجَیْتُ اِحْسَانَکَ وَفَضْلَکَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ

وَاٰلِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ اُوْدِعُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

دعائے امام عصرؑ

یہ دعا بعد نماز واجب پڑھنی چاہیئے :-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ

اللَّغوِ وَالغِیبَۃِ وَتَفَضَّل عَلیٰ عُلَمَائِنَا بِالزُّھدِ وَ
النَّصِیحَۃِ وَعَلَی المُتَعَلِّمِینَ بِالجُھدِ وَالرَّغبَۃِ وَعَلیَ
المُستَمِعِینَ بِالاِتِّبَاعِ وَالمَوعِظَۃِ وَعَلیٰ مَرضَی
المُسلِمِینَ بِالشِّفَآءِ وَالرَّاحَۃِ وَعَلیٰ مَوتَاھُم بِالرَّأفَۃِ
وَالرَّحمَۃِ وَعَلیٰ مَشَایِخِنَا بِالوَقَارِ وَالسَّکِینَۃِ وَ
عَلیَ الشَّبَابِ بِالاِنَابَۃِ وَالتَّوبَۃِ وَعَلیَ النِّسَآءِ بِالحَیَآءِ
وَالعِفَّۃِ وَعَلیَ الاَغنِیَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَۃِ وَعَلیَ الفُقَرَآءِ
بِالصَّبرِ وَالقَنَاعَۃِ وَعَلیَ الغُزَاۃِ بِالنَّصرِ وَالغَلَبَۃِ وَعَلیَ الاُسَرَآءِ
بِالخَلَاصِ وَالرَّاحَۃِ وَعَلیَ الاُمَرَآءِ بِالعَدلِ وَالشَّفَقَۃِ
وَعَلیَ الرَّعِیَّۃِ بِالاِنصَافِ وَحُسنِ السِّیرَۃِ وَبَارِک
لِلحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِی الزَّادِ وَالنَّفَقَۃِ وَاقضِ مَا اَوجَبتَ
عَلَیھِم مِنَ الحَجِّ وَالعُمرَۃِ بِفَضلِکَ وَرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ
الرَّاحِمِینَ

دُعائے دیگر حضرت حجتؑ

اِلٰھِی بِحَقِّ مَن نَاجَاکَ وَبِحَقِّ مَن دَعَاکَ
فِی البَرِّ وَالبَحرِ تَفَضَّل عَلیٰ فُقَرَآءِ المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ
بِالغَنَاءِ وَالثَّروَۃِ وَعَلیٰ مَرضَی المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ

بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّۃِ وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَعَلٰی غُرَبَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِھِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دعائے دیگر صاحب الزمان ع

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی تصدق حسین صاحب میں ہے کہ یہ دعا برائے دفع بلیات و قضائے حاجات نہایت مجرب ہے۔ اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے اور ہر روز بعد نماز پڑھنی اچھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَائِنَا فَاَھْلِکْھُمْ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُھِمَّاتِنَا فَاکْفِھَا یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵

دعائے داخلہ بہشت

وظائف جعفریہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

ہر جو شخص یہ دعا بعد نماز صبح کے پڑھے دن میں مر جائے تو داخل بہشت ہوگا۔ اور اگر نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اس رات کو مر جائے تو داخل جنت ہوگا۔ برائے مغفرت از گناہاں بہترین دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ مَلٰٓائِکَتَکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَحَمَلَۃَ عَرْشِکَ الْمُصْطَفَیْنَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃَ ابْنَ الْحَسَنِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِیْ وَاَوْلِیَآئِیْ عَلٰی ذٰلِکَ اَحْیٰی وَعَلَیْہِ اَمُوْتُ وَعَلَیْہِ اُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ :- کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دعا سجدۂ شکر میں پڑھنے کے لئے مروی ہے۔ لیکن امام حسنؑ عسکری کے اسم مبارک کے بعد یہ عبارت ہے۔ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ

بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ۔

ادعیہ حضرت حجّتؑ جو ایک جوان کو تعلیم فرمائیں

ابونعیم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے ۶ ذی الحجہ ۳۹۳ھ ہجری کو بزمانہ غیبت کبریٰ مسجد الحرام میں ایک جوان رعنا کو دیکھا۔ فرمایا کہ تم کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی وہ دعا نہیں پہنچی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ بِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاۤءُ وَالْاَرْضُ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَبِهٖ تَجْمَعُ بَیْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْمُجْتَمِعِ وَبِهٖ اَحْصَیْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَكَیْلَ الْبِحَارِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔ (ینابیع المودۃ)

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ یہ دعائے جناب امیرؑ ہے جو بعد فریضہ کے پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَدُعِیَتِ الدَّعَوَاتُ وَلَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَیْكَ التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ یَا خَیْرَ

مَنْ سُئِلَ وَخَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا صَادِقُ يَا بَارِئُ
يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَآءِ وَ
تَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
يَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

پھر تعلیم فرمایا جناب امیر المومنین علیؑ اس دعا کو سجدہ شکر میں تلاوت اور مداومت فرماتے تھے۔

يَا مَنْ لَا يَزِيْدُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اِلَّا كَرَمًا وَّ
جُوْدًا يَا مَنْ لَهٗ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا مَنْ لَهٗ فَضْلٌ عَظِيْمٌ لَا تَمْنَعُكَ اِسَآءَتِيْ مِنْ
اِحْسَانِكَ اِلَيَّ اَسْئَلُكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ وَاَنْتَ قَادِرٌ عَلَى الْعُقُوْبَةِ وَقَدْ
اَسْتَحِقُّهَا لَا حُجَّةَ لِيْ عِنْدَكَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

بِذُنُوبِی کُلِّهَا وَاَعْتَرِفُ بِهَا کَیْ تَعْفُوَ عَنِّی اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنِّی بَرِئْتُ اِلَیْکَ بِکُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ اِلَیْکَ وَکُلِّ خَطِیْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا وَکُلِّ سَیِّئَةٍ عَمِلْتُهَا یَا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ امام علی زین العابدین بن الحسین علیہم السلام حجر اسود کے پاس سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ یَسْئَلُکَ مَا لَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ سِوَاکَ

پھر اس جوان رعنا نے محمد بن قاسم العلوی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اپنی اس تمنا میں کہ جناب امام آخر الزمان علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو۔ تم بخیر و برکت فائز المرام ہوئے۔ یہ فرمایا اور تشریف لے گئے۔

دُعا بعد ہر فریضہ

زرارہ بن اعین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادقؑ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ قائم آلِ محمد کے لئے اس کے خروج و ظہور سے قبل غیبت ضروری ہے میں نے عرض کیا۔ کیوں؟ فرمایا کہ قتل کے خطرے سے۔ اگر وہ ظاہر

رہے تو اس کو طائفہ امت اسی طرح شہید کر دیں گے جس طرح دیگر آئمہ طاہرین کو شہید کر دیا۔ پھر فرمایا اے زرارہ امام منتظر یہی امام مہدی موعود ہے اور یہی وہ امام منتظر ہے جس کی ولادت میں لوگ شک کریں گے۔ بعض ان میں سے کہیں گے کہ وہ موجود ہے۔ مگر غائب ہے بعض کہیں گے کہ وہ پیدا نہیں ہوا۔ اس زمانہ آخر الزمان ہی میں پیدا ہوگا۔ بعض یہ کہیں گے کہ اپنے والد بزرگوار کی وفات سے صرف دو سال قبل پیدا ہوا ہے۔ اور سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اس کی غیبت سے خداوند عالم قلوب مومنین کا امتحان کرنا چاہتا ہے کہ کتنے ایمان بالغیب پر ثابت و قائم رہتے ہیں۔ تا ظہور دو ثلث پھر جائیں گے۔ (معاذ اللہ) کما سیجی) اس وقت باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ زرارہ نے عرض کیا اگر میں اس زمانہ تک زندہ رہوں تو اس زمانہ غیبت امام میں مجھے کیا عمل خاص کرنا چاہیئے۔ فرمایا اس وقت یہ دعا ہمیشہ پڑھنی لازم ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِيَّكَ. اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَبِيَّكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَبِيَّكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ. اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ ؛-

دُعائے ظہورِ مختصر

روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں امام زمانہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُؤَخِّرَ اَجَلِیْ وَلَا تَقْبِضَ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرٰی سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْقَائِمَ بِاَمْرِ اللّٰہِ صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِیْفَۃَ الرَّحْمٰنِ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ۔

تسبیح خاکِ شفا

بذریعہ توقیع مقدسہ جواب ارشاد فرمایا کہ تسبیح خاکِ شفا پر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے۔ اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا ثواب دیا جائے گا۔

خاکِ شفا پر سجدہ کے متعلق بذریعہ توقیع مقدسہ حکم ہوا کہ جائز ہے۔ اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

طریقہ سجدہ شکر تعلیم کردہ حضرت امام

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا (نقل از جامع عباسی) کہ جو شخص باوضو سجدہ شکر بجا لاوے حق تعالیٰ دس نماز کا ثواب اس کو عطا کرتا ہے اور دس گناہ کبیرہ اس کے بخشتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ خاک پر ماتھا ٹکائے اور اگر خاک کربلا ہو تو اور افضل ہے اور پہنچوں کو اور سینہ کو اور شکم کو زمین پر ٹھہرائے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ مَلَآئِكَتَكَ وَ اَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیِّیْ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ عَلَیْھِمْ اَئِمَّتِیْ بِھِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّءُ. بعد اس کے تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ بِدَمِ الْمَظْلُوْمِ. اس کے بعد تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ بِاِیْلَآئِكَ عَلٰی نَفْسِكَ لِاَوْلِیَآئِكَ لَتُظْفِرَنَّھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ ۔ بعد اس کے داہنا رخسار زمین پر رکھ کر پڑھے یَا کَھْفِیْ حِیْنَ تُعْیِیْنِیْ الْمَذَاھِبُ وَ تَضِیْقُ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یَا بَارِئَ خَلْقِیْ رَحْمَۃً بِیْ وَکَانَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِیًّا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اس کے بعد بایاں رخسار سجدہ گاہ پر رکھ کر کہے ۔ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ وَّیَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ وَعِزَّتِکَ بَلَغَ بِیْ مَجْھُوْدِیْ ۔ بعد اس کے تین مرتبہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا کَاشِفَ الْکُرَبِ الْعِظَامِ۔

اس کے بعد پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُکْرًا شُکْرًا کہے ۔ اس کے بعد اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے تو تین دفعہ داہنا ہاتھ سجدہ گاہ پر پھیر کر پیشانی پر اور داہنے اور بائیں رخسارہ پر ملے اور یہ پڑھے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسَّقَمِ وَالْعَدَمِ وَالصَّغَارِ

وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

ادعیہ واعمال برائے حفاظت ورد بلا

اب ہم ان ادعیہ نادرہ واعمال فاخرہ کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت ورد بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں اور ہر مومن کو اپنی جان مال عزت وآبرو کی حفاظت کے لیئے پڑھنا چاہیئے ضمناً ہم بعض ان دعاؤں کا بھی ذکر کریں گے جن میں امام عصر کے واسطہ سے دعا مانگی گئی ہے۔

دعائے سباسب

یہ دعا صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے جو دشمنوں کے دور کرنے اور سحر باطل کرنے کے لیئے نہایت مجرب وآزمودہ ہے۔ یہ دعا ایک عرصہ تک راز میں رکھی جاتی تھی۔ اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی تھی یہاں تک کہ جناب سلطان العلماء فرزند غفران مآب علیہ الرحمہ نے راجہ امیر حسن خاں صاحب والی ریاست محمود آباد (موجودہ راجہ صاحب کے جدامجد) کو تعلیم کی۔ رفتہ رفتہ یہ دعا عام ہو گئی۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ
وَمُوْسٰی فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
فَاَوْحَيْنَا اِلٰی مُوْسٰی اَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ ۝ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَمَكْرِ
كُلِّ مَاكِرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّ
لَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَاسْتِكْلَابِ
كُلِّ ذِيْ صَوْلَةٍ وَغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَشَمَاتَةِ كُلِّ
كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ نَقْلِبِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ
بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّيْ
بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَيْتُهُمْ
بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ
بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ

نَفْرِيقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَمْزِيقًا
بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَشَتَّتُّهُمْ تَشْتِيتًا بِمَنْعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ غَلَبْتُ مَنْ
نَاوَانِیْ بِجُنْدِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِیْ
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِیْ
بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَرَّتُ مَنْ اٰذَانِیْ بِاَخْذِ
اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰی عَلَیَّ بِجَلَادِ
اللّٰهِ الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنْعَةَ وَلَا عَوْنَ
وَلَا نَشْیَ وَلَا اَیْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ
هَزَمْتُ الْاَحْزَابَ بِسَطْوَةِ اللّٰهِ قَذَفْتُ
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَلَّطْتُ عَلٰی
اَفْئِدَتِهِمُ الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِیْقًا
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِیْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ
دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِیْرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ
اَسْمَاعَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ وَجَوَارِحَهُمْ وَ
اَرْكَانَهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ الْقَوِیِّ الشَّدِیْدِ وَشِدَّتِهٖ

وَدَفْعُنَهُمْ عَنَّا بِحَوْلِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقُوَّتِهٖ
وَهَزَمْتُهُمْ وَجُنُوْدَهُمْ وَاَبْطَالَهُمْ وَشُجْعَانَهُمْ
وَاَنْصَارَهُمْ وَاَعْوَانَهُمْ بِاَيْدِي اللّٰهِ الْمَتِيْنِ
وَنَصْرِ اللّٰهِ الْمُبِيْنِ مَهْزُوْمِيْنَ مَرْعُوْبِيْنَ
خَائِفِيْنَ خَائِبِيْنَ مَخْسُوْئِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَكْسُوْرِيْنَ مَاْسُوْرِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ مَلْهُوْرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ ادْفَعْهُمْ عَنَّا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَبَطْشِكَ
وَسَطْوَتِكَ مُفَرَّقِيْنَ مُمَزَّقِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ
مَكْهُوْرِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ مَدْحُوْرِيْنَ مَذْعُوْرِيْنَ
صَاغِرِيْنَ خَاسِرِيْنَ مَخْذُوْلِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَبْهُوْتِيْنَ مَشْمُوْتِيْنَ مُتَبَدِّلِيْنَ تَاءِهِيْنَ
فِيْ ذَهَابِهِمْ عَامِهِيْنَ فِيْ اِيَابِهِمْ حَائِرِيْنَ
فِيْ مَآبِهِمْ صَائِرِيْنَ فِيْ تَبَابِهِمْ مَشْغُوْلِيْنَ
بِاَجْسَادِهِمْ مَكْلُوْمِيْنَ بِرِقَابِهِمْ مَمْنُوْعِيْنَ
عَنْ سِهَامِهِمْ مَرْدُوْعِيْنَ عَنْ مَرَامِهِمْ
مَحْبُوْئِيْنَ فِيْ كَرَّتِهِمْ مَصْرُوْعِيْنَ عَنْ وِجْهَتِهِمْ
شَتَاتًا مِّنْ مُتَوَجِّهِهِمْ شَتَّاتًا عَنْ

مُجْتَمِعِهِمْ مَطْبُوعًا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَخْتُوْمًا
عَلٰى اَفْئِدَتِهِمْ مُغَشِيًّا عَلٰى اَبْصَارِهِمْ مَعْقُوْدًا
عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ مَرْبُوْطًا عَلٰى اَحْلَامِهِمْ وَاَفْهَامِهِمْ
مَشْدُوْدًا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ مَدْرُوْءٌ بِكَ
اَللّٰهُمَّ فِيْ نُحُوْرِهِمْ مُسْتَعَاذًا بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ مُسْتَغَاثًا بِكَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ
فَخُذْهُمْ اَخْذَكَ السَّرِيْعَ وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ
بَاْسَكَ الْفَجِيْعَ مَدْفُوْعِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ
مَذْرُوْعِيْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَسْحُوْرِيْنَ
فِيْ اَبْشَارِهِمْ مَكْبُوْبِيْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَ
مَنَاخِرِهِمْ مَخْنُوْقِيْنَ بِحَبَائِلِهِمْ وَ
اَوْتَارِهِمْ مُقَيَّدِيْنَ بِالسَّلَاسِلِ مُكَبَّلِيْنَ
بِالْاَغْلَالِ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ مَطْرُوْقِيْنَ
بِمَطَارِقِ الْبَلَايَا مَصْعُوْقِيْنَ بِصَوَاعِقِ
الْمَنَايَا مَقْطُوْعًا دَابِرُهُمْ مَفْجُوْعًا
غَابِرُهُمْ مَسْلُوْبًا سَالِبُهُمْ مَغْلُوْبًا
غَالِبُهُمْ يَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الشِّدَّةِ آيَةُ اَمْنٍ

يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَا اِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ اِنَّا كَفَيْنَاكَ
الْمُسْتَهْزِئِيْنَ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ
جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَصْبَحْتُ فِيْ حِمَى اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُسْتَبَاحُ وَفِيْ
ذِمَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُخْفَرُ وَفِيْ جِوَارِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يُمْنَعُ وَفِيْ عِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تُسْتَذَلُّ وَ
لَا تُقْهَرُ وَفِيْ حِزْبِهِ الَّذِيْ لَا يُهْزَمُ وَفِيْ
جُنْدِهِ الَّذِيْ لَا يُغْلَبُ وَفِيْ حَرِيْمِهِ الَّذِيْ
لَا يُسْتَبَاحُ بِاللّٰهِ اِفْتَتَحْتُ وَبِاللّٰهِ اسْتَنْجَحْتُ
وَتَعَزَّزْتُ وَتَعَوَّذْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ
اللّٰهِ تَقَوَّيْتُ عَلٰى اَعْدَائِيْ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَائِهٖ

ظَهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَقَهَرْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ
وَتَقْوِيْتُ وَاحْتَرَسْتُ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اَتٰى اَمْرُ
اللّٰهِ عَلَتْ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَلَاحَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَآءِ
اللّٰهِ الْفَاسِقِيْنَ وَجُنُوْدِ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّا اَذًى وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
وَالْمَسْكَنَةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ
تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ تَحَصَّنْتُ مِنْهُمْ بِاَحْصَنِ
الْحُصُوْنِ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا وَاٰوَيْتُ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
وَالْتَجَاْتُ اِلٰى كَهْفٍ مَّنِيْعٍ وَتَمَسَّكْتُ بِالْحَبْلِ

الْمَتِيْنِ وَتَدَرَّعْتُ بِدِرْعِ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةِ
وَتَدَرَّقْتُ بِدَرَقَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَتَعَوَّذْتُ بِعُوْذَتِهٖ وَتَخَتَّمْتُ
بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فَاَنَا حَيْثُمَا سَلَكْتُ اٰمِنٌ مُطْمَئِنٌّ وَعَدُوِّيْ
فِي الْاَهْوَالِ حَيْرَانُ قَدْ حُفَّ بِالْمَهَابَةِ وَاُلْبِسَ
بِالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَقُمِعَ بِالصِّفَادِ وَضَرَبْتُ
عَلٰى نَفْسِيْ سُرَادِقَ الْحِيَاطَةِ اُدْخِلْتُ عَلٰى
هَيَاكِلِ الْهَيْبَةِ وَتَتَوَّجْتُ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ
وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعِزِّ الَّذِيْ لَا يُفَلُّ وَخَفِيْتُ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَتَوَارَيْتُ عَنِ الظُّنُوْنِ وَ
اٰمَنْتُ عَلٰى رُوْحِيْ وَسَلِمْتُ عَنْ اَعْدَائِيْ فَهُمْ
لِيْ خَاضِعُوْنَ وَعَنِّيْ خَائِفُوْنَ مِنِّيْ نَافِرُوْنَ
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
قَصُرَتْ اَيْدِيْهِمْ عَنْ بُلُوْغِ مَا يُؤَمِّلُوْنَهٗ
فِيَّ وَصَمَّتْ اٰذَانُهُمْ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يُؤْذِيْنِيْ وَ
عَمِيَتْ اَبْصَارُهُمْ عَنِّيْ وَخَرِسَتْ اَلْسِنَتُهُمْ

عَنْ ذِكْرِيْ وَذَهَلَتْ عُقُوْلُهُمْ عَنْ مَّعْرِفَتِيْ
تَخَوَّفَتْ وَخَفَّتْ قُلُوْبُهُمْ مِنِّيْ وَارْتَعَدَتْ
فَرَائِصُهُمْ مِنْ مَّخَافَتِيْ وَانْفَلَّ حَدُّهُمْ
وَانْكَسَرَتْ شَوْكَتُهُمْ وَانْحَلَّ عَزْمُهُمْ وَتَشَتَّتَ
جَمْعُهُمْ وَافْتَرَقَتْ اُمُوْرُهُمْ وَاخْتَلَفَتْ
كَلِمَاتُهُمْ وَضَعُفَ جُنْدُهُمْ وَانْهَزَمَ جَيْشُهُمْ
فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ
الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ عَلَوْتُ عَلَيْهِمْ بِعُلُوِّ اللّٰهِ الَّذِيْ
كَانَ يَعْلُوْ بِهٖ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ الْحُرُوْبِ
وَمُنَكِّسُ الرَّايَاتِ وَمُفَرِّقُ الْاَقْرَانِ وَتَعَوَّذْتُ
مِنْهُمْ بِالْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى وَكَلِمَاتِهِ الْعُلْيَا وَ
ظَهَرْتُ عَلٰى اَعْدَائِيْ بِبَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّاَمْرٍ
عَتِيْدٍ وَاَذْلَلْتُهُمْ وَقَمَعْتُ رُؤُسَهُمْ وَوَطِئْتُ
رِقَابَهُمْ وَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لِيْ خَاضِعِيْنَ
قَدْ خَابَ مَنْ نَاوَانِيْ وَهَلَكَ مَنْ عَادَانِيْ
فَاَنَا الْمُؤَيَّدُ الْمَحْبُوْرُ الْمُظَفَّرُ الْمَنْصُوْرُ

وَقَدْ لَزِمَتْنِی كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاسْتَمْسَكْتُ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِیْنِ
فَلَنْ یَّضُرَّنِیْ بَغْیُ الْبَاغِیْنَ وَلَا كَیْدُ الْكَائِدِیْنَ
وَلَا حَسَدُ الْحَاسِدِیْنَ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَدَهْرَ
الدَّاهِرِیْنَ فَلَنْ یَّرَانِیْ اَحَدٌ وَلَنْ یَّجِدَ بِیْ
اَحَدٌ وَلَنْ یَّقْدِرَ عَلَیَّ اَحَدٌ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْ
رَبِّیْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ؕ یَا مُتَفَضِّلُ تَفَضَّلْ
عَلَیَّ بِالْاَمْنِ عَلٰی رُوْحِیْ وَالسَّلَامَةِ مِنْ اَعْدَائِیْ
وَحُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ بِالْمَلٰٓئِكَةِ الْغِلَاظِ
الشِّدَادِ وَاَیِّدْنِیْ بِالْجُنُوْدِ الْكَثِیْرَةِ وَ
الْاَرْوَاحِ الْمُطِیْعَةِ فَیَحْصَبُوْنَهُمْ بِالْحُجَّةِ
الْبَالِغَةِ وَیَقْذِفُوْنَهُمْ بِالْاَحْجَارِ الدَّامِغَةِ
وَیَضْرِبُوْنَهُمْ بِالسَّیْفِ الْقَاطِعِ وَیَرْمُوْنَهُمْ
بِالشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْحَرِیْقِ اللَّاهِبِ وَ
الشُّوَاظِ الْمُحْرِقِ وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ اِنِّیْ قَدْ فُتُّهُمْ وَزَجَرْ

وَدَحَرْتُهُمْ وَغَلَبْتُهُمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالٓمّٓ اٰرِيَاتِ وَالطَّوَاسِيْنِ
التَّنْزِيْلِ وَالْحَوَامِيْمِ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ
وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ
وَبِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
لَوَاقِعٌ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَ
عَلٰى اَعْقَابِهِمْ نَاكِصِيْنَ وَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جَاثِمِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا
مَكَرُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَمَكَرُوْا
وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اَللّٰهُ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥
جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَائِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى مُظِلٌّ عَلَيَّ يَا
مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَعْدَائِيْ فَلَنْ يَّصِلُوْا اِلَيَّ اَبَدًا
بِشَيْءٍ يَسُوْءُنِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ
سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
يَكْفِيْ مَا لَا يَكْفِيْ اَحَدٌ سِوَاهُ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ

وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ
وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَ
جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِيْ لَا تَهْتِكُهُ
الرِّيَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ الرِّمَاحُ وَ قِنْ رُوْحِيْ
بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِيْ مَنْ اَلْقَيْتَهٗ عَلَيْهِ اَصْبَحَ
مُعَظَّمًا فِيْ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ وَكَبِيْرًا فِيْ صُدُوْرِ
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَوَفِّقْ لِيْ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى
وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِيْ فِيْ جَمِيْعِ
مَا اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ
عَنِّيْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ
شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ
فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ
وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِيْ مِنْ

خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ
نِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا
فِيْ كَنَفِكَ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَوَطَنِيْ وَاَسْفَارِيْ
ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَالثَّنَاءُ عَلَيْكَ دِثَارِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَوْفِيْ اُصْبِحُ وَاُمْسِيْ مُسْتَجِيْرًا
بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ
عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِ رُوْحِيْ
بِخَيْرٍ مِّنْكَ وَاكْفِنِيْ مِنْ مَّؤُنَةِ اِنْسَانِ سَوْءٍ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَرِيْنِ سَوْءٍ وَسَاعَةِ سَوْءٍ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَجُهْدِ الْبَلَاءِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا
يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ
اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ

خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ○ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

ادعیہ و اعمال برائے حفاظت و ردِّ بلا

اب ہم اُن دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت و ردِ بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ یا ان سے امام زمانہ کا تعلق خاص ہے ان دعاؤں میں بعض وہ نادر الوجود دعائیں بھی ہیں جو خاص قلمی نسخوں سے لکھی گئی ہیں۔ عام کتب میں نہیں ملیں گی۔

دُعائے حفاظت یومیہ

یہ دُعا امام زمانہ نے مرزا محمد حسن شیرازی جو سرکار میرزا کے لقب سے مشہور تھے کو تعلیم کی تھی اور حکم دیا تھا کہ وہ ناصر الدین شاہ قاچار کو لکھیں کہ مومنین کو جمع کر کے اعلان کریں کہ یہ دُعا ——— برائے حفاظت از ہر بلا، کشائش رزق اور برآوردن حاجات بعد ہر نماز کے پڑھی جائے۔

اوّل آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا شَدِیْدَ الطَّمْسِ وَیَا خَالِقَ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ اَسْئَلُكَ

بِأَشْبَاهِ الْخَمْسِ أَنْ تَكْفِيَنَا شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ كَمَا كَفَيْتَنَا مِنْ شَرِّ الْأَمْسِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالتِّسْعَةِ الْمَعْصُومِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

دُعائے فَرَجْ (دیگر)

یہ دعا امام زمانؑ نے ایک مرد محبوس کو تعلیم فرمائی تھی جس کو پڑھنے کے بعد اس کو قید سے رہائی نصیب ہو گئی۔ ہر شخص مبتلا بہ پریشانی و مصیبت کو پڑھنا چاہیے۔ انشاء اللہ اس کی مصیبت برکت امام زمانہؑ سے رفع ہو گی وہ دعا یہ ہے۔ جزوی فرقؑ کے ساتھ باب ادعیہ قضائے حوائج میں بھی گذر چکی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِيْ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ وَضَاقَتِ الْأَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ أُولِي الْأَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا

كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَا مَوْلٰنَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

دُعائے ردِّ بلا

ردّ بلا کے لئے حسب ذیل دُعا کو ستّر مرتبہ پڑھے۔

يَا اَللهُ يَا مُحَمَّدُ يَا فَاطِمَةُ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِكْنِيْ وَلَا تُهْلِكْنِيْ ۔

دُعائے حصار

یہ دُعا برائے حفاظت خود و مقہوری اعدا ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کا خواستگار ہو کہ قضا اس سے ٹل جائے اور روزی اُس کی فراخ ہو۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور وہ خود لوگوں کی نظروں میں عزیز ہو۔ اور حاجتیں اس کی بر آئیں تو ہر روز تین مرتبہ اَلْحَمْدُ پڑھ کر اس حصار کو پڑھ لیا کرے۔ یہ دُعا رسالہ دعائے نور بموجب تصدیق مولانا المولوی سیّد محمد حسین قبلہ اعلی اللہ مقامہ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳۶ سے نقل کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِمَامِیْ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوْقَ رَاْسِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ عَنْ شِمَالِیْ وَاَبُوْذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادُ وَحُذَیْفَۃُ وَعَمَّارٌ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مِنْ وَّرَائِیْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ حَوْلِیْ وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَانُہٗ رَبِّیْ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُہٗ وَتَظَاہَرَتْ اٰلَاؤُہٗ مُحِیْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَحَفِیْظِیْ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُحِیْطٌ بَلْ ہُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّہُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا رَبِّ الْکَرِیْمِ

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ الْقَدِیْمُ یَا وَاحِدُ ۔

حرز امام زین العابدینؑ

سید ابن طاؤس رح نے اس حرز کو نقل کیا ہے۔ اس کو پڑھ بھی سکتے ہیں اور بازو پر بھی باندھ سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَسْمَعَ
السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ
یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ یَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا رَازِقَ
الْمَرْزُوْقِیْنَ یَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
اَغِثْنِیْ یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ
اَنْتَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ
الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ الْکِبْرِیَآءُ رِدَآءُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ
الزَّھْرَآءِ وَخَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَالْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی
وَالْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ بِکَرْبَلَآءَ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْبَاقِرِ وَ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ وَمُوْسَى ابْنِ
جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِيٍّ التَّقِيِّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَالْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ
الْإِمَامِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ
وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَانْصُرْ شِيْعَةَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِكْ اَعْدَاءَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ
بِفِعْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

دُعائے امان

(معروف بہ دعائے ظہور)

راوی کہتا ہے کہ خواب میں رسالت پناہ کو دیکھا کہ رنگ مبارک آپ کا زرد ہو گیا تھا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا واقعہ ہوا۔ فرمایا کہ آج کی رات تیرہ سو آدمیوں نے میری امت

کے انتقال کیا ہے فقط دو آدمی اُن میں سے باایمان تھے اور باقی
بے ایمان۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! کچھ ارشاد فرمائیے کہ آپ کی
گنہگار امت کو کیا کرنا چاہیئے جس میں باایمان دنیا سے جاوے۔
اُس وقت آں حضرت نے یہ دعا لکھی ہوئی مجھ کو عطا کی۔ اور ارشاد
فرمایا شہر میں جا اور ہر شخص کو دے اور یہ کہہ کہ اپنے شہروں اور قصبوں
میں جہاں جہاں میری امت کے لوگ ہیں اس دُعا کو پہنچا دے۔
اور اس میں کمی نہ کرے ورنہ میں اس شخص سے بیزار رہوں گا۔ اور
جو کوئی عمر میں ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے یا اپنے بازو پر باندھے
پس جب کہ وہ شخص دنیا سے جاوے باایمان ہو۔ راوی کہتا ہے کہ جب
میں بیدار ہوا تو یہ دعا میرے ہاتھ میں تھی۔

اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
عِنْدَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ مُفَارَقَةِ الرُّوْحِ
وَعِنْدَ مُعَايَنَةِ الْمَوْتِ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
عِنْدَ حَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَعِنْدَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ
اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ بِهَوْلِ الْقِيٰمَةِ وَشَدَائِدِهَا
اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ
الْمَبْثُوْثِ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَقُوْمُ
النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰهِيْ

الْاَمَانُ الْاَمَانُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ اِلٰهِيْ الْاَمَانُ
الْاَمَانُ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
صَوَابًا اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ
مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ
كُنْتُ تُرَابًا اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ
صَبْرًا جَمِيْلًا اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ يَوْمَ يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ
اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ
وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اِلٰهِيْ الْاَمَانُ الْاَمَانُ
يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يَا وَيْلَتٰى لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ الْاَمَانُ يَوْمَ
لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ
سَلِيْمٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَوْجُوْدُ فِىْ كُلِّ زَمَانٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْفُ
بِالْاِحْسَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ الْاَمَانُ
يَا دَآئِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا
هَادِىَ الْمُضِلِّيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
يَا غَفُوْرُ يَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا غَفَّارُ ۝

اعمال روز پنجشنبہ و شب جمعہ

شب جمعہ عبادت کے لئے بہترین شب ہے مفاتیح الجنان میں ہے یہ رات نورانی ہے اور اس کا روز (جمعہ) بہت روشن ہے لہٰذا اس میں بہت کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس رات کو صلوات بہت بھیجنا چاہیئے روایت میں ہے کہ کم از کم اس رات کو سو دفعہ صلوات بھیجنا چاہیئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شب جمعہ محمدؐ و آل محمدؐ پر

درود بھیجنا ہزار حسنہ کے برابر ہے اور ہزار سیئہ کو محو کرتا ہے اور ہزار درجہ اضافہ کا باعث ہے۔ نیز آپ سے بسند صحیح مروی ہے کہ جب عصر پنجشنبہ کا وقت ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے طلائی قلم چاندی کے صحیفے لے کر نازل ہوتے ہیں اور عصر پنجشنبہ سے لے کر غروب آفتاب بروز جمعہ تک سوائے صلوات بر محمد و آل محمد کے اور کچھ نہیں لکھتے ہیں۔ طریق صلوات کا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَ اَھْلِکْ عَدُوَّھُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ :-

نیز یہ صلوات بھی شب جمعہ کیلئے وارد ہوئی ہے دس دفعہ پڑھنا چاہیے

یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَّ اغْفِرْ لَنَا یَا ذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ۔

عمل رویت حضرت حجتؑ

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کربلائے معلیٰ میں مشرف ہو اور ۴۰ شب جمعہ زیر قبہ حضرت امام حسین علیہ السلام شب بیداری کرے اور مصروف عبادت ہو تو امام عصرؑ کی زیارت پر سعادت سے فائز المرام ہوتا ہے۔

علامہ حلّی کی خدمت امام عصرؑ میں باریابی

سرآمد علماء جعفریہ علامہ حلّی طاب ثراہ اپنی کتاب تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث میں دیکھا کہ جو شخص چالیس شب جمعہ تحت قبہ مولانا ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام احیاشب و عبادت و دعا کرے اس کو حضرت امام عصرؑ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ میں ہر شب جمعہ کو حلّہ سے کربلا آنے لگا۔ اور اس چلّہ میں مشغول ہوا۔ جب انتالیس شب جمعہ گذر گئیں اور چالیسویں شب جمعہ کے لئے حلّہ سے کربلا روانہ ہوا، خچر پر سوار تھا اس وقت میں اس شبہ میں گرفتار تھا کہ بہ کثرت احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ جو شخص غم حسینؑ میں روئے اگرچہ آنسو کا ایک قطرہ بھی اس کی آنکھ سے برآمد ہو تو اس رونے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]۔ یہ امر مجھ کو تعجب خیز معلوم ہوا۔ دوسری فکر مجھ کو یہ کہ آج چالیسواں روز ہے مگر ابھی تک امام زمانہ کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ میں اسی محویت میں چلا جا رہا تھا کہ نعلین میرے پیر سے گر گئی ناگاہ ایک صحرائی عرب نے میرے خچر کی لگام تھام لی۔ اور گری ہوئی نعلین اٹھا کر دیدی۔ اور پوچھا کہ کس فکر میں غوطہ زن ہو۔ اس کے سوالات سے مجبور ہو کر میں نے اپنے شکوک اُس سے بتائے۔ یہ سُنکر اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ اے شخص پہلے میں تم کو قطرہ اشک عزا کے متعلق جواب دیتا ہوں اب تم خیال کرو کہ مثلاً ایک سُلطان ہفت اقلیم شکارگاہ میں اپنے لشکر سے چھوٹ کر جنگل میں جا نکلا جہاں صرف ایک ضعیفہ ایک جھونپڑی میں رہتی

---

[1] امام حسین علیہ السلام پر گریہ و بُکا بے شک تمام گناہوں سے بخشش کا زبردست سہارا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ اُن گناہوں سے سچی توبہ کر لے۔ پھر ان کا اعادہ نہ کرے۔ کیونکہ سہارے کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ ہم کو حرام و حلال خدا کی کوئی پرواہ نہ رہے۔ ج، ن

تھی۔ بادشاہ نے اُس سے پیاس کی شکایت کی۔ اس بڑھیا نے جس کے پاس مال دنیا سے صرف ایک بکری تھی اس بکری کا دودھ بادشاہ کو پلا دیا۔ پھر بادشاہ کے بھوکے ہونے کی شکایت کرنے پر بکری کا کباب بنا کر کھلا دیا۔ بادشاہ واپس ہوا۔ اب اگر وہ بڑھیا بادشاہ کے دربار میں جائے اور بادشاہ اُس بڑھیا کو اپنی سلطنت دیدے تو بھی زیادہ نہ ہوا۔ کیونکہ بڑھیا نے اپنا سب کچھ بادشاہ کو دیدیا۔۔ یہی مثال امام حسینؑ اور مالک ارض وسما کی ہے۔ اگر وہ حسینؑ کو خدائی کا اختیار عطا فرمائے تو بڑی بات نہیں۔ قطرۂ اشک پر خیال نہ کرو بلکہ امام حسینؑ کی شہادت کی عظمت کی طرف غور کرو۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارا امام اس وقت تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سُنکر میں نے اپنے کو سواری سے گرا دیا۔ قدم چومے۔ حضرت غائب ہو گئے۔" نیز شب جمعہ زیارتِ جامعہ پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔

زیارتِ جامعہ کبیرہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ زیارتِ جامعہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بہترین زیارت ہے از روئے متن وسند وفصاحت کے اور تمام زیارتوں سے اکمل ہے۔ ان کے والد ملا تقی مجلسیؒ جب بھی عتبات مقدسہ میں مشرف ہوتے تھے اس زیارت کے علاوہ کوئی دوسری زیارت نہیں پڑھتے تھے

صاحبِ نجم الثاقب نے اس کے متعلق ایک حکایت نقل کی ہے جس سے اس کی اہمیت پہ روشنی پڑتی ہے۔

حکایت

سیّد احمد بن سیّد ہاشم موسوی رشتی تاجر بیان کرتے ہیں کہ ۱۲۸۰ھ میں میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے اپنے وطن مالوف رشت سے برآمد ہوا۔ اور وہاں سے چل کر شہر تبریز میں حاجی صفر علی تبریزی کے مکان پر فروکش ہوا۔ پھر وہاں سے حاجی جبار جلودار کی سرکردگی میں مکہ معظمہ کی طرف رہ سپر ہوا

اس وقت میرے ساتھ قافلہ میں منجملہ دیگر افراد قافلہ کے حاجی ملا باقر تبریزی وحاجی سید حسین تبریزی تاجر اور حاجی علی خدمت گار بھی تھے جب ہم لوگ، مقام اورزنۃ الروم اور طربوزن کی ایک درمیانی منزل میں پہنچے تو حاجی جبار جلودار میرے پاس آئے اور انہوں کہا کہ چونکہ آگے آنے والی منزل ذرا خطرناک ہے اس لئے اپنا سامان جلدی بار کرو تاکہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جاؤ۔ یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ میں بالعموم قافلہ سے فاصلہ پر چلا کرتا تھا۔ صبح ہونے میں ابھی ڈھائی یا تین گھنٹہ باقی تھے کہ ہم لوگوں نے ایک ساتھ کوچ کیا۔ ابھی ہم مشکل سے ایک فرسخ بھی اپنی منزل سے دور نہ گئے ہوں گے کہ یک بیک ہوا تاریک ہو گئی اور برف پڑنے لگی۔ قافلہ والوں نے اپنے سروں سے چادریں لپیٹ لیں اور تیزی سے چلنے لگے۔ میں نے بھی بہت کوشش کی کہ ان لوگوں کے ساتھ بھاگوں مگر مجھ سے ان لوگوں کے ساتھ دوڑنا ممکن نہ ہوا یہاں تک کہ قافلہ نکل گیا اور میں تن تنہا اکیلا رہ گیا۔ آخر تھک ہار کر گھوڑے سے پیادہ ہوا اور راستہ کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اس وقت میں نہایت پریشان تھا کیونکہ چھ سو تومان (ایرانی سکہ جو روپیہ کے برابر ہے) میرے پاس تھے بالآخر میں نے طے کیا کہ اسی جگہ صبح ہونے تک ٹھہرا رہوں۔ سورج نکلنے پر دوبارہ اسی منزل کی طرف مراجعت کروں جہاں سے قافلہ چلا تھا۔ اور پھر وہاں سے کسی راہبر کو لیکر اگلی منزل پر اپنے قافلہ سے جا ملوں۔ ابھی انہی تفکرات میں غوطہ زن تھا کہ میں نے پیش نظر ایک باغ دیکھا جہاں ہاتھ میں بیلچہ لئے ایک باغبان بھی تھا وہ اپنے بیلچہ سے بار بار درختوں کو جھٹکتا تھا تاکہ برف ان کے برگ و بار سے گر جائے۔ پھر وہ باغبان میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے دریافت کیا تم کون ہو؟ — میں نے کہا میں ایک مسافر ہوں قافلہ سے رہ گیا ہوں راستہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سخت حیران ہوں کہ کہاں جاؤں۔ باغبان نے زبان فارسی میں مجھ سے خطاب کیا۔

کہا کہ نافلہ پڑھو تاکہ راستہ مل جائے۔ یہ کلام سنکر میں نافلہ پڑھنے لگا۔ جب میں تہجد پڑھ چکا تو وہ پھر میرے پاس آیا اور پوچھا تم نہیں گئے بلکہ

میں نے کہا واللہ! میں راستہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا جامعہ پڑھو۔ سیّد رشتی کہتے ہیں کہ مجھ کو زیارت جامعہ اس وقت زبانی حفظ نہ تھی نہ اب زبانی حفظ ہے۔ یہ سُنکر میں کھڑا ہوا اور میں نے زیارت جامعہ پوری کی پوری زبانی پڑھی۔ جب زیارت ختم ہوگئی تو وہ شخص جس کو میں باغبان سمجھے ہوئے تھا پھر میرے سامنے آیا اور پوچھا "ابھی تک تم نہیں گئے یہاں موجود ہو!" اس وقت میں بے اختیارانہ رونے لگا اور میں نے کہا کہ ہاں میں ابھی تک یہیں ہوں راستہ نہیں جانتا۔ اُس شخص نے کہا کہ زیارت عاشورا پڑھو۔ میں زیارت عاشورا بھی حفظ نہ رکھتا تھا مگر اس کے کہنے کے بعد کھڑا ہوا۔ اور زیارت عاشورا بھی زبانی فر فر پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ لعن و سلام ختم کر کے میں نے دُعائے علقمہ ختم کی۔ اس کے بعد وہ شخص پھر آیا اور پوچھا "تم نہیں گئے؟" ہاں ابھی تک نہیں گئے۔ میں نے کہا میں ابھی نہیں جاؤں گا صبح کو چلا جاؤں گا۔

اس نے کہا میں تم کو ابھی تمہارے قافلہ سے ملائے دیتا ہوں۔ یہ کہکر وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک گدھے پر سوار واپس آیا اور اپنے بیلچہ کو اپنے کاندھے پر رکھ لیا۔ مجھ سے کہا کہ میرے پیچھے اس گدھے پر سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو گیا اور اپنی گھوڑے کی لجام میں نے ہاتھ میں تھام لی۔ مگر گھوڑے نے چلنے سے انکار کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے لجام میرے ہاتھ سے لے لی۔ تب گھوڑا بڑی آسانی سے چلنے لگا۔ اسی وقت اس نے اپنا ہاتھ میرے زانوں پر رکھ کر کہا کہ تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا نافلہ، نافلہ، نافلہ[۱]!

پھر فرمایا تم عاشورا کیوں نہیں پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا عاشورا! عاشورا! عاشورا! پھر فرمایا تم جامعہ کیوں نہیں پڑھتے؟ پھر فرمایا۔

---

[۱] نافلہ شب یعنی نماز تہجد اور زیارت عاشورا کا بیان اسی کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

جامعہ! جامعہ! ابھی ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ ایک مرتبہ اس نے پلٹ کر کہا وہ دیکھو تمہارے رفقائے سفر نہر کے کنارہ نماز صبح کے لئے وضو کر رہے ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو واقعی اپنے قافلہ کو موجود پایا۔ میں گدھے سے اترا اپنے گھوڑے پر چڑھنا چاہا مگر چڑھ نہ سکا یہ دیکھ کر اس شخص نے اپنا بیلچہ زمین میں گاڑا۔ اور مجھ کو گھوڑے پر سوار کر کے گھوڑے کا رخ قافلہ کی طرف موڑ دیا۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے جو اس آسانی سے مجھ سے فارسی میں کلام کرتا ہے حالانکہ یہ ترکستانی علاقہ ہے جہاں کوئی بھی فارسی نہیں جانتا۔ اور اس نے کیونکر مجھ کو اتنی جلدی میرے قافلہ سے ملحق کر دیا۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ اس شخص کو پلٹ کر جو دیکھا تو اس کا کوئی نشان نہ پایا۔

رویائے صادقہ ملا محمد تقی مجلسیؒ

دار السلام و روضۃ المتقین وغیرہ میں علامہ محمد تقی مجلسی رح سے منقول ہے کہ میں نے نجف اشرف میں خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں دیکھا کہ میں روضہ مبارکہ سامرا میں مشرف ہوں۔ امام علی نقیؑ و امام حسن عسکریؑ کی ضریحوں پر حریر سبز جنت کی پوشش پڑی ہے۔ اور امام العصر والزمان علیہ السلام قبر اقدس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ آپ کا روئے مبارک دروازہ کی جانب ہے۔ میری نگاہ جونہی حضرت پر پڑی میں نے زیارت جامعہ پڑھنا شروع کی۔ جب زیارت ختم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ خوب زیارت ہے۔ میں نے عرض کی مولا یہ زیارت آپ کے جدّ امجد علی نقیؑ کی ہے۔ (یعنی انہوں نے تعلیم کی ہے) فرمایا سچ ہے کیفیت اس زیارت کی اس طرح پر ہے کہ اگر عتبات مقدسہ میں مشرف ہو تو پہلے غسل کرے۔ پھر دروازہ حرم پر حاضر ہو کر پہلے کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ :۔

پھر اندر داخل ہو۔ جب ضریح اقدس پر نظر پڑے تو تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے سکینہ و وقار کیساتھ آگے بڑھو۔ پھر ٹھہر کر تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر قبر مطہر کے نزدیک اسی طرح سے جا کر کھڑے ہو۔ اور چالیس دفعہ کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ جب سو تکبیریں پوری ہو جائیں تو ذیل کی زیارت خضوع و خشوع سے پڑھو۔ اگر عتبات عالیہ میں مشرف نہ ہو تو قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ پورا عمل ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے بہتر ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ وہ زیارت یہ ہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلَآئِكَةِ وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَ مَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَ خُزَّانَ الْعِلْمِ وَ مُنْتَهَى الْحِلْمِ وَ اُصُوْلَ الْكَرَمِ وَ قَادَةَ الْاُمَمِ وَ اَوْلِيَآءَ النِّعَمِ وَ عَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَ دَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ وَ سَاسَةَ الْعِبَادِ وَ اَرْكَانَ الْبِلَادِ وَ اَبْوَابَ الْاِيْمَانِ وَ اُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَ سُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ وَ صَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَئِمَّةِ الْهُدٰی وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَ
اَعْلَامِ التُّقٰی وَذَوِی النُّهٰی وَاُولِی الْحِجٰی وَکَهْفِ الْوَرٰی
وَوَرَثَةِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰی وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰی
وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَ
مَسَاکِنِ بَرَکَةِ اللّٰهِ وَمَعَادِنِ حِکْمَةِ اللّٰهِ وَحَفَظَةِ سِرِّ
اللّٰهِ وَحَمَلَةِ کِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْصِیَاءِ نَبِیِّ اللّٰهِ وَذُرِّیَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ وَالْاَدِلَّاءِ عَلٰی مَرْضَاتِ اللّٰهِ
وَالْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَالتَّامِّیْنَ فِیْ مَحَبَّةِ
اللّٰهِ وَالْمُخْلِصِیْنَ فِیْ تَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَالْمُظْهِرِیْنَ لِاَمْرِ
اللّٰهِ وَنَهْیِهٖ وَعِبَادِهِ الْمُکْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَکَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَالْقَادَةِ
الْهُدَاةِ وَالسَّادَةِ الْوُلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ
وَاَهْلِ الذِّکْرِ وَاُولِی الْاَمْرِ وَبَقِیَّةِ اللّٰهِ وَخِیَرَتِهٖ
وَحِزْبِهٖ وَعَیْبَةِ عِلْمِهٖ وَحُجَّتِهٖ وَصِرَاطِهٖ وَنُوْرِهٖ

وَبُرْهَانِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ
وَشَهِدَتْ لَهُ مَلَائِكَتُهُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ
خَلْقِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَرَسُولُهُ الْمُرْتَضٰى
اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى
الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ الْمَعْصُومُونَ
الْمُكَرَّمُونَ الْمُقَرَّبُونَ الْمُتَّقُونَ الصَّادِقُونَ
الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُونَ بِاَمْرِهِ
الْعَامِلُونَ بِاِرَادَتِهِ الْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ
اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ وَاخْتَارَكُمْ
لِسِرِّهِ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ وَاَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ
وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُورِهِ وَاَيَّدَكُمْ
بِرُوحِهِ وَرَضِيَكُمْ خُلَفَاءَ فِي اَرْضِهِ وَحُجَجًا
عَلٰى بَرِيَّتِهِ وَاَنْصَارًا لِدِينِهِ وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ وَخَزَنَةً
لِعِلْمِهِ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِكْمَتِهِ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ

وَ اَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِهٖ وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهٖ وَاَعْلَامًا
لِعِبَادِهٖ وَمَنَارًا فِيْ بِلَادِهٖ وَاَدِلَّآءَ عَلٰى صِرَاطِهٖ
عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ وَاٰمَنَكُمْ مِّنَ
الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَاَذْهَبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهٗ
وَاَكْبَرْتُمْ شَاْنَهٗ وَمَجَّدْتُّمْ كَرَمَهٗ وَاَدَمْتُمْ ذِكْرَهٗ
وَوَكَّدْتُّمْ مِيْثَاقَهٗ وَاَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهٖ
وَنَصَحْتُمْ لَهٗ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَوْتُمْ
اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَبَذَلْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ فِيْ مَرْضَاتِهٖ وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ
فِيْ جَنْبِهٖ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ
وَاَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُّمْ
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهٗ وَ
بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهٗ وَاَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ وَنَشَرْتُمْ
شَرَائِعَ اَحْكَامِهٖ وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهٗ وَصِرْتُمْ
فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضَا وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ
وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ مَضٰى فَالرَّاغِبُ

عنكم مارق واللازم لكم لاحق والمقصر في حقكم
زاهق والحق معكم وفيكم ومنكم واليكم
وانتم اهله ومعدنه وميراث النبوة عندكم
واياب الخلق اليكم وحسابهم عليكم وفصل
الخطاب عندكم وآيات الله لديكم وعزائمه
فيكم ونوره وبرهانه عندكم وامره اليكم
من والاكم فقد والى الله ومن عاداكم فقد
عادى الله ومن احبكم فقد احب الله ومن
ابغضكم فقد ابغض الله ومن اعتصم بكم
فقد اعتصم بالله انتم الصراط الاقوم و
شهداء دار الفناء وشفعاء دار البقاء والرحمة
الموصلة والآية المخزونة والامانة المحفوظة
والباب المبتلى به الناس من اتاكم نجى و
من لم يأتكم هلك الى الله تدعون وعليه
تدلون وبه تؤمنون وله تسلمون وبامره
تعملون والى سبيله ترشدون وبقوله تحكمون
سعد من والاكم وهلك من عاداكم

خَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ
وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ وَ
سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ
بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوٰيهُ وَمَنْ خَالَفَكُمْ
فَالنَّارُ مَثْوٰيهُ وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَكُمْ
مُشْرِكٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ
الْجَحِيْمِ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيْمَا
مَضٰى وَجَارٍ لَكُمْ فِيْمَا بَقِيَ وَاَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُوْرَكُمْ
وَطِيْنَتَكُمْ وَاحِدَةٌ طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا
مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهٖ
مُحْدِقِيْنَ حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِيْ
بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ وَمَا خَصَّنَا بِهٖ مِنْ
وِلَايَتِكُمْ طِيْبًا لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا وَ
تَزْكِيَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ
بِفَضْلِكُمْ وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ فَبَلَغَ
اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَاَعْلٰى

مَنَازِلَ الْمُقَرَّبِينَ وَارْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ
حَيْثُ لَا يَلْحَقُهُ لَاحِقٌ وَلَا يَفُوقُهُ فَائِقٌ وَ
لَا يَسْبِقُهُ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِي إِدْرَاكِهِ طَامِعٌ
حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ
وَلَا صِدِّيقٌ وَلَا شَهِيدٌ وَلَا عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ
وَلَا دَنِيٌّ وَلَا فَاضِلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ وَلَا فَاجِرٌ
طَالِحٌ وَلَا جَبَّارٌ عَنِيدٌ وَلَا شَيْطَانٌ مَرِيدٌ وَ
لَا خَلْقٌ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيدٌ إِلَّا عَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ أَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَأْنِكُمْ
وَتَمَامَ نُورِكُمْ وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ
مَقَامِكُمْ وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ
وَكَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ وَخَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ وَقُرْبَ
مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَأَهْلِي وَمَالِي
وَأُسْرَتِي وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي مُؤْمِنٌ
بِكُمْ وَبِمَا آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَبِمَا
كَفَرْتُمْ بِهِ مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ وَبِضَلَالَةِ
مَنْ خَالَفَكُمْ مُوَالٍ لَكُمْ وَلِأَوْلِيَائِكُمْ مُبْغِضٌ

لِاَعْدَآئِكُمْ وَمُعَادٍ لَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ
مُبْطِلٌ لِمَا اَبْطَلْتُمْ مُطِيْعٌ لَكُمْ عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ
مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ مُحْتَجِبٌ
بِذِمَّتِكُمْ مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِاِيَابِكُمْ مُصَدِّقٌ
بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِكُمْ مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ
اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ مُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ
زَائِرٌ لَكُمْ عَائِذٌ بِقُبُوْرِكُمْ مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ بِكُمْ وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ وَمُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ
طَلِبَتِىْ وَحَوَائِجِىْ وَاِرَادَتِىْ فِىْ كُلِّ اَحْوَالِىْ وَاُمُوْرِىْ
مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَ
غَائِبِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَمُفَوِّضٌ فِىْ ذٰلِكَ
كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ وَمُسَلِّمٌ فِيْهِ مَعَكُمْ وَقَلْبِىْ لَكُمْ مُسَلِّمٌ
وَرَاْيِىْ لَكُمْ تَبَعٌ وَنُصْرَتِىْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يُحْيِىَ
اللّٰهُ تَعَالٰى دِيْنَهٗ بِكُمْ وَيَرُدَّكُمْ فِىْ اَيَّامِهٖ وَيُظْهِرَكُمْ
لِعَدْلِهٖ وَيُمَكِّنَكُمْ فِىْ اَرْضِهٖ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
غَيْرِكُمْ اٰمَنْتُ بِكُمْ وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ اَ

اَوَّلِکُمْ وَ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَعْدَآئِکُمْ
وَمِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَحِزْبِہِمُ
الظَّالِمِیْنَ لَکُمُ الْجَاحِدِیْنَ لِحَقِّکُمْ وَالْمَارِقِیْنَ مِنْ
وِلَایَتِکُمْ وَالْغَاصِبِیْنَ لِاِرْثِکُمُ الشَّاکِّیْنَ فِیْکُمُ
الْمُنْحَرِفِیْنَ عَنْکُمْ وَمِنْ کُلِّ وَلِیْجَۃٍ دُوْنَکُمْ وَکُلِّ
مُطَاعٍ سِوَاکُمْ وَمِنَ الْاَئِمَّۃِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ
فَثَبَّتَنِیَ اللّٰہُ اَبَدًا مَا حَیِیْتُ عَلٰی مُوَالَاتِکُمْ وَ
مَحَبَّتِکُمْ وَدِیْنِکُمْ وَوَفَّقَنِیْ لِطَاعَتِکُمْ وَرَزَقَنِیْ
شَفَاعَتَکُمْ وَجَعَلَنِیْ مِنْ خِیَارِ مَوَالِیْکُمُ التَّابِعِیْنَ
لِمَا دَعَوْتُمْ اِلَیْہِ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَقْتَصُّ اٰثَارَکُمْ وَ
یَسْلُکُ سَبِیْلَکُمْ وَیَہْتَدِیْ بِہُدَاکُمْ وَیُحْشَرُ
فِیْ زُمْرَتِکُمْ وَیَکِرُّ فِیْ رَجْعَتِکُمْ وَیُمَلَّکُ فِیْ دَوْلَتِکُمْ
وَیُشَرَّفُ فِیْ عَافِیَتِکُمْ وَیُمَکَّنُ فِیْ اَیَّامِکُمْ وَتَقَرُّ
عَیْنُہٗ غَدًا بِرُؤْیَتِکُمْ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ وَنَفْسِیْ وَاَہْلِیْ
وَمَالِیْ مَنْ اَرَادَ اللّٰہَ بَدَاَ بِکُمْ وَمَنْ وَحَّدَہٗ قَبِلَ
عَنْکُمْ وَمَنْ قَصَدَہٗ تَوَجَّہَ بِکُمْ مَوَالِیَّ لَا اُحْصِیْ
ثَنَآئَکُمْ وَلَا اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ کُنْہَکُمْ وَمِنَ

الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَ اَنْتُمْ نُوْرُ الْاَخْيَارِ وَ هُدَاةُ
الْاَبْرَارِ وَ حُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَ بِكُمْ يَخْتِمُ
وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ بِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ
تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَ بِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَ
يَكْشِفُ الضُّرَّ وَ عِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ وَ
هَبَطَتْ بِهٖ مَلَآئِكَتُهٗ وَ اِلٰى جَدِّكُمْ (ماسوائے حضرت علیؑ کے زیارت کرتا ہو

تو جدّکم کہے حضرت علیؑ کیلئے اخیکم کہے اگر سب کو شامل کرنا مطلوب ہو تو الیکم کہے)
بُعِثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ اٰتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ طَاْطَاَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِّشَرَفِكُمْ
وَ بَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِّطَاعَتِكُمْ وَ خَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِّفَضْلِكُمْ
وَ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَّكُمْ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ
وَ فَازَ الْفَائِزُوْنَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ
وَ عَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ
بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ وَ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ ذِكْرُكُمْ
فِي الذَّاكِرِيْنَ وَ اَسْمَاؤُكُمْ فِي الْاَسْمَآءِ وَ اَجْسَادُكُمْ
فِي الْاَجْسَادِ وَ اَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ وَ اَنْفُسُكُمْ
فِي النُّفُوْسِ وَ اٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ وَ قُبُوْرُكُمْ

فِي الْقُبُورِ فَمَا اَحْلٰى اَسْمَائَكُمْ وَاَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ
وَاَعْظَمَ شَاْنَكُمْ وَاَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَاَوْفٰى عَهْدَكُمْ وَ
اَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُوْرٌ وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ
وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ
الْاِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَاْنُكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ
وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَرَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ
وَحَزْمٌ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهٗ وَاَصْلَهٗ وَفَرْعَهٗ
وَمَعْدِنَهٗ وَمَاْوٰيهُ وَمُنْتَهَاهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ
كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ وَاُحْصِيْ جَمِيْلَ
بَلَائِكُمْ وَبِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ
عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ وَاَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا
جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَ
نَفْسِيْ بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيْنِنَا وَ
اَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ
الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَ
بِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ
الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيْعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

الْمَكَانُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيمُ
الشَّأْنُ الْكَبِيرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا
أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا
إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا يَا وَلِيَّ اللّٰهِ[1] إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبًا لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ
ائْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَكُنْتُمْ
شُفَعَائِي فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ
اللّٰهَ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَحَبَّكُمْ
فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي
فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ وَفِي زُمْرَةِ
الْمَرْحُومِينَ بِشَفَاعَتِهِمْ إِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

---

[1] اگر چہاردہ معصومین کو شامل کرنا ہو تو یا اولیاء اللہ کی لفظ کہے۔ جزائری ۱۲

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَ
كَثِيْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؕ

آخر شب جمعہ دعائے سباسب بھی پڑھنا مستحب ہے۔
(ص—— پر دیکھیں)

اعمالِ روزِ جمعہ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ روز جمعہ اس وجہ سے امام عصر عجل اللہ
فرجہ سے مخصوص ہے کہ اسی روز آپ کی ولادت ہوئی ہے اور
روز آپ کا ظہور بھی ہوگا۔ لہذا بروز جمعہ خاص طور سے اپنے امامؑ ز
کو یاد کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں چند اہم اعمال درج کیے جاتے ہیں

زیارت صاحب الزّمان مخصوص بروزِ جمعہ

یہ صاحب الزمان کا روز ہے اور اسی دن آپ ظہور فرمائیں گے لہذا آج کے روز یہ زیارت پڑھنا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِيْ
يَهْتَدِيْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَيُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُوْلٰيكَ وَ اُخْرٰيكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰى اَعْدَآئِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِيْ جُمْلَةِ اَوْلِيَآئِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِيْنَ بِسَيْفِكَ وَاَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَاَجِرْنِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ :-

عملِ رویت حضرت حجتؑ

بمفاتیح الجنان میں ہے کہ جو شخص بروزِ جمعہ نمازِ صبح و نمازِ ظہر یا نماز بعد اس طرح صلوات بھیجے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ. جب تک حضرت حجتؑ کی زیارت سے مشرف نہ ہو اس کو موت نہ آئے گی۔

دُعائے نُدبہ

بروزِ جمعہ دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ یہ دعا بہت عالی المضامین ہے اور امام عصر عجل اللہ فرجہ سے اظہار عقیدت اور ان کی غیبت پر اظہار افسوس و حسرت پر مشتمل ہے۔ اس دعا کو اعیاد (عید فطر، وعید الاضحےٰ وعید غدیر و جمعہ) میں پڑھنا چاہیئے۔ اور وہ دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَاۤئُكَ فِيْ اَوْلِيَاۤئِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ

جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ الَّذِي
لَا زَوَالَ لَهُ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ
الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ
وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ وَ
عَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ
وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَ
اَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَآئِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ
وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيعَةَ
اِلَيْكَ وَالْوَسِيلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهُ
جَنَّتَكَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجْتَهُ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ
فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ
بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا
وَسَئَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِينَ فَاَجَبْتَهُ
وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ
تَكْلِيمًا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِدْءًا وَوَزِيرًا
وَبَعْضٌ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَاٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ
وَاَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ

شَرِيْعَةً وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ لَهُ اَوْصِيَاۤءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ اِلٰى مُدَّةٍ اِقَامَةً لِدِيْنِكَ وَحُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ وَلِئَلَّا يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهٖ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَلَا يَقُوْلَ اَحَدٌ لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا مُنْذِرًا وَاَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ اٰيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى اِلٰى اَنِ انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلٰى حَبِيْبِكَ وَنَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهٗ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهٗ وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهٗ وَاَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهٗ وَاَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهٗ قَدَّمْتَهٗ عَلٰى اَنْبِيَاۤئِكَ وَبَعَثْتَهٗ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ وَاَوْطَاْتَهٗ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى سَمَاۤئِكَ وَاَوْدَعْتَهٗ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلَى انْقِضَاۤءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهٗ بِالرُّعْبِ وَحَفَفْتَهٗ بِجَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَاۤئِيْلَ وَالْمُسَوِّمِيْنَ مِنْ مَلَاۤئِكَتِكَ وَوَعَدْتَهٗ اَنْ

تُظْهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ اَهْلِهِ
وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَقُلْتَ
اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فِي كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى وَقُلْتَ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ
لَكُمْ وَقُلْتَ مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ
شَاءَ اَنْ يَتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ
اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ
اَيَّامُهُ اَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا هَادِيًا اِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَأُ اَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ

مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ
خَذَلَهُ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِيَّهُ فَعَلِيٌّ اَمِيْرُهُ
وَقَالَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَسَائِرُ
النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَاَحَلَّهُ مَحَلَّ هَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى
اِلَّا اَنَّهُ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ
نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَاَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهٖ مَا حَلَّ
لَهُ وَسَدَّ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَهُ ثُمَّ اَوْدَعَهُ عِلْمَهُ
وَحِكْمَتَهُ فَقَالَ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا
فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا
ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ لَحْمُكَ
مِنْ لَحْمِيْ وَدَمُكَ مِنْ دَمِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ
وَحَرْبُكَ حَرْبِيْ وَالْاِيْمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ
كَمَا خَالَطَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَاَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ
خَلِيْفَتِيْ وَاَنْتَ تَقْضِيْ دَيْنِيْ وَتُنْجِزُ عِدَاتِيْ
وَشِيْعَتُكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُّبْيَضَّةً وُّجُوْهُهُمْ
حَوْلِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيْرَانِيْ وَلَوْلَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ

لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِیْ وَكَانَ بَعْدَهٗ
هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَنُوْرًا مِنَ الْعَمٰى وَحَبْلَ
اللّٰهِ الْمَتِيْنَ وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ لَا يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ
فِیْ رَحِمٍ وَلَا بِسَابِقَةٍ فِیْ دِيْنٍ وَلَا يُلْحَقُ فِیْ مَنْقَبَةٍ
مِنْ مَنَاقِبِهٖ يَحْذُوْ حَذْوَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّاْوِيْلِ وَلَا تَاْخُذُهٗ
فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنَادِيْدَ
الْعَرَبِ وَقَتَلَ اَبْطَالَهُمْ وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ فَاَوْدَعَ
قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً
وَغَيْرَهُنَّ فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ وَاَكَبَّتْ
عَلٰى مُنَابَذَتِهٖ حَتّٰى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ
وَالْمَارِقِيْنَ وَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَقَتَلَهٗ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ
يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِی الْهَادِيْنَ بَعْدَ
الْهَادِيْنَ وَالْاُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ
عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ وَاِقْصَاۤءِ وُلْدِهٖ اِلَّا الْقَلِيْلَ
مِمَّنْ وَفٰى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ فَقُتِلَ مَنْ

قُتِلَ وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَاُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ
وَجَرَى الْقَضَاءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجَى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ
اِذْ كَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ
عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَسُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ
كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَّلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَعَلَى الْاَطَائِبِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا فَلْيَبْكِ
الْبَاكُوْنَ وَاِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ وَلِمِثْلِهِمْ
فَلْتُذْرَفِ الدُّمُوْعُ وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ
وَيَضِجَّ الضَّاجُّوْنَ وَيَعِجَّ الْعَاجُّوْنَ اَيْنَ الْحَسَنُ
اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ
صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ اَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ
السَّبِيْلِ اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوْسُ
الطَّالِعَةُ اَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيْرَةُ اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ
اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ اَيْنَ بَقِيَّةُ
اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تَخْلُوْ مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ اَيْنَ الْمُعَدُّ
لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ

اَلْاَمْتِ وَالْعِوَجِ اَيْنَ الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ
اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ اَيْنَ
الْمُتَخَيَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ
لِاِحْيَآءِ الْكِتَابِ وَحُدُوْدِهٖ اَيْنَ مُحْيِيْ مَعَالِمِ
الدِّيْنِ وَاَهْلِهٖ اَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ
اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَيْنَ مُبِيْدُ
اَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ اَيْنَ
حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ اَيْنَ طَامِسُ اٰثَارِ
الزَّيْغِ وَالْاَهْوَآءِ اَيْنَ قَاطِعُ حَبَائِلِ الْكِذْبِ
وَالْاِفْتِرَآءِ اَيْنَ مُبِيْدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ اَيْنَ
مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيْلِ وَالْاِلْحَادِ
اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَآءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَآءِ اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ
عَلَى التَّقْوٰى اَيْنَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِيْ مِنْهُ يُؤْتٰى
اَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَآءُ اَيْنَ
السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَيْنَ
صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى اَيْنَ
مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا اَيْنَ الطَّالِبُ

بِذُحُولِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ أَيْنَ الطَّالِبُ
بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَاءَ أَيْنَ الْمَنْصُورُ
عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى أَيْنَ الْمُضْطَرُّ
الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعٰى أَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ ذُو الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ
الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرَّاءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ
الْكُبْرٰى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقَاءُ
وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَابْنَ النُّجَبَاءِ
الْأَكْرَمِينَ يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ يَابْنَ
الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِينَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَبِينَ
يَابْنَ الْأَطَائِبِ الْمُطَهَّرِينَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ
الْمُنْتَجَبِينَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْأَكْرَمِينَ يَابْنَ الْبُدُورِ
الْمُنِيرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ
الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْأَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ
الْوَاضِحَةِ يَابْنَ الْأَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَابْنَ الْعُلُومِ
الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ
الْمَأْثُورَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَابْنَ

الدَّلائِلِ المَشْهُودَةِ یَابْنَ الصِّرَاطِ المُسْتَقِیْمِ
یَابْنَ النَّبَاِ العَظِیْمِ یَابْنَ مَنْ هُوَ فِیْ اُمِّ الکِتَابِ
لَدَی اللّٰهِ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ یَابْنَ الاٰیَاتِ وَالبَیِّنَاتِ
یَابْنَ الدَّلائِلِ الظَّاهِرَاتِ یَابْنَ البَرَاهِیْنِ
الوَاضِحَاتِ البَاهِرَاتِ یَابْنَ الحُجَجِ البَالِغَاتِ
یَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ یَابْنَ طٰهٰ وَالمُحْکَمَاتِ
یَابْنَ یٰسٓ وَالذَّارِیَاتِ یَابْنَ الطُّوْرِ وَالعَادِیَاتِ
یَابْنَ مَنْ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ
اَدْنٰی دُنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ العَلِیِّ الاَعْلٰی لَیْتَ
شِعْرِیْ اَیْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰی بَلْ اَیُّ اَرْضٍ
تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰی اَبِرَضْوٰی اَوْ غَیْرِهَا اَمْ ذِیْ طُوٰی
عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اَرَی الخَلْقَ وَلَا تُرٰی وَلَا اَسْمَعُ لَكَ
حَسِیْسًا وَلَا نَجْوٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ تُحِیْطَ بِكَ
دُوْنِیَ البَلْوٰی وَلَا یَنَالُكَ مِنِّیْ ضَجِیْجٌ وَلَا شَکْوٰی
بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ مُغَیَّبٍ لَمْ یَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِیْ
اَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِیْ اَنْتَ اُمْنِیَّةُ
شَائِقٍ یَتَمَنّٰی مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَکَرَا فَحَنَّا

بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ عَقِيدِ عِزٍّ لَا يُسَامَى بِنَفْسِي
أَنْتَ مِنْ أَثِيلِ مَجْدٍ لَا يُجَارَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ
تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَصِيفِ
شَرَفٍ لَا يُسَاوَى إِلَى مَتَى أَحَارُ فِيكَ يَا مَوْلَايَ
وَإِلَى مَتَى وَأَيَّ خِطَابٍ أَصِفُ فِيكَ وَأَيَّ نَجْوَى
عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أُجَابَ دُونَكَ وَأُنَاغَى عَزِيزٌ عَلَيَّ
أَنْ أَبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ الْوَرَى عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ يَجْرِيَ
عَلَيْكَ دُونَهُمْ مَا جَرَى هَلْ مِنْ مُعِينٍ
فَأُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَالْبُكَاءَ هَلْ مِنْ جَزُوعٍ
فَأُسَاعِدَ جَزَعَهُ إِذَا خَلَا هَلْ قَذِيَتْ عَيْنٌ
فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِي عَلَى الْقَذَى هَلْ إِلَيْكَ
يَابْنَ أَحْمَدَ سَبِيلٌ فَتُلْقَى هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنَا
مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظَى مَتَى نَرِدُ مَنَاهِلَكَ
الرَّوِيَّةَ فَنَرْوَى مَتَى نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ
فَقَدْ طَالَ الصَّدَى مَتَى نُغَادِيكَ وَنُرَاوِحُكَ
فَنُقِرَّ عَيْنًا مَتَى تَرَانَا وَنَرَاكَ وَقَدْ نَشَرْتَ
لِوَاءَ النَّصْرِ تُرَى أَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَأَنْتَ تَأُمُّ الْمَلَأَ

وَقَدْ مَلَأْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَآئَكَ
هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ
وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ
الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ
فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى
وَاَرِهٖ سَيِّدَهٗ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَاَزِلْ عَنْهُ بِهِ
الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيْلَهٗ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ
عَبِيْدُكَ التَّائِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَ
بِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا وَاَقَمْتَهٗ لَنَا
قِوَامًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَّا اِمَامًا
فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَزِدْنَا بِذٰلِكَ
يَا رَبِّ اِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ لَنَا مُسْتَقَرًّا
وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ اِيَّاهُ اَمَامَنَا
حَتّٰى تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَآءِ مِنْ

خُلَصَائِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَرَسُوْلِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ
وَعَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ
الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ
مِنْ اٰبَائِهِ الْبَرَرَةِ وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ
وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ
اَصْفِيَآئِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا
وَلَا نَفَادَ لِاَمَدِهَا اَللّٰهُمَّ وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ
بِهِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَاَذْلِلْ بِهٖ اَعْدَآئَكَ
وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وُصْلَةً تُؤَدِّيْ اِلٰى
مُرَافَقَةِ سَلَفِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّاْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ
وَيَمْكُثُ فِيْ ظِلِّهِمْ وَاَعِنَّا عَلٰى تَاْدِيَةِ حُقُوْقِهٖ
اِلَيْهِ وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهٖ
وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَاْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ
وَدُعَآئَهٗ وَخَيْرَهٗ مَا نَنَالُ بِهٖ سَعَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ
وَفَوْزًا عِنْدَكَ وَاجْعَلْ صَلٰوتَنَا بِهٖ مَقْبُوْلَةً

ذُنُوبُنَا بِهِ مَغْفُورَةً وَدُعَائُنَا بِهِ مُسْتَجَابًا وَاجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوطَةً وَهُمُومَنَا بِهِ مَكْفِيَّةً وَحَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً وَأَقْبِلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُودِكَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَأْسِهِ وَبِيَدِهِ رَيًّا رَوِيًّا هَنِيئًا سَائِغًا لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

صاحبِ مفاتیح فرماتے ہیں۔ کہ روز جمعہ کو عید اس واسطہ قرار دیا گیا ہے کہ اس روز خدا وند عالم امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی برکت سے زمین کو شرک و کفر کی نجاست اور گناہوں کی پلیدگی سے پاک و صاف فرمائے گا۔ اور اس روز سرکشوں ملحدوں منافقوں کو ہلاک کریگا اور کلمۂ حق کے اظہار، دین کی سرفرازی، شریعت مطہرہ کے نفاذ سے اپنے مخصوص اہل ایمان کے دل آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا۔ اور وہ روز فی الحقیقت اس آیت کا مصداق نظر آئے گا۔
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔ لہٰذا استزاد ار ہے کہ اس روز صلوات کبیرہ اور دعائے امام رضا علیہ السلام کو پڑھیں۔ جو آپ نے برائے سلامتی صاحب العصرؑ اپنے ایک صحابی کو تعلیم فرمائی ہے۔ (یہ دعا ۹۰

پر گزر چکی ہے) شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ نے یہ صلوات بوجہ طوالت ہونے کے مفاتیح میں درج نہیں کی۔ مگر ہم اس صلوات کو بھی درج کرتے ہیں تاکہ مومنین پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس صلوات میں امامؑ زمانہ کا خاص طور سے ذکر ہے۔

صلوات کبیرہ

زاد المعاد میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ شیخ طوسیؒ سے بسند معتبر یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھ کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء طاہرین کے لئے مکمل صلوات لکھوا دیں۔ اس وقت حضرت نے یہ صلوات تعلیم کی جو میں نے کاغذ درج کر لی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَدَعَا اِلٰى دِيْنِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيْدِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوْبَ وَ

رَحِمْتَ بِہِ الْکُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا دَفَعْتَ بِہِ الشَّقَآءَ وَکَشَفْتَ بِہِ الْغَمَّآءَ وَاَجَبْتَ
بِہِ الدُّعَآءَ وَنَجَّیْتَ بِہٖ مِنَ الْبَلَآءِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ بِہِ الْعِبَادَ وَاَحْیَیْتَ بِہِ
الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِہِ الْجَبَابِرَۃَ وَاَھْلَکْتَ بِہِ الْفَرَاعِنَۃَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَضْعَفْتَ بِہِ الْاَمْوَالَ وَ
اَحْرَزْتَ بِہٖ مِنَ الْاَھْوَالِ وَکَسَرْتَ بِہِ
الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِہِ الْاَنَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَعَثْتَہٗ بِخَیْرِ الْاَدْیَانِ وَاَعْزَزْتَ
بِہِ الْاِیْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِہِ الْاَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِہِ
الْبَیْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ
بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْاَخْیَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
اَخِیْ نَبِیِّکَ وَوَلِیِّہٖ وَوَصِیِّہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَمُسْتَوْدَعِ
عِلْمِہٖ وَمَوْضِعِ سِرِّہٖ وَبَابِ حِکْمَتِہٖ وَالنَّاطِقِ
بِحُجَّتِہٖ وَالدَّاعِیْ اِلٰی شَرِیْعَتِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ فِیْ
اُمَّتِہٖ وَمُفَرِّجِ الْکُرَبِ عَنْ وَجْھِہٖ وَقَاصِمِ

الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ وَالَّذِي جَعَلْتَهُ بِن
نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ
مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ
مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ
مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَاۤءِ اَنْبِيَاۤئِكَ يَا
رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ فَاطِمَةَ
الزَّكِيَّةِ حَبِيْبَةِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّاۤئِكَ
وَاَصْفِيَاۤئِكَ الَّتِي انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَ
اخْتَرْتَهَا عَلٰى نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ
لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ
الثَّاۤئِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا
اُمَّ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَحَلِيْلَةَ صَاحِبِ اللِّوَاۤءِ
وَالْكَرِيْمَةَ عِنْدَ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى فَصَلِّ عَلَيْهَا وَ
عَلٰى اُمِّهَا صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا وَجْهَ اَبِيْهَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقِرُّ بِهَا اَعْيُنَ ذُرِّيَّتِهَا
وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ

وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
عَبْدَيْكَ وَوَلِيَّيْكَ وَابْنَيْ رَسُوْلِكَ وَسِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَوَصِيِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ
شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِيُّ الْهَادِيُّ
الْمَهْدِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ
عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ
قَتِيْلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِيْحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ
مُوْقِنًا اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ قُتِلْتَ
مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ

اللّٰهَ تَعَالَى الطَّالِبُ بِثَارِكَ وَمُنْجِزُ مَا وَعَدَكَ
مِنَ النَّصْرِ وَالتَّأْيِيْدِ فِيْ هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَاِظْهَارِ
دَعْوَتِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ
مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً خَذَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
اُمَّةً اَلَّبَتْ عَلَيْكَ وَاَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِمَّنْ
اَكْذَبَ وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّكَ وَاسْتَحَلَّ دَمَكَ بِاَبِيْ
وَاُمِّيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
خَاذِلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ دَاعِيَتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ
وَلَمْ يَنْصُرْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَا نِسَآئَكَ وَ
اَنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ بَرِیْءٌ وَمِمَّنْ وَالَاهُمْ وَمَالَاهُمْ
وَاَعَانَهُمْ عَلَيْهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَبَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ
الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ
وَبِمَنْزِلَتِكُمْ مُوْقِنٌ وَلَكُمْ تَابِعٌ بِذَاتِ نَفْسِيْ
وَشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَمُنْقَلَبِيْ

فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ الَّذِی اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِكَ
وَجَعَلْتَ مِنْہُ اَئِمَّۃَ الْھُدٰی الَّذِیْنَ یَھْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اِخْتَرْتَہٗ لِنَفْسِكَ وَطَھَّرْتَہٗ
مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَہٗ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا
مَھْدِیًّا اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ وَذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ حَتّٰی
تَبْلُغَ بِہٖ مَا تَقِرُّ بِہٖ عَیْنُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اِنَّكَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمَامِ الْھُدٰی وَقَائِدِ
اَھْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰھُمَّ
وَكَمَا جَعَلْتَہٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِبِلَادِكَ
وَمُسْتَوْدَعًا لِحِكْمَتِكَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْیِكَ وَ
اَمَرْتَ بِطَاعَتِہٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَعْصِیَتِہٖ
فَصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ وَاَصْفِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ
وَاُمَنَائِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِی
اِلَیْکَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ اَللّٰهُمَّ وَکَمَا جَعَلْتَهٗ
مَعْدِنَ کَلَامِکَ وَوَحْیِکَ وَخَازِنَ عِلْمِکَ وَ
لِسَانَ تَوْحِیْدِکَ وَوَلِیَّ اَمْرِکَ وَمُسْتَحْفِظَ
دِیْنِکَ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِّنْ اَصْفِیَآئِکَ وَحُجَجِکَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْاَمِیْنِ الْمُؤْتَمَنِ مُوْسَی ابْنِ
جَعْفَرِ الْبَرِّ الْوَفِیِّ الطَّاهِرِ الزَّکِیِّ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ
الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَی الْاَذٰی فِیْکَ اَللّٰهُمَّ
وَکَمَا بَلَّغَ عَنْ اٰبَآئِهٖ مَا اسْتُوْدِعَ مِنْ اَمْرِکَ وَنَهْیِکَ
وَحَمَلَ عَلَی الْمَحَجَّةِ وَکَابَدَ اَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ
فِیْمَا کَانَ یَلْقٰی مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهٖ رَبِّ فَصَلِّ
عَلَیْهِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِمَّنْ اَطَاعَکَ وَنَصَحَ لِعِبَادِکَ اِنَّکَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ مُوْسَی الَّذِی
ارْتَضَیْتَهٗ وَرَضِیْتَ بِهٖ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِکَ
اَللّٰهُمَّ وَکَمَا جَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِکَ وَقَآئِمًا

بِاَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِيْنِكَ وَشَاهِدًا عَلٰى
عِبَادِكَ لِمَا نَصَحَ لَهُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ
وَدَعٰى اِلٰى سَبِيْلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى عَلَمِ التُّقٰى وَنُوْرِ الْهُدٰى
وَمَعْدِنِ الْوَفَاءِ فَرْعِ الْاَزْكِيَاءِ وَخَلِيْفَةِ
الْاَوْصِيَاءِ وَاَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ
كَمَا هَدَيْتَ بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ
بِهٖ مِنَ الْحَيْرَةِ وَاَرْشَدْتَ بِهٖ مَنِ
اهْتَدٰى وَزَكَّيْتَ بِهٖ مَنْ تَزَكّٰى فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ
مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَبَقِيَّةِ
اَصْفِيَائِكَ اِنَّكَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِيِّ الْاَوْصِيَاءِ وَاِمَامِ
الْاَتْقِيَاءِ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ وَالْحُجَّةِ عَلَى
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهٗ نُوْرًا

يَسْتَضِيءُ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِيلِ
مِنْ ثَوَابِكَ وَأَنْذَرَ بِالْأَلِيمِ مِنْ عِقَابِكَ
وَحَذَّرَ بَأْسَكَ وَذَكَّرَكَ بِآيَاتِكَ وَأَحَلَّ
حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَبَيَّنَ شَرَائِعَكَ
وَفَرَائِضَكَ وَحَضَّ عَلَى عِبَادَتِكَ وَأَمَرَ
بِطَاعَتِكَ وَنَهَى عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ
أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ
وَذُرِّيَّةِ أَنْبِيَائِكَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَرِّ التَّقِيِّ الصَّادِقِ
الْوَفِيِّ النُّورِ الْمُضِيءِ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ
بِتَوْحِيدِكَ وَوَلِيِّ أَمْرِكَ وَخَلَفِ أَئِمَّةِ
الدِّينِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِينَ وَالْحُجَّةِ عَلَى
أَهْلِ الدُّنْيَا فَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَبِّ أَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَحُجَجِكَ
وَأَوْلَادِ رُسُلِكَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ
وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

طَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ
لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَاَوْلِيَآئَهٗ وَشِيْعَتَهٗ
وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ
مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَ
عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ
بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكَفَرَةِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ
اَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ
مَا يَأْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ
اٰمِيْنَ

دُعا درغیبت امامِ زمانؑ

سیدابن طاؤس نے جمال اسبوع میں صلوات مذکورہ کے بعد اعمال عصر میں اس دُعا کو ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے درج کیا ہے اگر تم کو اس کے بجا لانے میں معذور ہو تو اس دعا کو ترک کرنے سے حذر کرنا۔ کیونکہ اس دُعا کی اہمیت کو ہم نے فضلِ الٰہی سے جانا ہے لہذا اس پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یہ دعا حضرت حجتؑ کے نائب اوّل نے ابوعلی بن ہمام کو تعلیم دی اور زمان غیبت میں اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ لِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى وَالَيْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسٰى
وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ
الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِي عَلٰى
دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِي
لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَعَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ
وَثَبِّتْنِي عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ
عَنْ خَلْقِكَ وَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَأَمْرَكَ
يَنْتَظِرُ وَأَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ بِالْوَقْتِ الَّذِي
فِيهِ صَلَاحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْإِذْنِ لَهُ بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ
وَكَشْفِ سِتْرِهِ فَصَبِّرْنِي عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى
لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ
وَلَا كَشْفَ مَا سَتَرْتَ وَلَا الْبَحْثَ عَمَّا كَتَمْتَ
وَلَا أُنَازِعَكَ فِي تَدْبِيرِكَ وَلَا أَقُولَ لِمَ وَكَيْفَ
وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ
الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَأُفَوِّضُ أُمُورِي كُلَّهَا إِلَيْكَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا

نَافِذَ الْاَمْرِ مَعَ عِلْمِیْ بِاَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ
وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِیَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ فَافْعَلْ
ذٰلِكَ بِیْ وَبِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی
وَلِیِّ اَمْرِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ
الدَّلَالَةِ هَادِیًا مِنَ الضَّلَالَةِ شَافِیًا مِنَ
الْجَهَالَةِ اَبْرِزْ یَا رَبِّ مُشَاهَدَتَهٗ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ
وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَرُّ عَیْنُهٗ بِرُؤْیَتِهٖ وَاَقِمْنَا
بِخِدْمَتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَذَرَاْتَ
وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ
یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ
مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَاحْفَظْ فِیْهِ رَسُوْلَكَ وَوَصِیَّ
رَسُوْلِكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِیْ عُمُرِهٖ
وَزِدْ فِیْ اَجَلِهٖ وَاَعِنْهُ عَلٰی مَا وَلَّیْتَهٗ وَاسْتَرْعَیْتَهٗ
وَزِدْ فِیْ كَرَامَتِكَ لَهٗ فَاِنَّهُ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ وَالْقَائِمُ
الْمُهْتَدِیُ وَالطَّاهِرُ التَّقِیُّ الزَّكِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ

الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُورُ الْمُجْتَهِدُ اللّٰهُمَّ لَا تَسْلُبْنَا
الْيَقِيْنَ لِطُوْلِ الْاَمَدِ فِيْ غَيْبَتِهٖ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهٖ
عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَهٗ وَانْتِظَارَهٗ وَالْاِيْمَانَ بِهٖ
وَقُوَّةَ الْيَقِيْنِ فِيْ ظُهُوْرِهٖ وَالدُّعَاءَ لَهٗ وَالصَّلٰوةَ
عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يُقَنِّطَنَا طُوْلُ غَيْبَتِهٖ مِنْ قِيَامِهٖ
وَيَكُوْنَ يَقِيْنُنَا فِيْ ذٰلِكَ كَيَقِيْنِنَا فِيْ قِيَامِ رَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَا جَآءَ بِهٖ مِنْ وَحْيِكَ
وَتَنْزِيْلِكَ فَقَوِّ قُلُوْبَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ بِهٖ حَتّٰى
تَسْلُكَ بِنَا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَ
الْحُجَّةَ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيْقَةَ الْوُسْطٰى وَقَوِّنَا عَلٰى
طَاعَتِهٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِيْ
حِزْبِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَالرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ
وَلَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ فِيْ حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتّٰى
تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا شَاكِّيْنَ وَلَا نَاكِثِيْنَ وَ
لَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مُكَذِّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ
وَدَمْدِمْ عَلٰى مَنْ نَصَبَ لَهٗ وَكَذَّبَ بِهٖ وَاَظْهِرْ

بِهِ الْحَقَّ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الذُّلِّ وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَاقْتُلْ
بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ
الضَّلَالَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ وَاَبِرْ
بِهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَالنَّاكِثِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ
وَالْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى
لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا
طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ
عِبَادِكَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ وَاَصْلِحْ
بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ
حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا
صَحِيْحًا لَا عِوَجَ فِيْهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتّٰى
تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيْرَانَ الْكَافِرِيْنَ فَاِنَّهُ عَبْدُكَ
الَّذِیْ اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهُ
لِنَصْرِ دِيْنِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَاَطْلَعْتَهُ

لى الغيوب وانعمت عليه وطهرته من
رّجس ونقّيته من الدّنس اللّهمّ فصلّ عليه
على ابائه الائمة الطّاهرين وعلى شيعته
منتجبين وبلّغهم من امالهم ما يأملون
اجعل ذلك منّا خالصًا من كلّ شكّ وشبهة
رياءٍ وسمعة حتّى لا نريد به غيرك ولا
طلب به الّا وجهك اللّهمّ انّا نشكو اليك
قد نبيّنا وغيبة امامنا وشدّة الزّمان علينا
ووقوع الفتن بنا وتظاهر الاعداء علينا
وكثرة عدوّنا وقلّة عددنا اللّهمّ فافرج
ذلك عنّا بفتحٍ منك تعجّله ونصرٍ منك
تعزّه وامام عدلٍ تظهره اله الحقّ امين
اللّهمّ انّا نسئلك ان تاذن لوليّك فى اظهار
عدلك فى عبادك وقتل اعدائك فى بلادك
حتّى لا تدع للجور يا ربّ دعامة الّا قصمتها
ولا بقيّة الّا افنيتها ولا قوّة الّا اوهنتها ولا
ركنًا الّا هدمته ولا حدًّا الّا فللته ولا سلاحًا

إِلَّا كَلَّلْتَهُ وَلَا رَايَةً إِلَّا نَكَّسْتَهَا وَلَا شُجَاعًا إِلَّا
قَتَلْتَهُ وَلَا جَيْشًا إِلَّا خَذَلْتَهُ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ
الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَأْسِكَ
الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ وَعَذِّبْ
أَعْدَائَكَ وَأَعْدَاءَ وَلِيِّكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَأَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ
وَكَيْدَ مَنْ أَرَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَاجْعَلْ
دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوْءًا وَاقْطَعْ
عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَأَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ
وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ
عَذَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِي
بِلَادِكَ وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ وَأَحِطْ بِهِمْ
أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَصْلِهِمْ نَارًا وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ
نَارًا وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ أَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَضَلُّوا عِبَادَكَ
وَأَخْرَبُوا بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ

وَاَرِنَا نُورَہٗ سَرْمَدًا لَا لَيْلَ فِيہِ وَاَحْيِ بِہِ

الْقُلُوبَ الْمَيِّتَۃَ وَاشْفِ بِہِ الصُّدُورَ الْوَغِرَۃَ وَاجْمَعْ

بِہِ الْاَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَۃَ عَلَى الْحَقِّ وَاَقِمْ بِہِ الْحُدُودَ

الْمُعَطَّلَۃَ وَالْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَۃَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ

وَلَا عَدْلٌ اِلَّا زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ اَعْوَانِہٖ

وَمُقَوِّيَۃِ سُلْطَانِہٖ وَالْمُؤْتَمِرِيْنَ لِاَمْرِہٖ وَالرَّاضِيْنَ

بِفِعْلِہٖ وَالْمُسَلِّمِيْنَ لِاَحْكَامِہٖ وَمِمَّنْ لَا حَاجَۃَ

بِہٖ اِلَى التَّقِيَّۃِ مِنْ خَلْقِكَ وَاَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِيْ

تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاكَ وَ

تُنْجِيْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ

وَاجْعَلْہُ خَلِيْفَۃً فِيْ اَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَہٗ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ خُصَمَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَعْدَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ

عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنْ ذٰلِكَ فَاَعِذْنِيْ وَاَسْتَجِيْرُ بِكَ فَاَجِرْنِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ

بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔

صلوات صغیرہ

شیخ علیہ الرحمہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ یہ صلوات حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے مروی ہے اور سیدؒ نے اس کو اعمال عصر روز جمعہ میں ذکر کیا ہے ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ الْبَرِيِّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَاَضِئْ نُوْرَهُ وَبَيِّضْ وَجْهَهُ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَسَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلِّ عَلَی الْخَلَفِ الْهَادِی الْمَهْدِیِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الْاَئِمَّۃِ

الْهَادِیْنَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِیْنَ الْاَبْرَارِ

الْمُتَّقِیْنَ دَعَائِمِ دِیْنِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِیْدِكَ وَ

تَرَاجِمَۃِ وَحْیِكَ وَحُجَجِكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ

فِیْ اَرْضِكَ الَّذِیْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَیْتَهُمْ

عَلٰی عِبَادِكَ وَارْتَضَیْتَهُمْ لِدِیْنِكَ وَخَصَصْتَهُمْ

بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّیْتَهُمْ

بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّیْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَغَذَّیْتَهُمْ

بِحِكْمَتِكَ وَاَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِیْ

مَلَكُوْتِكَ وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ

بِنَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلَیْهِمْ صَلٰوةً زَاكِیَةً نَامِیَةً كَثِیْرَةً
دَائِمَةً طَیِّبَةً لَا یُحِیْطُ بِهَا اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَسَعُهَا
اِلَّا عِلْمُكَ وَلَا یُحْصِیْهَا اَحَدٌ غَیْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ
عَلٰی وَلِیِّكَ الْمُحْیِیْ سُنَّتَكَ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ الدَّاعِیْ
اِلَیْكَ الدَّلِیْلِ عَلَیْكَ حُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَ
خَلِیْفَتِكَ فِیْ اَرْضِكَ وَشَاهِدِكَ عَلٰی عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهٗ وَانْصُرْهُ وَمُدَّ فِیْ عُمْرِهٖ وَزَیِّنِ الْاَرْضَ
بِطُوْلِ بَقَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اكْفِهٖ بَغْیَ الْحَاسِدِیْنَ
وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِیْنَ وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ
الظَّالِمِیْنَ وَخَلِّصْهُ مِنْ اَیْدِی الْجَبَّارِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِهٖ فِیْ نَفْسِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَشِیْعَتِهٖ وَرَعِیَّتِهٖ
وَخَاصَّتِهٖ وَعَامَّتِهٖ وَعَدُوِّهٖ وَجَمِیْعِ اَهْلِ الدُّنْیَا
مَا تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ وَتَسُرُّ بِهٖ نَفْسُهٗ وَبَلِّغْهُ اَفْضَلَ
مَا اَمَّلَهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهٖ مَا امْتَحٰی مِنْ دِیْنِكَ وَ
اَحْیِ بِهٖ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَاَظْهِرْ بِهٖ مَا غُیِّرَ

مِنْ حُكْمِكَ حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ
غَضًّا جَدِيْدًا خَالِصًا مُخْلَصًا لَا شَكَّ فِيْهِ وَلَا شُبْهَةَ
مَعَهٗ وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهٗ وَلَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ
بِنُوْرِهٖ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَهُدَّ بِرُكْنِهٖ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمْ
بِعِزِّهٖ كُلَّ ضَلَالَةٍ وَاقْصِمْ بِهٖ كُلَّ جَبَّارٍ وَاَخْمِدْ
بِسَيْفِهٖ كُلَّ نَارٍ وَاَهْلِكْ بِعَدْلِهٖ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ وَ
اَجْرِ حُكْمَهٗ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ وَاَذِلَّ بِسُلْطَانِهٖ كُلَّ
سُلْطَانٍ اَللّٰهُمَّ اَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَاَهْلِكْ كُلَّ
مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهٗ وَاسْتَاْصِلْ
مَنْ جَحَدَ حَقَّهٗ وَاسْتَهَانَ بِاَمْرِهٖ وَسَعٰى فِيْ
اِطْفَاۤءِ نُوْرِهٖ وَاَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ
وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّٰى وَجَمِيْعِ
الْاَوْصِيَاۤءِ مَصَابِيْحِ الدُّجٰى وَاَعْلَامِ الْهُدٰى وَمَنَارِ
التُّقٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ وَ
الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَوُلَاةِ
عَهْدِكَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ وَمُدَّ فِيْ اَعْمَارِهِمْ

وَزِدْ فِیْ اٰجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ اَقْصٰی اٰمَالِهِمْ دِیْنًا وَّدُنْیَا وَّاٰخِرَةً اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

دُعائے سمات

یہ دعا دعائے شبور کے نام سے بھی معروف ہے۔ محدث شہیر آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ مفاتیح الجنان میں فرماتے ہیں کہ اس جلیل القدر دعا کا آخر روز جمعہ میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ دعا مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے۔ اکثر علمائے سلف اس کی مواظبت کرتے تھے۔ معتبر کتابوں میں محمد بن عثمان نائب خاص امام زمانہ سے یہ دعا منقول ہے۔ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے بھی یہ دعا مروی ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ

وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَ
اَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ
لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ
وَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِيْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى
الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِيْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ
وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِيْ خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِيْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ
وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ
اللَّيْلَ سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ
نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُبْصِرًا وَخَلَقْتَ
بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَخَلَقْتَ
بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَخَلَقْتَ بِهَا
الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَبُرُوْجًا وَمَصَابِيْحَ
وَزِيْنَةً وَرُجُوْمًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا

فَلَكاً وَمَصَابِيحَ وَقَدَّرْتَهَا فِي السَّمَآءِ مَنَازِلَ
فَاَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَاَحْسَنْتَ
تَصْوِيرَهَا وَاَحْصَيْتَهَا بِاَسْمَآئِكَ اِحْصَآءً
وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيراً وَاَحْسَنْتَ
تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَ
سُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ وَعَدَدِ السِّنِينَ
وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ
مَرْئىً وَاحِداً وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي
كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ اِحْسَاسِ
الْكَرُوبِيِّينَ فَوْقَ غَمَآئِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ
الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي طُورِ سَيْنَآءَ وَ
فِي جَبَلِ حُورِيثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْاَيْمَنِ مِنَ
الشَّجَرَةِ وَفِي اَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ اٰيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي اِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ
وَفِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَآئِبَ

فِی بُحُورٍ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِی قَلْبِ الْغَمْرِ
كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِی اِسْرَائِیْلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُكَ الْحُسْنٰی عَلَیْهِمْ بِمَا صَبَرُوْا وَاَوْرَثْتَهُمْ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بَارَكْتَ
فِیْهَا لِلْعَالَمِیْنَ وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَ
جُنُوْدَهٗ وَمَرَاكِبَهٗ فِی الْیَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ
الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذِیْ
تَجَلَّیْتَ بِهٖ لِمُوْسٰی كَلِیْمِكَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ طُوْرِ
سَیْنَاءَ وَلِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ خَلِیْلِكَ
مِنْ قَبْلُ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ وَلِاِسْحٰقَ صَفِیِّكَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ بِئْرِ شِیَعٍ وَلِیَعْقُوْبَ نَبِیِّكَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ بَیْتِ اِیْلٍ وَاَوْفَیْتَ لِاِبْرَاهِیْمَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ بِمِیْثَاقِكَ وَلِاِسْحٰقَ بِحَلْفِكَ وَ
لِیَعْقُوْبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ بِوَعْدِكَ وَ
لِلدَّاعِیْنَ بِاَسْمَائِكَ فَاَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِیْ ظَهَرَ لِمُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی
قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِاٰیَاتِكَ الَّتِیْ وَقَعَتْ عَلٰی اَرْضِ

مَضَى بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ بِاٰيَاتٍ عَزِيْزَةٍ وَبِسُلْطٰنِ
الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَاْنِ الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَ
بِكَلِمَاتِكَ الَّتِيْ تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاَهْلِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ
الَّتِيْ مَنَنْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ
الَّتِيْ اَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ
قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهٖ طُوْرُ سَيْنَاۤءَ وَبِعِلْمِكَ
وَجَلَالِكَ وَكِبْرِيَاۤئِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ
الَّتِيْ لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْاَرْضُ وَانْخَفَضَتْ لَهَا
السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْاَكْبَرُ وَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْاَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَ
سَكَنَتْ لَهَا الْاَرْضُ بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ
لَهَا الْخَلَاۤئِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ فِيْ
جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيْرَانُ فِيْ اَوْطَانِهَا
وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ
دَهْرَ الدُّهُوْرِ وَحُمِدْتَ بِهٖ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ
وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِيْ سَبَقَتْ لِاَبِيْنَا

اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَذُرِّیَّتِهٖ بِالرَّحْمَةِ وَاَسْئَلُكَ
بِكَلِمَتِكَ الَّتِیْ غَلَبَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
الَّذِیْ تَجَلَّیْتَ بِهٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهٗ دَكًّا وَخَرَّ
مُوْسٰی صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِیْ ظَهَرَ عَلٰی طُوْرِ
سَیْنَآءَ فَكَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَی بْنَ
عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِیْ سَاعِیْرَ وَظُهُوْرِكَ فِیْ جَبَلِ
فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِیْنَ وَجُنُوْدِ الْمَلَآئِكَةِ
الصَّافِّیْنَ وَخُشُوْعِ الْمَلَآئِكَةِ الْمُسَبِّحِیْنَ وَبِبَرَكَاتِكَ
الَّتِیْ بَارَكْتَ فِیْهَا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِكَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَبَارَكْتَ لِاِسْحٰقَ صَفِیِّكَ فِیْ اُمَّةِ عِیْسٰی عَلَیْهِ
السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِیَعْقُوْبَ اِسْرَائِیْلِكَ فِیْ اُمَّةِ
مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ عِتْرَتِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَاٰمَنَّا
بِهٖ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُبَارِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَاغْفِرْ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِيْ مَؤُنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّقَرِيْنِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَّبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ بعض نسخوں میں ہے کہ علی کل شیء قدیر کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ تا آخر دعا مذکور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ دعائے سمات کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَھَا وَلَا تَاْوِیْلَھَا وَلَا بَاطِنَھَا وَلَا ظَاھِرَھَا غَیْرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پھر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے۔

وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ وَانْتَقِمْ لِیْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے دشمن اور اس کے باپ کا نام لے اس کے بعد کہے:

وَاغْفِرْلِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِکَ وَاکْفِنِیْ مُؤْنَۃَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ وَقَرِیْنِ سَوْءٍ وَیَوْمِ سَوْءٍ وَسَاعَۃِ سَوْءٍ وَانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَکِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُنِیْ وَبِاَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِخْوَانِیْ

جِيرَانِي وَقَرَابَاتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مِنْهُمَا إِنَّكَ مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ بعض کتب میں دعائے سمات کے بعد یہ دعا وارد ہے۔

اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ تَفَضَّلْ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَى وَالثَّرْوَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلَى أَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلَى أَمْوَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلَى

مُسَافِرِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ

إِلَى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِينَ غَانِمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ

تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

اس کے بعد کہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِمَا

فَاتَ مِنْهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ وَبِمَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ مِنَ

التَّفْسِيرِ وَالتَّدْبِيرِ الَّذِي لَا يُحِيطُ بِهِ إِلَّا

انتَ اَنْ تَفْعَلَ بِی کَذَا وَ کَذَا۔ اس کے بعد جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے بہ صمیم قلب طلب کرے۔

دُعا وقت شام بروز جمعہ

دعائے ساعت دوازدہم بعد زرد ہونے آفتاب کے ہے غروب آفتاب تک۔ اور یہ ساعت منسوب ہے حضرت امام صاحب الزمان کی طرف اور اس ساعت یہ دُعا پڑھے خصوصاً روزِ جمعہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا خَالِقَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْمِهَادِ الْمَوْضُوْعِ وَالرَّازِقَ الْعَاصِیْ وَالْمُطِيْعَ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَلَا شَفِيْعٌ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الَّتِیْ اِذَا سُمِّيَتْ عَلٰى طَوَارِقِ الْعُسْرِ عَادَتْ يُسْرًا وَاِذَا وُضِعَتْ عَلَى الْجِبَالِ كَانَتْ هَبَآءً مَنْثُوْرًا وَاِذَا رُفِعَتْ اِلَى السَّمَآءِ تَفَتَّحَتْ لَهَا الْمَغَالِقُ وَاِذَا هَبَطَتْ اِلٰى ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اتَّسَعَتْ لَهَا الْمَضَائِقُ وَاِذَا دُعِيَتْ بِهَا الْمَوْتٰى انْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُوْدِ وَاِذَا نُوْدِيَتْ بِهَا الْمَعْدُوْمَاتُ خَرَجَتْ اِلَى الْوُجُوْدِ وَاِذَا

ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوبِ وَجِلَتْ خُشُوعًا وَ إِذَا
قُرِعَتِ الْاَسْمَاعُ فَاضَتِ الْعُيُوْنُ دُمُوْعًا
اَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزَاتِ
الْمَبْعُوْثِ بِمُحْكَمِ الْاٰيَاتِ وَ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ
ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ اخْتَرْتَهُ
لِمُؤَاخَاتِهٖ وَ وَصِيَّتِهٖ وَ اصْطَفَيْتَهُ لِمُصَافَاتِهٖ وَ مُصَاهَرَتِهٖ
وَ بِصَاحِبِ الزَّمَانِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ تَجْمَعُ عَلٰى
طَاعَتِهِ الْاٰرَاءُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَ تُؤَلِّفُ بِهٖ بَيْنَ الْاَهْوَاءِ
الْمُخْتَلِفَةِ وَ تَسْتَخْلِصُ بِهٖ حُقُوْقَ اَوْلِيَائِكَ وَ
تَنْتَقِمُ بِهٖ مِنْ شَرِّ اَعْدَائِكَ وَ تَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ
عَدْلًا وَ اِحْسَانًا وَ تُوَسِّعُ عَلَى الْعِبَادِ بِظُهُوْرِهٖ
فَضْلًا وَ اِمْتِنَانًا وَ تُعِيْدُ الْحَقَّ اِلٰى مَكَانِهٖ عَزِيْزًا حَمِيْدًا
وَ تُرْجِعُ الدِّيْنَ عَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ
اِلَيْكَ وَ قَدَّمْتُهُمْ اَمَامِيْ وَ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ
وَ اَنْ تُوْزِعَنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ فِي التَّوْفِيْقِ لِمَعْرِفَتِهٖ
وَ الْهِدَايَةِ اِلٰى طَاعَتِهٖ وَ تَزِيْدَنِيْ قُوَّةً فِي

التَّمَسُّكَ بِعِصْمَتِهٖ وَالْاِقْتِدَاءَ بِسُنَّتِهٖ وَالْكَوْنَ فِيْ زُمْرَتِهٖ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اعمالِ ماہ رجب

زاد المعاد (علامہ مجلسیؒ) میں ہے کہ فرمایا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رجب خدا کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستوجب ہوگا اور غضب الٰہی کو اپنے سے دُور کرے گا اور جہنم کے دروں میں سے ایک در اپنے اوپر بند کرے گا۔ نیز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بسند معتبر مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھے آتش جہنم اس سے ایک سال کی مسافت پر دُور ہو جاتی ہے اور جو شخص تین روز روزہ رکھے اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے نیز حضرت نے فرمایا کہ رجب جنت میں ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھے اس نہر سے سیراب ہونے کا حق رکھتا ہے۔ ابن بابویہ رح نے بسند معتبر سالم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ماہ رجب کی آخری تاریخوں میں جب کہ مہینہ ختم ہونے میں چند روز باقی تھے صادق آلِ محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرت کی نگاہ میرے اوپر پڑی۔ آپ نے پوچھا کہ آیا تو نے اس ماہ میں روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں اے فرزند رسول خداؐ حضرت نے فرمایا کہ تجھ سے اس قدر ثواب فوت ہو گیا جس کا اندازہ سوائے

خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ اس ماہِ مبارک کے بہت سے اعمال کتب اعمال میں لکھے ہیں۔ ہم یہاں پر صرف ان اعمال کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق امام زمانہ علیہ السلام سے ہے:-

دعائے ہر روز ماہ رجب

یہ دعا ناحیہ مقدسہ سے ماہِ رجب میں ہر روز پڑھنے کے لئے وارد ہوئی ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْمَوْلُوْدَیْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَیْکَ خَیْرَ الْقُرَبِ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَفِیْمَا لَدَیْهِ رُغِبَ اَسْئَلُکَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَاَوْثَقَتْهُ عُیُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَایَا دُءُوْبُهٗ وَمِنَ الرَّزَایَا خُطُوْبُهٗ یَسْئَلُکَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَکَاکَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِیْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ مَوْلَایَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُکَ بِمَسَائِلِکَ الشَّرِیْفَةِ وَوَسَائِلِکَ الْمُنِیْفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْکَ

وَاسِعَۃٍ وَنِعْمَۃٍ وَادِعَۃٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَہَا قَانِعَۃٍ اِلٰی نُزُوْلِ الْحَافِرَۃِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَۃِ وَمَا ھِیَ اِلَیْہِ صَائِرَۃٌ ہٗ

دُعائے دیگر ماہ رجب

یہ دعا بھی ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی ہے۔ ماہ رجب میں ہر روز پڑھنا چاہیئے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہٗ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَانِیْ جَمِیْعِ مَا یَدْعُوْکَ بِہٖ وُلَاۃُ اَمْرِکَ الْمَامُوْنُوْنَ عَلٰی سِرِّکَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِکَ الْوَاصِفُوْنَ لِقُدْرَتِکَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِکَ اَسْئَلُکَ بِمَا نَطَقَ فِیْہِمْ مِنْ مَشِیَّتِکَ فَجَعَلْتَہُمْ مَعَادِنًا لِکَلِمٰتِکَ وَاَرْکَانًا لِتَوْحِیْدِکَ وَاٰیَاتِکَ وَمَقَامَاتِکَ الَّتِیْ لَا تَعْطِیْلَ لَہَا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ یَعْرِفُکَ بِہَا مَنْ عَرَفَکَ لَا فَرْقَ بَیْنَکَ وَبَیْنَہَا اِلَّا اَنَّہُمْ عِبَادُکَ وَخَلْقُکَ فَتْقُہَا وَرَتْقُہَا بِیَدِکَ بَدْؤُھَا مِنْکَ وَعَوْدُھَا اِلَیْکَ

عضادٌ واشهادٌ ومناةٌ واذوادٌ وحفظةٌ
وروّادٌ فبهم ملأت سماءك وارضك حتّى
ظهر ان لا اله الّا انت فبذلك اسألك و
بمواقع العزّ من رحمتك وبمقاماتك و
علاماتك ان تصلّى على محمّدٍ وّاله وان تزيدنى
ايمانا وتثبيتا يا باطنا فى ظهوره وظاهرا
فى بطونه ومكنونه يا مفرّقا بين النّور
والدّيجور يا موصوفا بغير كنه ومعروفا بغير
شبه وحادّ كلّ محدودٍ وشاهد كلّ مشهودٍ
وموجد كلّ موجودٍ ومحصى كلّ معدودٍ وفاقد
كلّ مفقودٍ ليس دونك من معبودٍ اهل
الكبرياء والجود يا من لا يكيّف بكيفٍ ولا يؤيّن
باينٍ يا محتجبا عن كلّ عينٍ يا ديموم يا قيّوم
وعالم كلّ معلومٍ صلّ على محمّدٍ وّاله وعلى عبادك
المنتجبين وبشرك المحتجبين وملائكتك
المقرّبين والبهم الصّافّين الحافّين وبارك لنا
فى شهرنا هذا المرجّب المكرّم وما بعده

مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ النِّعَمَ وَاَجْزِلْ لَنَا فِيْهِ الْقِسَمَ وَاَبْرِرْ لَنَا فِيْهِ الْقَسَمَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاَضَاءَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِیَ قَدَرِكَ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا وَاَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ اَسْرَارِنَا وَاَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ الْاِيْمَانِ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَيَّامِ وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ٥

نماز حضرت حجّت ۲۷ رجب

۲۷ رجب روزِ بعثت حضرت سرورِ کائنات ؐ ہے۔ اور اعیادِ عظیمہ میں سے ہے۔ اس تاریخ کا روزہ ستّر روزوں کے برابر ہے۔ آج کی تاریخ غسل مستحب ہے۔

ذخیرۂ نجات میں بسندِ معتبر حضرت صاحب الامر ؑ سے منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے بجا لائے اور ہر

ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے جو سورہ چاہے پڑھے اور بعد ہر سلام کے اس دعا کو پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ غُرْبَتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ یَا نَجَاحِیْ فِیْ حَاجَتِیْ یَا حَافِظِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ یَا کَالِئِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا اُنْسِیْ فِیْ وَحْشَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُنْعِشُ صَرْعَتِیْ وَاصْفَحْ عَنْ جُرْمِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ہٗ اور جس وقت نماز سے فارغ ہو سورہ حمد و قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ و قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ و اِنَّا اَنْزَلْنَا و آیۃ الکرسی ہر ایک کو سات سات مرتبہ پڑھے پس کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

بِاللّٰہِ ۔ اس کے بعد سات مرتبہ کہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِہٖ شَيْئًا ۔ بعد اس کے دعا مانگے۔

اعمالِ ماہ شعبان

نقل از زاد المعاد علامہ مجلسیؒ جاننا چاہیئے کہ ماہ شعبان کی فضیلت ماہ رجب سے بھی زیادہ ہے۔ صادق آلِ محمدؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعبان کا چاند دیکھتے تھے منادی سے فرماتے تھے کہ اہل مدینہ کو میرا یہ پیغام پہنچا دے کہ میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ شعبان میرا مہینہ ہے لہذا میرے مہینہ میں عمل خیر کر کے میری مدد کرو۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے اس منادی کو سنا روزہ ماہ شعبان کو کبھی ترک نہ کیا اور جب تک زندہ رہوں گا ترک نہ کرونگا۔ حضرت رسالت مآبؐ سال میں کبھی مسلسل روزے نہ رکھتے تھے۔ بجز ماہ شعبان کے کہ اس کو ماہ رمضان سے وصل فرما دیتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے لہذا جو شخص میرے مہینہ میں ایک روزہ بھی رکھے میں بروز قیامت اس کا شفیع ہونگا۔ یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرے بروز قیامت زمرۂ محمد و آل محمد میں محشور ہوگا۔ اور جو شخص ماہ شعبان کے آخیری تین روزے رکھ کر ماہ رمضان سے ملا دے اس کو دو ماہ مسلسل روزوں کا ثواب ملے گا۔

چنانچہ چاہیے کہ ماہ شعبان کے اعمال بھی بہت اہتمام و خلوص سے بجا
صرف ان اعمال پر اکتفا کرتے ہیں جو حضرت حجت سے مناسبت رکھتے
ہیں۔

اعمال شب نیمہ شعبان (پندرہویں شب)

چونکہ یہ شب امام محمد مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی شب ولادت باسعادت ہے اس لئے اس شب کو خاص اہمیت حاصل ہے اور اس کی قدر و منزلت شب قدر کے قریب قرار دی ہے بنابریں ہم اس شب کے تمام اعمال درج کرتے ہیں۔ اس رات کے کئی ایک عمل ہیں۔

پہلے غسل کرنا: اس رات میں غسل کرنا گناہوں میں تخفیف کا موجب ہوتا ہے۔

دوسرے اس رات میں نماز اور دعا اور استغفار کے ساتھ بیدار رہنا جیسا امام زین العابدین علیہ السلام اس رات بیدار رہتے تھے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جبکہ دل مردہ ہو جائیں گے۔ تیسرے امام حسینؑ کی زیارت کرنا جو اس رات کے سب اعمال سے افضل ہے اور گناہوں کے بخشے جانے کا باعث ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح طیبہ مصافحہ کریں تو اسے حضرت امام حسینؑ کی زیارت اس رات میں کرنی چاہیئے۔ کم از کم آپ کی زیارت یہ بھی ہے کہ کوٹھے پر چڑھ کر دائیں بائیں نگاہ کر کے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے

آپ کی زیارت ان الفاظ میں پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ہر ایک شخص جہاں بھی ہو اور جب بھی چاہے آپ کی یہ زیارت پڑھ لے تو امید ہے کہ اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

"چوتھے" اس دعا کو پڑھنا کہ جسے شیخ اور سید نے نقل فرمایا ہے اور جو امام زمان صلوات اللہ علیہ کی زیارت کے قائمقام ہے اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِھَا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِھَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِھَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِکَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِکَ نُوْرُکَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاؤُکَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہٗ وَکَرُمَ مَحْتِدُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ شُھَّدُہٗ وَاللّٰہُ نَاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اَمْدَادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْبُوْ وَنُوْرُہُ الَّذِیْ لَا یَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِیْ لَا یَصْبُوْ مَدَارُ الدَّھْرِ وَنَوَامِیْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاۃُ الْاَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَیْھِمْ مَا یَتَنَزَّلُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

تَرَاجِمَةُ وَحْيِهِ وَوُلَاةُ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاَدْرِكْ بِنَا اَيَّامَهٗ وَظُهُوْرَهٗ وَقِيَامَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهٖ وَاكْتُبْنَا فِيْ اَعْوَانِهٖ وَخُلَصَائِهٖ وَاَحْيِنَا فِيْ دَوْلَتِهٖ نَاعِمِيْنَ وَبِصُحْبَتِهٖ غَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهٖ قَائِمِيْنَ وَمِنَ السُّوْٓءِ سَالِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَنْ عَلٰى جَمِيْعِ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ ۝

"پانچویں" اسمعیل بن فضل ہاشمی سے شیخ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام جعفر صادق ؑ نے یہ دُعا پندرہویں شعبان کی رات میں پڑھنے کیلئے تعلیم فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْبَدِيُّ الْبَدِيْعُ لَكَ الْجَلَالُ وَلَكَ الْفَضْلُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ

الْجُودُ وَلَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي وَاقْضِ دَيْنِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَاِنَّكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ كُلَّ اَمْرٍ حَكِيمٍ تَفْرُقُ وَمَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَرْزُقُ فَارْزُقْنِي وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ خَيْرُ الْقَائِلِينَ النَّاطِقِينَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَمِنْ فَضْلِكَ اَسْئَلُ وَاِيَّاكَ قَصَدْتُ وَابْنَ نَبِيِّكَ اعْتَمَدْتُ وَلَكَ رَجَوْتُ فَارْحَمْنِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

"چھٹے" اس دعا کو پڑھے کہ جسے رسولِ خداؐ پندرہویں شعبان کی رات کو پڑھتے تھے اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ رِضْوَانَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا يَهُونُ عَلَيْنَا بِهِ مُصِيبَاتُ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

یہ دعا جامع کامل ہے کہ جس کا پڑھنا دوسرے وقتوں میں بھی غنیمت ہے۔ اور عوالی اللئالی سے منقول ہے کہ اسے جناب رسول خداؐ ہمیشہ پڑھتے تھے۔

"ساتویں" ہر دن کی صلوات کو کہ جسے زوال کے وقت پڑھتا تھا پڑھے۔

"آٹھویں" دعائے کمیل کو پڑھے کہ یہ اسی رات وارد ہوئی ہے اور دعائے کمیل آگے آئے گی۔

"نویں" ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھے تاکہ خداوند عالم گذرے ہوئے گناہ بخش دے اور دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

"دسویں" شیخ نے ابو یحیٰی سے مصباح میں پندرہویں شعبان کی رات کے لئے ایک خبر نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مولا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ آج رات سب سے بہتر دعا کونسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب عشا کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ

قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور جب سلام دے چکے سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

یَا مَنْ اِلَیْهِ مَلْجَأُ الْعِبَادِ فِی الْمُهِمَّاتِ وَاِلَیْهِ یَفْزَعُ الْخَلْقُ فِی الْمُلِمَّاتِ یَا عَالِمَ الْجَهْرِ وَالْخَفِیَّاتِ یَا مَنْ لَا تَخْفٰی عَلَیْهِ خَوَاطِرُ الْاَوْهَامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَرَاتِ یَا رَبَّ الْخَلَائِقِ وَالْبَرِیَّاتِ یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوَاتِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمُتُّ اِلَیْکَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَیَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اجْعَلْنِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَیْهِ فَرَحِمْتَهٗ وَسَمِعْتَ دُعَاءَهٗ فَاَجَبْتَهٗ وَعَلِمْتَ اسْتِقَالَتَهٗ فَاَقَلْتَهٗ وَتَجَاوَزْتَ عَنْ سَالِفِ خَطِیْئَتِهٖ وَعَظِیْمِ جَرِیْرَتِهٖ فَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِکَ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَلَجَاْتُ اِلَیْکَ فِیْ سَتْرِ عُیُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ فَجُدْ عَلَیَّ بِکَرَمِکَ وَفَضْلِکَ وَاحْطُطْ خَطَایَایَ بِحِلْمِکَ وَعَفْوِکَ وَتَغَمَّدْنِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ بِسَابِغِ کَرَامَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْهَا

مِنْ اَوْلِيَائِكَ الَّذِيْنَ اجْتَبَيْتَهُمْ بِطَاعَتِكَ
وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهٗ وَتَوَفَّرَ مِنَ
الْخَيْرَاتِ حَظُّهٗ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَلِمَ فَنَعِمَ وَفَازَ
فَغَنِمَ وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا اَسْلَفْتُ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ
الْاِزْدِيَادِ فِيْ مَعْصِيَتِكَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ طَاعَتَكَ وَ
مَا يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ وَيُزْلِفُنِيْ عِنْدَكَ سَيِّدِيْ
اِلَيْكَ يَلْجَاُ الْهَارِبُ وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطَّالِبُ وَعَلٰى
كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيْلُ التَّائِبُ اَدَّبْتَ عِبَادَكَ
بِالتَّكَرُّمِ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَمَرْتَ بِالْعَفْوِ
عِبَادَكَ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ فَلَا تَحْرِمْنِيْ
مَا رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِيْ مِنْ سَابِغِ
نِعَمِكَ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ جُنَّةٍ مِنْ
شِرَارِ بَرِيَّتِكَ رَبِّ اِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ اَهْلِ
ذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ وَجُدْ
عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ لَا بِمَا اَسْتَحِقُّهٗ فَقَدْ حَسُنَ

ظَنِّیْ بِکَ وَتَحَقَّقَ رَجَائِیْ بِکَ وَعَلِقَتْ نَفْسِیْ بِکَرَمِکَ فَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَاَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اخْصُصْنِیْ مِنْ کَرَمِکَ بِجَزِیْلِ قِسَمِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الَّذِیْ یَحْبِسُ عَلَیَّ الْخُلُقَ وَیُضَیِّقُ عَلَیَّ الرِّزْقَ حَتّٰی اَقُوْمَ بِصَالِحِ رِضَاکَ وَاَنْعَمَ بِجَزِیْلِ عَطَائِکَ وَاَسْعَدَ بِسَابِغِ نَعْمَائِکَ فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِکَ وَتَعَرَّضْتُ لِکَرَمِکَ وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَبِحِلْمِکَ مِنْ غَضَبِکَ فَجُدْ بِمَا سَئَلْتُکَ وَاَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ مِنْکَ اَسْئَلُکَ بِکَ لَا بِشَیْءٍ ھُوَ اَعْظَمُ مِنْکَ۔

پھر سجدے میں جا کر یَا رَبِّ بیس مرتبہ یَا اَللّٰہُ سات مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سات مرتبہ مَاشَآءَ اللّٰہُ دس مرتبہ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دس مرتبہ کہے اس کے بعد صلوٰۃ پڑھے۔ اور خداوندعالم سے اپنی حاجت طلب کرے۔ قسم ہے خدا کی کہ اگر اس عمل کے سبب سے بارش کے قطروں کے برابر بھی حاجت طلب کرے تو خداوندعالم کی ذات اپنے فضل کثیر و کرم عمیم سے تیری حاجت کو پورا کر دے گی۔

(۱۱) گیارہویں: شیخ طوسیؒ و کفعمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو آج رات پڑھے:-

الٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اور یہ وہ دعا ہے جو نماز شفع کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔

"بارہویں" تہجد کی نماز کی ہر دوسری رکعت کے بعد اور نماز شفع اور وتر کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ اور سیّد نے نقل کیا ہے۔

"تیرہویں" ان سجدوں اور دعاؤں کو پڑھے کہ جو جناب رسول خداؐ سے روایت کی گئی ہیں۔ ان روایتوں میں سے ایک وہ روایت ہے کہ جسے شیخ نے حمّاد بن عیسٰے سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرہویں شعبان کی رات آئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات حضرت عائشہ کے پاس تھے جونہی آدھی رات ہوئی تو جناب رسول خداؐ اپنے بستر سے عبادت کے لئے اُٹھ کر چلے گئے جب حضرت عائشہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول خدا اُن کے بستر سے اُٹھ کر چلے گئے ہیں تو ان کے دل میں وہ غیرت داخل ہوئی جو عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ آں حضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس چلے گئے ہیں تو وہاں سے اُٹھ کر آنحضرتؐ کے پیچھے اپنی چادر لپیٹ کر آں حضرت کے ڈھونڈنے کے لئے دوسری بیویوں کے ایک ایک کے حجرہ میں گئیں وہ اسی حالت میں آں حضرتؐ کو ڈھونڈ رہی تھیں تو اچانک ان کی نگاہ پڑی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر مثل کپڑے کے لپٹے ہوئے سجدہ میں پڑے ہیں وہ آں حضرتؐ کے نزدیک ہوئیں تو انہیں سُنا کہ آں حضرتؐ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے ہیں:۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ

هٰذِهٖ يَدَایَ وَمَا جَنَيْتُهٗ عَلٰی نَفْسِیْ يَا عَظِيْمُ تُرْجٰی لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ لِیَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ۔ پھر آں حضرتؐ سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے میں چلے گئے تو پھر حضرت عائشہ نے سنا کہ یہ پڑھ رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَائَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ وَانْكَشَفَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِيًّا تَقِيًّا وَمِنَ الشِّرْكِ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيًّا۔

پھر آں حضرتؐ نے اپنے دونوں مونہہ کی طرفوں کو مٹی پر رکھا اور یہ پڑھا۔ عَفَّرْتُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ وَحُقَّ لِیْ اَنْ اَسْجُدَ لَكَ۔ بس جونہی جناب رسول خداؐ نے وہاں سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ جلدی سے فوراً اپنے بستر پر جناب رسول خداؐ سے پہلے آکر لیٹ گئیں۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر آکر لیٹے تو حضرت عائشہ نے سنا کہ آپ بلند سانس لے رہے تھے۔ تو انہوں نے آنحضرتؐ سے سبب پوچھا

تو آپ نے فرمایا کہ نہیں معلوم نہیں کہ آج پندرہویں شعبان کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے کہ جس میں روزی تقسیم ہوتی ہے اور جس میں اجل لکھی جاتی ہے اور جس میں ان لوگوں کا نام لکھا جاتا ہے جو حج کو جائیں گے اور تحقیق خداوند عالم آج رات اپنے بندوں میں سے قبیلہ کلاب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار سے زیادہ کو بخشتا ہے اور خداوند عالم اپنے ملائکہ کو آج رات مکہ معظمہ کیطرف روانہ فرماتا ہے۔ "چودہویں" آج رات نماز جعفر طیار علیہ الرحمۃ کو بجا لائے۔ کیونکہ جناب شیخ نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے

"پندرہویں" دعائے سباسب (ص ۱۵۳ پر گزر چکی)

"سولہویں" دعائے عہد[1] (ص ۹۶ پر گزر چکی)

"سترہویں" زیارت حضرت حجتؑ (ص ۷۹ پر ملاحظہ کریں)

"اٹھارہویں" ایام بیض (۱۳-۱۴-۱۵) کو روزہ رکھنا

"انیسویں" تیرہویں شب دو رکعت، چودہویں شب چار رکعت (دو دو رکعت کرکے) پندرہویں شب چھ رکعت (دو دو رکعت کرکے) نماز بجا لائے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد

یٰس و تبارک الذی و قل ھو اللہ احد

پڑھے۔ "بیسویں" حضرت صاحب الامر علیہ السلام کیخدمت

---

[1] اس دعا کو وقت صبح پڑھے تو بہتر ہے۔ جزائری

میں عرایضہ ڈالتے ہیں۔[1]

دُعائے کمیل

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے بہترین دُعا کہا ہے۔ یہ دُعائے خضر کے نام سے بھی موسوم ہے۔ اس کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے صحابی خاص جناب کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمایا تھا۔ اور فرمایا کہ اسے ہر شب جمعہ اور شب پندرہ شعبان پڑھا کرو۔ دشمنوں کی شر سے محفوظ رہنے، رزق کے دروازے کھلنے، گناہوں کے بخشے جانے کے لئے بہترین ہے۔ وہ دعائے شریف یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَأَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ وَ

---

[1] عرائض کا مفصل بیان آگے آئے گا۔ انشاء اللہ۔

بِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمَائِكَ
الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ
لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ
وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ
أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَأْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى
نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ
قُرْبِكَ وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ وَأَنْ تُلْهِمَنِي
ذِكْرَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي
بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ

متواضعا اللهم واسئلك سؤال من اشتدت
فاقته وانزل بك عند الشدآئد حاجته و
عظم فيما عندك رغبته اللهم عظم سلطانك
وعلا مكانك وخفي مكرك وظهر امرك وغلب
قهرك وجرت قدرتك ولا يمكن الفرار
من حكومتك اللهم لا اجد لذنوبي غافرا
ولا لقبآئحي ساترا ولا لشيء من عملي القبيح
بالحسن مبدلا غيرك لا اله الا انت سبحانك و
بحمدك ظلمت نفسي وتجرأت بجهلي و
سكنت الى قديم ذكرك لي ومنك علي اللهم
مولاي كم من قبيح سترته وكم من
فادح من البلآء اقلته وكم من عثار وقيته
وكم من مكروه دفعته وكم من ثنآء
جميل لست اهلا له نشرته اللهم عظم بلآئي
وافرط بي سوء حالي وقصرت بي اعمالي
وقعدت بي اغلالي وحبسني عن نفعي بعد
امالي وخدعتني الدنيا بغرورها ونفسي

بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِي يَا سَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ
اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوْءُ عَمَلِي وَفِعَالِي
وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ
سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ
فِيْ خَلَوَاتِي مِنْ سُوْءِ فِعْلِي وَاِسَائَتِي وَدَوَامِ
تَفْرِيْطِي وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَغَفْلَتِي وَ
كُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُوْفًا
وَعَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ
لِي غَيْرُكَ اَسْئَلُهٗ كَشْفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ
فِيْ اَمْرِي اِلٰهِي وَمَوْلَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا
اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِي وَلَمْ اَحْتَرِسْ
فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّي فَغَرَّنِي بِمَا اَهْوٰى
وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا
جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ وَخَالَفْتُ
بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ
وَلَا حُجَّةَ لِي فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَاؤُكَ وَاَلْزَمَنِي
حُكْمُكَ وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ

تَقْصِيْرِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا
نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا مُقِرًّا
مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّيْ
وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْ اَمْرِيْ غَيْرَ قَبُوْلِكَ
عُذْرِيْ وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ وَفُكَّنِيْ
مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ
وَرِقَّةَ جِلْدِيْ وَدِقَّةَ عَظْمِيْ يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ
وَذِكْرِيْ وَتَرْبِيَتِيْ وَبِرِّيْ وَتَغْذِيَتِيْ هَبْنِيْ
لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
وَرَبِّيْ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ
وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ
بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِيْرِيْ
مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ وَدُعَائِيْ
خَاضِعًا لِرُبُوْبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ
اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهٗ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهٗ
اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَاءِ مَنْ

كَفَيْتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي
وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوهٍ خَرَّتْ
لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلٰى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ
بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلٰى
قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلٰى ضَمَائِرَ
حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً
وَعَلٰى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ
طَائِعَةً وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا
هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ
يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ
مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا وَمَا يَجْرِي فِيهَا
مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰى أَهْلِهَا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ
قَلِيلٌ مَكْثُهُ يَسِيرٌ بَقَاؤُهُ قَصِيرٌ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ
احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ
فِيهَا وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ
وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا لَا تَقُومُ لَهُ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ وَ
اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ
الْمُسْتَكِيْنُ يَا اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ
لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِيْ
لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاۤءِ وَ
مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِكَ
وَجَمَعْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَهْلِ بَلَاۤئِكَ وَفَرَّقْتَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ فَهَبْنِيْ يَا اِلٰهِيْ
وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَرَبِّيْ صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ
فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ وَهَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى
حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ
اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَرَجَآئِيْ عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ
يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَئِنْ تَرَكْتَنِيْ
نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ
وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاَبْكِيَنَّ
عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا
وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ

الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا
اِلٰهَ الْعَالَمِينَ اَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا اِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا
بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ
وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ
وَهُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِيكَ
بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ
وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ اَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَاْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ اَمْ
كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا وَاَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ
وَتَرَى مَكَانَهُ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا
وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ
اَطْبَاقِهَا وَاَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ
زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ اَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا
هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ

مِن فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ
مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ
بِهِ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ
اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا
وَسَلَامًا وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا
مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ
قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ
اِلٰهِیْ وَسَيِّدِیْ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ
قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِیْ حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا
وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِیْ فِیْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ
وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهُ وَكُلَّ
جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ
وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ

الَّذِیْنَ وَکَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا یَکُوْنُ مِنِّیْ وَجَعَلْتَهُمْ
شُهُوْدًا عَلَیَّ مَعَ جَوَارِحِیْ وَکُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ
عَلَیَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِیَ عَنْهُمْ
وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَیْتَهٗ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ وَاَنْ
تُوَفِّرَ حَظِّیْ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ اَوْ اِحْسَانٍ
فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ اَوْ ذَنْبٍ
تَغْفِرُهٗ اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهٗ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَمَالِكَ رِقِّیْ یَا مَنْ
بِیَدِهٖ نَاصِیَتِیْ یَا عَلِیْمًا بِضُرِّیْ وَمَسْكَنَتِیْ
یَا خَبِیْرًا بِفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ
وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِیْ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ
بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً
وَاَعْمَالِیْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰی تَكُوْنَ اَعْمَالِیْ
وَاَوْرَادِیْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا وَّحَالِیْ فِیْ خِدْمَتِكَ
سَرْمَدًا یَا سَیِّدِیْ یَا مَنْ عَلَیْهِ مُعَوَّلِیْ یَا مَنْ
اِلَیْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِیْ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ قَوِّ

عَلٰی خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ
جَوَانِحِي وَهَبْ لِي الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ
فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ
فِي مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي
الْبَارِزِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ
وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ
الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِي بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي
فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ
نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ
زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِي بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِي
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهِجًا
وَقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ
وَاَقِلْنِي عَثْرَتِي وَاغْفِرْ زَلَّتِي فَاِنَّكَ قَضَيْتَ
عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ
وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ

وَجْهِي وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِي فَبِعِزَّتِكَ
اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
مِنْ اَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ
اِلَّا الدُّعَاءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ
اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى اِرْحَمْ
مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا
سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ اٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۝

عرائض

عام طور سے ایک ہی عریضہ جو حسین بن روح کی وساطت سے پندرہ شعبان کو سپردِ آب کیا جاتا ہے لوگوں میں مشہور ہے۔ مگر ہم قارئین کے فائدے کے لئے کئی بیش بہا اور نادر الوجود عریضے معتبر کتابوں سے درج کرتے ہیں تاکہ مومنین کی مشکلات میں کام آئیں اور حقیر کیلئے زادِ آخرت ہو۔ وہو ہذا:-

عریضہ صاحب العصرؑ

یہ عریضہ شفاء الاسقام و نیز تحفۃ العوام وغیرہ میں درج ہے۔ اور عموماً مومنین ۱۵ شعبان و شبِ قدر و شبِ جمعہ میں بھی بھیجتے ہیں خواہ ضریح قبور آئمہ علیہم السلام میں ڈالا جائے خواہ آب جاری میں بطریق مشہور ڈالا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کتبت الیک یا مولای صلوات اللہ و سلامہ علیک مستغیثا بک وشکوت ما انزل بی مستجیرا باللہ عز وجل ثم بک من امر قد دھمنی واشغل قلبی واطال فکری وسلبنی بعض لبی وغیر خطیر نعمۃ اللہ عندی اسلمنی عند تخیل ورودہ الخلیل وتبرأ منی عند ترائی اقبالہ الی الحمیم وعجزت عن دفاعہ حیلتی وخاننی فی تحملہ صبری وقوتی فلجأت فیہ الیک وتوکلت فی المسئلۃ للہ جل ثناؤہ علیہ وعلیک فی دفاعہ عنی علما بمکانک من اللہ رب العالمین ولی التدبیر ومالک الامور واثقا بک فی المسارعۃ فی الشفاعۃ الیہ جل ثناؤہ فی امری منیقنا لاجابتہ تبارک

و تعالی ایاک باعطاء سولی و انت یا مولای
صلوات اللہ علیک حریر بتحقیق ظنی و تقدیر
املی فیک فی امر (یہاں اپنی حاجت لکھے) فیہ
لاطاقۃ لی بحملہ ولاصبر لی علیہ وان کنت
مستحقا لہ ولاضعافہ بقبیح افعالی وتفریط
فی الواجبات التی للہ عزّ وجل فاغثنی یامولای
صلوات اللہ علیک عند اللہف وقدّم المسئلۃ
للہ عزّ وجل فی امری قبل حلول التلف وشماتۃ
الاعداء فبک بسطت النعمۃ علی واسئل اللہ جل
جلالہ لی نصرا عزیزا وفتحا قریبا فیہ بلوغ
الامال وخیر المبادی وخواتیم الاعمال
والامن من المخاوف کلھا فی کل حال انہ جل
ثناؤہ لما یشاء فعّال وھو حسبی ونعم الوکیل
فی المبدأ والمال

عــــــــــــــریضہ

یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں۔

عریضہ صاحب الامرؑ ڈالنے کا طریقہ

یہ طریقہ شفاء الاسقام اور تحفۃ العوام وغیرہ میں مذکور ہے کہ عریضہ آب جاری میں ڈالتے وقت التماس کرے کہ میں یہ عریضہ وکیل امام عصرؑ کے ہاتھ میں دیتا ہوں اور وہ اُن حضرت کو یہ عریضہ بکمال احتیاط پہنچا ئیں گے۔ اور حضرتؑ خود بنفسہ حاجت کے پورا ہونے کے لئے متوجہ ہونگے پس آواز دے۔

یا عُثمَانَ بنَ سَعِیدِ العُمرِیِ یا ان کے فرزند محمد ابن عثمان یا حسین بن روح یا علی بن محمد السمری

بہر حال ان چار نوابین حضرتؑ میں سے کسی کو پکارے اور کہے۔

سَلَامٌ عَلَیکَ اَشھَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِندَ اللّٰہِ مَرزُوقٌ وَقَد خَاطَبتُکَ فِی حَیٰوتِکَ الَّتِی عِندَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ھٰذِہٖ رُقعَتِی وَحَاجَتِی اِلیٰ مَولَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیہِ فَسَلِّمھَا اِلَیہِ فَاَنتَ الثِّقَۃُ الاَمِینُ :۔

اس کے بعد عریضہ ڈالے۔

عریضہ بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ جو عریضہ صاحب الامرؑ میں رکھکر بھیجے

نقل از شفاء الاسقام

کتاب خلاصۃ التجربات کے بعض نسخوں میں ہے کہ عریضہ امام عصرؑ کے علاوہ دوسرا عریضہ بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ لکھے۔ اور خوشبو لگاکے اور اس پر تاگا لپیٹے اور عریضہ حضرت صاحب الامرؑ میں رکھکر اور پاک مٹی سے اس کو سر بہ مہر کرکے جیسا کہ اوپر لکھا گیا آب رواں میں ڈالے عریضہ یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی اللہ جل جلالہ و تقدست اسماؤہ وعظمت الاؤہ من عبدہ الضعیف الفقیر الھارب (یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) الٰھی وسیدی ومولای وخالقی والمتکفل برزقی الیک اشکو بثی وحزنی وبک استعین علی ظالمی ومن بغی علیّ وتقوی علی ضعفی وتسلط بشرہ علیّ وتعزز علی ظلمی فانک قلت وقولک الحق ومن بغی علیہ لینصرنہ اللہ و قد علمت یا مولای انہ قد بغی علیّ ومالی من شرہ مجیر غیرک وما استعین مع

ضعفی الا بقوتک ولا حول ولا قوۃ الا بک یا علی یا عظیم اجرنی منہ وانصرنی علیہ و لا تسلمنی الی شرہ فقد شکوتہ الیک وانتصرت بقوتک علیہ یا مولای الغوث الغوث الغوث النصر النصر النصر یا سیدی لا اھلک وانت رجائی لا تخل یدک عن ضعفی وارحم فقری وذلی وغربتی اللھم اقھر سلطانہ علی بسلطانک علیہ حتی افوز مع المعتصمین منہ بک یا ارحم الراحمین امنت باللہ الذی لا الہ الا ھو و انتصرت بالعلی الاعلی والجات الی العزیز الجبار وفزعت الی الباری القھار وتحصنت بمحمد وآلہ علیھم السلام ورمیت من یریدنی ویکیدنی بلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عریضہ تیر بہدف

حسب ذیل عریضہ کاغذ سفید پر لکھ کر جمعہ عروج ماہ سے ایک ہفتہ

مسلسل دریا میں قبل طلوع آفتاب ڈالے، تیر بہدف ہے وہ عریضہ یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل الی المولی الجلیل رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔ عریضہ ڈالتے وقت یہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ

اس کے بعد اپنا مطلب بیان کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْتَغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ

...ی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ سُبْحٰنَ
...بِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی
الْمُرْسَلِیْنَ

...ریضہ نادر الوجود

(نقل از تحفۃ العوام مصدقہ آقا السید سبط حسین مجتہد طاب ثراہ)

یہ عریضہ نادر الوجود اور کمیاب ہے حتیٰکہ بحار میں بھی نہیں ہے
...تاب انیس العابدین نے کتاب سعادات سے نقل کیا ہے
...عض افاضل نے اس کتاب کا ترجمہ شہزادی آغا بیگم دختر
...شاہ عباس صفوی کے لئے کیا تھا۔ یہ عریضہ ایک پاک کاغذ پر
...ک روشنائی سے لکھے بہتر ہے کہ خاکِ شفا سے لکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم توسلت الیك
یا ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن
محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد
ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب
النباء العظیم والصراط المستقیم وعصمۃ
اللاجئین باُمّك سیدۃ نساء العالمین
وباٰبائك الطاهرین وباُمّهاتك الطاهرات
ویٰسٓ والقرآن الحکیم والجبروت العظیم
وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتب مسطور

ان تکون سفیری الی اللہ تعالیٰ فی حاج

پس حاجت لکھ کر اس رقعہ کو گل پاک میں رکھ کے آب
دریا یا چاہ عمیق میں ڈال دے۔ اور عریضہ ڈالتے وقت کہے

یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدٍ وَیَا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ
اَوْصِلَا قِصَّتِیْ اِلٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ :-

عریضہ توسّل زود اثر خدمت امام عصرؑ

(نقل از شفاء الاسقام)
کتاب السعادات سے برائے ہر مہم وحاجت نقل کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم توسلت الیک یا
ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن
محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن
محمد بن علی بن الحسین بن علی بن
ابی طالب النباء العظیم والصراط المستقیم
وعصمۃ اللاجین بامک سیدۃ نساء
العالمین وبآبائک الطاھرین وبامہاتک

طاهرات ویٰس والقرآن الحکیم وجبرو
العظیم وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتاب
مسطور ان تکون سفیری الی اللہ ان لک
عندہ مقاماً محموداً وانت عندہ وجیہ
فی الدنیا والاٰخرۃ الغوث الغوث
بسر البسر البسر لا اھلک وانت رجائی
یا مولائی صاحب الزمان الامان الامان
الامان صلوٰۃ اللہ علیک تکون سفیری
الی اللہ تعالیٰ فی

اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے۔ اور اس طریقہ سے ڈالے جیسا کہ گذشتہ عریضہ کے متعلق رسالہ ہذا میں لکھا جا چکا ہے۔

رقاع الاستغاثات للحاجت

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جس کا رزق کم ہو اور اس پر معیشت تنگ ہو جائے یا مہم دنیا و آخرت پیش ہو تو رقعہ سفید پر وقت طلوع آفتاب آب جاری میں ڈالے مگر اس طرح عریضہ لکھے کہ اسما ایک سطر میں کل آجائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الملک الحق المبین

من العبد الذلیل الی المولی الجلیل سلام
علی محمّد وعلیّ وفاطمۃ والحسن والحسین
وعلی ومحمّد وجعفر وموسٰی وعلی ومحمّد
وعلی والحسن والقائم سیدنا ومولانا
صلوات اللہ علیہم اجمعین ربِّ انی
مسّنی الضّرّ والخوف فاکشف ضرّی وامن
خوفی بحق محمّد وآل محمّد واسئلک بکل
نبیّ ووصیّ وصدیق وشہید ان تصلی
علی محمّد وآل محمّد یا ارحم الراحمین
اشفعوالی یا سادتی بالشان الذی لکم
عند اللہ فانّ لکم عند اللہ لشاناً من
الشان فقد مسّنی الضّرّ یا سادتی واللّٰہُ
ارحم الرّاحمین فافعل بی یا ربّ

یہاں پر مطلب اور اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھ
کر دریا میں حسبِ دستور ڈال دے۔

عریضہ دیگر منقول از آنحضرتؑ

صادق آلِ محمدؑ سے منقول ہے کہ اگر تجھ کو کوئی حاجت ہو خدا کی طرف

یا کسی امر سے تو خائف ہو تو اس عریضہ کو کاغذ پر لکھ کر مٹی میں لپیٹ کر آب جاری یا چاہ میں ڈال دے حق تعالیٰ بہت جلد فرح عنایت فرمائے گا۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰھُمّ اِنّی اتوجّہ الیک باحبّ الاسمآءِ الیک واعظمھا لدیک واتقرّب واتوسّل الیک بمن اوجبت حقّہ علیک بمحمّد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ومحمّد وجعفر وموسٰی وعلی ومحمّد وعلی والحسن ومحمّد المھدی صلوات اللہ علیھم اجمعین اکفنی شرّ کذا وکذا۔ اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے۔ اور اس رقعہ کے دَوْر میں یعنی چاروں طرف یہ صورت بنائے۔ اور بعض نسخوں میں یہ صورت لکھی ہے۔

عریضہ امام رضاؑ

برائے برآمدن حاجت ومہمات وکشائش کارہائے دنیا وآخرت لکھے۔

ھٰذہٖ رقعۃ عبدک فلان بن فلان وافض

حَاجتی بحرمۃ صاحب الزمان وبحرمۃ روضۃ الامام الثامن والضامن وعترتہ یاذالجلال والاکرام وبحق جدہ المصطفیٰ وعلی المرتضیٰ وفاطمۃ الزہرآء وبحقک یا قاضی حوائج الطالبین وبحرمۃ صاحب الزمان صلوات اللّٰہ علیہم اجمعین وبحق اٰبائہ الطاھرین برحمتک یا ارحم الرّاحمین یا مجیب دعوۃ المضطرین۔

عریضہ آیات

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص ان آیات کو لکھ کر دریا میں ڈالے، اگر ایک ہفتہ میں اُس کا مطلب حل نہ ہو تو روزِ قیامت اُس سے شرمندہ ہوں۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ولاحول ولا قوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم بسم اللّٰہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل وانت ارحم الرّاحمین۔ اور جب یہ عریضہ پانی میں ڈالے تو یہ کہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ محمّدٍ وّ آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ صَحْبِہِ الْمُرْضِیِّیْنَ :-

عریضہ آیات دیگر

ایک کاغذ پر یہ لکھیں :- بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الی المولی الجلیل ربّ انی مسّنی الضّرّ و انت ارحم الرّاحمین بحقّ محمّد و اٰلہ صلّ علی محمّد و اٰلہ و اکشف ھمّی و فرّج عنّی غمّی برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۞

اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آبِ رواں یا چاہ میں ڈال دیں :-

عریضہ رُباعی خدمت امام حسین علیہ السّلام

"نقل از شفاء الاسقام"

مروی ہے کہ ایک سائل امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور یہ رباعی لکھ کر خدمت امام عالی مقام میں پیش کی ؎

لَمْ یَبْقَ مِمَّا یُبَاعُ بِحَبَّۃٍ
وَکَفَاکَ مَنْظَرُ حَالَتِیْ عَنْ مَخْبَرِیْ
اِلَّا بَقِیَّۃُ مَاءِ وَجْہٍ صُنْتُھَا
مِنْ اَنْ یُبَاعَ فَقَدْ وَجَدْتُکَ مُشْتَرِیْ

" یعنی " میرے پاس اب کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ایک حبہ کے بدلہ بھی بیچی جا سکے. سوائے تھوڑی آبرو کہ جس کو میں نے آپ کے لئے بچا رکھا تھا پس آپ کو اس کا مشتری پایا۔

حضرت اٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے گئے اور صرہ زر طلب کیا مگر اس میں رقم تھوڑی تھی نہ چاہا کہ رقم اس سائل کو دیں۔ اتنے میں سائل نے دوسری رباعی لکھ کر اندر بھجوائی۔

مَاذَا اَقُولُ اِذَا رَجَعْتُ وَقِيلَ لِي

مَا ذَا اَصَبْتَ مِنَ الْجَوَادِ الْمُفْضَلِ

اِنْ قُلْتُ اَعْطَانِي كَذِبْتُ وَاِنْ اَقُلْ

بَخِلَ الْجَوَادُ بِمَالِهِ لَمْ يُقْبَلِ

" یعنی " جب میں یہاں سے خالی ہاتھ پلٹ کر جاؤں گا تو کیا کہوں گا جبکہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو نے سخی کے در سے کیا پایا؟ اگر کہتا ہوں کہ اس نے مجھ کو عطا کیا تو یہ جھوٹ ہوگا۔ اور اگر کہتا ہوں کہ نہیں عطا کیا تو لوگ اس کو باور نہیں کریں گے۔

جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس رباعی کو پڑھا تو آپ واپس تشریف لائے اور مال کی وہ تھیلی دروازہ کی آڑ سے اس کو عطا کی اور فرمایا۔

یا عَبْدَ اللہِ عَجِّلْتَنَا نُعْطِیکَ عاجِلَ یَدِنَا
اِنْ کُنْتَ قَدْ اَمْہَلْتَنَا لَمْ یُقْلِلِ!
نَحْنُ الْقَلِیلُ وَکُنْ کَاَنَّکَ لَمْ نَسَلْ
وَلَمْ تَبِعْ وَنَکُوْنُ نَحْنُ کَاَنَّنَا لَمْ نُسْئَلِ

اس زمانہ میں بھی اس واقعہ کے متعلق دو شخصوں میں نزاع ہوئی۔ ایک نے بحال اعتقاد کہا کہ گو امام حسینؑ نہیں ہیں لیکن صاحب الزمان موجود ہیں یہ کہکر اس نے پہلی رباعی لکھ کر دریا میں ڈالدی۔ کچھ دیر کے بعد دوسری رباعی بھی دریا میں ڈالدی۔ تھوڑی کے بعد کچھ مچھلیاں پانی سے نمودار ہوئیں اور انہوں نے بارہ صرۂ زر کنار دریا پر ڈال دیئے۔ اللھم صل علے محمد وال محمد۔ پس اگر بندۂ مومن اپنی کسی حاجت کے لئے عریضہ مذکورہ لکھے تو ہر رباعی کے بعد یہ لکھے:۔

مِنَ العبد الذلیل (فلان بن فلان[1]) الی المولی الجلیل مولینا صاحب العصر و الزمان صلواۃ اللہ علیہ ان یفعل بی۔

(اس کے بعد اپنی حاجت لکھے)

عریضہ کشمر دیہ مختصر

"نقل از مصباح کفعمی" یہ عریضہ حضرت امیر المومنینؑ نے پسر

---

[1] فلان بن فلان کی جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھئے:۔

کشمرد کو تعلیم کیا تھا صورت اس کی یہ ہے کہ پاک کاغذ پر پاک قلم و دوات سے سورہ حمد و آیۃ الکرسی لکھے پھر لکھے۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔

اس کے بعد لکھے۔ الی المولی الجلیل الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم سلام علی آل یس محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین

وعلی ومحمّد وجعفر وموسی وعلی ومحمّد
وعلی والحسن ومحمد بن الحسن حججك
یا رب العالمین علی خلقك اللّٰهمّ انّی
اسئلك بانّی اشهد انك انت اللّٰه الٰهی واله
الاولین والاٰخرین لا اله غیرك واتوجّه
الیك بحق هذه الاسماء التی اذا دعیت
بها اجبت واذا سئلت بها اعطیت
لمّا صلّیت علیهم وهوّنت علیّ خروج
روحی وکنت لی قبل ذٰلك غیاثا ومجیرا
ممّن اراد ان یفرط علیّ وان یطغیٰ۔

یہ عبارت لکھ کر سورۂ یٰسٓ پڑھیں اور جو حاجت ہو اس کو بیان کریں جس دشمن کا خوف ہو اس کا ذکر کریں پھر اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آب رواں یا کنوئیں میں ڈال دیں انشا اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔

عریضہ کشمردیہ مطوّل

یہ عظیم المرتبت عریضہ وہ ہے جس کے متعلق حضرت حجت عجل اللہ فرجہٗ نے ارشاد فرمایا ہے اگر بے جا وقت و بلا ضرورت بھیجا گیا تو میں اس شخص سے بروز حشر جواب طلب کرونگا۔ یہ عریضہ اسرار غیب میں سے ہے۔ بربادی دشمن کے لئے تیر بہدف ہے کسی

مومن کو تباہ کرنے کی غرض سے اس کو ڈالنے کی سخت ممانعت ہے۔ نیز نا اہل کو تعلیم کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ اس عریضہ کو شیخ جعفر طوسی نے مصباح متہجد و مختصر مصباح میں تحریر فرمایا ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ ایک پاک کاغذ پر بارگاہ احدیت میں حسب ذیل عریضہ تحریر کرے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی اللہ سبحانہ وتقدست اسمآؤہ رب الارباب وقاصم الجبابرۃ العظام عالم الغیب وکاشف الضر الذی سبق فی علمہ ما کان وما یکون من عبدہ الذلیل المسکین الذی انقطعت بہ الاسباب وطال علیہ العذاب وھجرہ الاھل وباینہ الصدیق الحمیم مرتھنا بذنبہ قد اوبقہ جرمہ وطلب النجاء فلم یجد ملجاء ولا ملتجاء غیر القادر علی حل العقد ومؤید الابد ففزعی الیہ واعتمادی علیہ لا ملجا ولا ملتجا الا الیہ ولا اقطع رجائی منہ اللھم انی اسئلک

بعلمك الماضی وبنورك العظیم و
بوجهك الکریم وحجتك البالغة ان
تصلی علی محمّد وال محمّد وان تاخذ
بیدی وتجعلنی ممن یقبل، توبه و
تقبیل حوبه وتقیل عثوته وتکشف
کربته وتذیل ترحته وتجعل له من
اموره فرجا ومخرجا وتردّ عنّی باس
هذا الظالم القاصم وباس الناس یا
ربّ الملائکة والناس حسبی انت و
کفی من انت حسبه یا کاشف الامور
العظام فانه لاحول ولا قوّة الّا بك

پھر اس کے بعد ایک عریضہ صاحب الزمانؑ کی خدمت میں اس
طرح پر لکھے ا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

توسلت بحجة الله الخلف الصالح
محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی
ابن موسی بن جعفر بن محمد بن

علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب
النبأ العظیم والصراط المستقیم والحبل
المتین وقسیم الجنۃ والنار اتوسل الیک
باٰبائک الطاھرین الخیرین المنتجبین
وامھاتک الطاھرات الباقیات الصلحٰت
الذین ذکرھم اللّٰہ فی کتابہ فقال عز من قائل
الباقیات الصالحات خیر عند ربک
ثوابًا وخیر املا وبجدک رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ واٰلہ وحبیبہ وخیرتہ من خلقہ
ان تکون وسیلتی الی اللّٰہ عز وجل فی کشف
ضرّی وحلّ عقدی وتفرّج حسرتی
وکشف بلیتی وتنعس ترحتی وبکھیعص
یٰس والقراٰن الحکیم وبالکلمۃ الطیبۃ
وبمستقر الرحمۃ وجبروت العظمۃ
وباللّوح المحفوظ وبمجاری القراٰن و
بحقیقۃ الایمان وقوام البرھان وبنور
النور وبمعدن النور وبحجاب المسطور

البیت المعمور وبالسبع المثانی والقرآن العظیم وفرائض الاحکام والمتکلم بالعبرانی المترجم بالیونانی والمناجی بالسریانی وما دار فی الخطرات وما لم یحط بالظنون من علمک المخزون وبسرک المصون وبالتوراۃ والانجیل والزبور والفرقان یاذا الجلال والاکرام صل علی محمد واٰلہ وخذ بیدی وفرج عنی بانوارک و اقسامک وکلماتک البالغۃ انک جواد کریم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم صلواتہ وسلامہ علی صفوتہ من بریتہ محمد وذریتہ۔

دونوں رقعوں کو طے کر کے عریضہ خداوند کریم امام عصرؑ کے عریضہ کے اندر رکھیں۔ پھر دونوں کو پاک مٹی میں لپیٹ دیں اور شب جمعہ اس کو آب جاری یا کنوئیں میں ڈالیں۔ پہلے ۲ دو رکعت نماز پڑھیں جس میں اللہ اور محمد و آل محمد کی طرف پوری توجہ ہو۔ جاننا چاہئے کہ یہ عریضہ شدید حاجت کے وقت لکھا جائے۔ اور یقین کے ساتھ پانی میں ڈالا جائے تجربہ کیلئے ہرگز نہ ڈالا جائے۔

عریضہ کے ڈالنے کا طریقہ ص۲۷ پر گزر چکا ہے اسی طریقہ سے یہ عریضہ بھی ڈالا جائے گا۔

اعمال ماہ رمضان

اس ماہ مبارک کی فضیلت و اہمیت اظہر من الشمس ہے اس کو امت کا مہینہ بھی کہا گیا ہے، اور اللہ کا مہینہ بھی کہا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ یہ امت کی بخشش اور اللہ کی رحمت کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک آیت کا ثواب ختم قرآن کے برابر، ایک سانس تسبیح کے برابر، خالی سورہنا (بشرطیکہ عبث روزہ ترک نہ کیا ہو) عبادت کے برابر ہے۔ اس کے اعمال بہت وارد ہیں۔ ہم صرف اعمال حضرت حجت روحی فداہ پر اکتفا کرتے ہوئے چند اعمال درج کرتے ہیں:۔

دعائے افتتاح

اس دعائے کثیر الفوائد میں بہترین مضامین مذکور ہیں خصوصاً امام زمانہ کے لیے دعا و ثنا ہے، ہر شب ضرور پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الثَّنَاۤءَ بِحَمْدِكَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَاَیْقَنْتُ اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَةِ وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْكِبْرِیَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰھُمَّ اَذِنْتَ لِیْ فِیْ دُعَاۤئِكَ وَمَسْئَلَتِكَ فَاسْمَعْ یَا سَمِیْعُ

مِدْحَتِيْ وَاَجِبْ يَا رَحِيْمُ دَعْوَتِيْ وَاَقِلْ
يَا غَفُوْرُ عَثْرَتِيْ فَكَمْ يَا اِلٰهِيْ مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ
فَرَّجْتَهَا وَهُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَعَثْرَةٍ
قَدْ اَقَلْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَحَلْقَةِ
بَلَآءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى جَمِيْعِ
نِعَمِهٖ كُلِّهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا مُضَادَّ لَهٗ
فِيْ مُلْكِهٖ وَلَا مُنَازِعَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ وَلَا شَبِيْهَ
لَهٗ فِيْ عَظَمَتِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ اَمْرُهٗ
وَحَمْدُهُ الظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ الْبَاسِطِ
بِالْجُوْدِ يَدُهُ الَّذِيْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهٗ وَلَا
تَزِيْدُهٗ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ اِلَّا جُوْدًا وَّكَرَمًا اِنَّهٗ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ قَلِيْلًا
مِنْ كَثِيْرٍ مَعَ حَاجَةٍ بِيْ اِلَيْهِ عَظِيْمَةٍ وَغِنَاكَ

عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ
سَهْلٌ يَسِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي وَتَجَاوُزَكَ
عَنْ خَطِيئَتِي وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسِتْرَكَ
عَلٰى قَبِيحِ عَمَلِي وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي عِنْدَ
مَا كَانَ مِنْ خَطَاىَ وَعَمْدِي اَطْمَعَنِي فِي اَنْ
اَسْئَلَكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ الَّذِي رَزَقْتَنِي
مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَّفْتَنِي
مِنْ اِجَابَتِكَ فَصِرْتُ اَدْعُوكَ اٰمِنًا وَاَسْئَلُكَ
مُسْتَاْنِسًا لَا خَائِفًا وَلَا وَجِلًا مُدِلًّا عَلَيْكَ فِيمَا
قَصَدْتُ فِيهِ اِلَيْكَ فَاِنْ اَبْطَاَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي
عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي اَبْطَاَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي
لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُورِ فَلَمْ اَرَ مَوْلًى كَرِيمًا
اَصْبَرَ عَلٰى عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ اِنَّكَ
تَدْعُونِي فَاُوَلِّي عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ اِلَيَّ فَاَتَبَغَّضُ
اِلَيْكَ وَتَتَوَدَّدُ اِلَيَّ فَلَا اَقْبَلُ مِنْكَ كَاَنَّ
لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ
لِي وَالْاِحْسَانِ اِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ

وَكَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ
بِفَضْلِ اِحْسَانِكَ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِى الْفُلْكِ مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ
فَالِقِ الْاِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّيْنِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حِلْمِهٖ بَعْدَ عِلْمِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى عَفْوِهٖ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى طُوْلِ
اَنَاتِهٖ فِىْ غَضَبِهٖ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ
الْاِصْبَاحِ ذِى الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ
وَالْاِنْعَامِ الَّذِىْ بَعُدَ فَلَا يُرٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ
النَّجْوٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ
لَيْسَ لَهٗ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهٗ وَلَا شَبِيْهٌ يُشَاكِلُهٗ وَلَا
ظَهِيْرٌ يُعَاضِدُهٗ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْاَعِزَّآءَ وَتَوَاضَعَ
لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهٖ مَا يَشَآءُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِىْ يُجِيْبُنِىْ حِيْنَ اُنَادِيْهِ وَيَسْتُرُ عَلَىَّ
كُلَّ عَوْرَةٍ وَاَنَا اَعْصِيْهِ وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَىَّ فَلَا
اُجَازِيْهِ فَكَمْ مِّنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيْئَةٍ قَدْ اَعْطَانِىْ

وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ
قَدْ اَرَانِي فَاُثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَاَذْكُرُهٗ مُسَبِّحًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُهْتَكُ حِجَابُهٗ وَلَا يُغْلَقُ
بَابُهٗ وَلَا يُرَدُّ سَائِلُهٗ وَلَا يُخَيَّبُ اٰمِلُهٗ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ وَيُنَجِّي الصّٰلِحِيْنَ
وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ وَيُهْلِكُ
مُلُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ اٰخَرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ
الْجَبَّارِيْنَ مُبِيْرِ الظَّالِمِيْنَ مُدْرِكِ الْهَارِبِيْنَ
نَكَالِ الظَّالِمِيْنَ صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مَوْضِعِ
حَاجَاتِ الطَّالِبِيْنَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهٖ تَرْعَدُ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا
وَتَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوْجُ الْبِحَارُ
وَمَنْ يَسْبَحُ فِي غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ
وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيْتُ الْاَحْيَآءَ
وَيُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَصَفِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ
سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَتِكَ اَفْضَلَ وَاَحْسَنَ وَ
اَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَ
اَطْهَرَ وَاَسْنٰى وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَصِفْوَتِكَ
وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
وَصَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاَخِىْ
رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاٰيَتِكَ الْكُبْرٰى
وَالنَّبَاِ الْعَظِيْمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ
فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَىِ
الرَّحْمَةِ وَاِمَامَىِ الْهُدَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَىْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ حُجَجِكَ عَلَى
عِبَادِكَ وَاُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً
دَائِمَةً اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ
الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ
وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلَى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ
اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِ مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ
اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ اَمْنًا يَعْبُدُكَ
لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ
وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيزًا
وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ
وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ
الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ

إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا
الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ
وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ
وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ
الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ اللَّهُمَّ
الْمُمْ بِهِ شَعْثَنَا وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا وَ
ارْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا وَأَعْزِزْ بِهِ
ذِلَّتَنَا وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَنَا وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنَا
وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنَا وَيَسِّرْ بِهِ
عُسْرَنَا وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوهَنَا وَفُكَّ بِهِ أَسْرَنَا
وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنَا وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا وَاسْتَجِبْ
بِهِ دَعْوَتَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهِ
مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ آمَالَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ
فَوْقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ وَأَوْسَعَ
الْمُعْطِينَ اشْفِ بِهِ صُدُورَنَا وَأَذْهِبْ بِهِ
غَيْظَ قُلُوبِنَا وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَیْكَ فَقْدَ نَبِیِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَغَیْبَةَ وَلِیِّنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ عَلَیْنَا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِنَّا عَلٰی ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُهٗ وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَنَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَسُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهٗ وَرَحْمَةٍ مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِیَةٍ مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

صلوات ہر روز ماہِ رمضان[1]

یہ جلیل القدر صلوات ہر روز ماہ رمضان میں پڑھنا چاہئے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لَبَّیْكَ یَا رَبِّ وَسَعْدَیْكَ وَسُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ

[1] نقل از مفاتیح اردو صـ ۱۹۵ ۔

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا
رَحِمْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعَالَمِيْنَ.
اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَنَنْتَ
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا شَرَّفْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ
غَرَبَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَرَفَتْ عَيْنٌ
اَوْ بَرَقَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا ذُكِرَ
السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا سَبَّحَ لِلّٰهِ
مَلَكٌ اَوْ قَدَّسَهٗ السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِى الْاَوَّلِيْنَ
وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَالسَّلَامُ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ بَلِّغْ مُحَمَّدًا نَبِيَّكَ عَنَّا
السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا مِنَ الْبَهَاۤءِ وَالنَّضْرَةِ
وَالسُّرُوْرِ وَالْكَرَامَةِ وَالْغِبْطَةِ وَالْوَسِيْلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ
وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَالشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَفْضَلَ مَا تُعْطِىْ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
وَاَعْطِ مُحَمَّدًا فَوْقَ مَا تُعْطِى الْخَلَاۤئِقَ مِنَ
الْخَيْرِ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً لَا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَطْيَبَ وَاَطْهَرَ
وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اَحَدٍ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اَحَدٍ
مِنْ خَلْقِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ
بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ

وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْہِمَا اَللّٰہُمَّ صَلِّ
عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِمَامَیِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاہُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاہُمَا وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دِمَآئِہِمَا اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ ابْنِ
مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ
مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ

عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِہٖ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَعَجِّلْ فَرَجَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاھِرِ ابْنَیْ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ذُرِّیَّۃِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ نَبِیَّکَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ مَکِّنْ لَھُمْ فِی

رقیہ و ام کلثوم سے مراد حضرت علی کی صاحبزادیاں ہیں کیونکہ آپ کی ذریت رسول اللہ صلعم کی ذریت ہے — ۱۲

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عَدَدِهِمْ وَ
اَنْصَارِهِمْ عَلَى الْحَقِّ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ اَللّٰهُمَّ
اطْلُبْ بِذَحْلِهِمْ وَ وِتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ
وَكُفَّ عَنَّا وَعَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ
بَاْسَ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَكُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

اعمال شب قدر

شب قدر انیسویں۔ اکیسویں۔ تیئسویں شب میں ہے لہٰذا حسب ذیل اعمال تینوں شبوں میں بجا لائے۔

کتاب اقبال اور زاد المعاد وغیرہ میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ شب قدر میں دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اور بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ حق تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشش دے گا۔ اور غسل ان شبوں میں سنت مؤکدہ ہے قریب غروب آفتاب غسل کرنا سنت ہے۔ اور اسی غسل سے نماز عشا پڑھے تحفۃ الدعوات میں کتاب اقبال سے نقل کیا ہے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن کھول کر اپنے منہ کے سامنے ہاتھوں پہ لے اور یہ دعا پڑھے۔

م۔ غسل مسقط وضو نہیں ہے۔ ج۔ ص۔ ۱۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَ مَا فِیْہِ وَفِیْہِ اِسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَ اَسْمَآئُکَ الْحُسْنٰی وَ مَا یُخَافُ وَ یُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ مِنَ النَّارِ وَ تَقْضِیَ حَوَآئِجِیْ لِلدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ

پس حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت برآئے گی

بعد اس کے کلام مجید بند کر کے سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ وَ بِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَ بِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدًا اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ دس مرتبہ کہے بِکَ یَا اَللّٰہُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَۃَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِالْحُجَّۃِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کہے۔ پس جو حاجت

جو طلب کرے اور زیارت امام حسینؑ ان تینوں شبوں میں سنتِ
مؤکدہ ہے۔ یعنی انیسویں[۱۹] شب اور اکیسویں[۲۱] و تیئسویں[۲۳] شب اعمالِ
مذکورہ تینوں شبوں کے ہیں۔ اور اعمال تیئسویں شب کے مخصوص یہ
ہیں۔ کہ اوّل تو اعمال مذکورہ بجا لائے بعدہٗ بسند معتبر حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عنکبوت[۲۹] اور سورۂ
روم[۳۰] اور سورۂ دخان[۴۴] اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔
اور ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلنا کا بھی ثواب عظیم رکھتا ہے
اور اس شب میں دو[۲] غسل سنت ہیں ایک اوّل شب اور ایک آخرِ
شب اور دو[۲] دو[۲] رکعت کر کے سو[۱۰۰] رکعت نماز سنت ہے
ہر رکعت میں بعد الحمد جو سورہ چاہے پڑھے۔ ان سو[۱۰۰] رکعتوں
کی فضیلت میں حدیثیں بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ اور چاہیئے کہ سو[۱۰۰]
رکعتیں علاوہ نافلہ شب کے ہوں۔ بلکہ عوض میں سو[۱۰۰] رکعتوں کے
اپنی قضا نمازیں چھ یوم کی پڑھ سکتا ہے یا اس سے زائد بھی۔ اور
بہترین اعمال اس شب میں اپنے پدر و مادر و برادران مومنین زندہ
و مردہ کی طلب آمرزش اور اپنے مطالب دنیا و آخرت کے
لئے دعا کرنا ہے۔ اور وہ شخص بہت خوش نصیب ہے جو اس
شب کو قرآن و نماز و عبادت خدا میں بسر کرے۔ اور اس شب
میں یہ دعا پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاَوْسِعْ لِي فِي

رِزْقِیْ وَاَصِحَّ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَاکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ۔ اور کہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوْ اَنْتَ مُنْزِلُہٗ مِنْ نُوْرٍ تَھْدِیْ بِہٖ اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُہٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُہٗ اَوْ ضُرٍّ تَکْشِفُہٗ وَاکْتُبْ لِیْ مَا کَتَبْتَ لِاَوْلِیَآئِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْکَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاکَ عَنْھُمْ مِنْکَ الْعِقَابَ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

زیارت امام حسین علیہ السّلام (شب قدر)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ۔

زیارت مبسوطہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ
وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَابْنَ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ
اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْھَدُ
اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ
وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ

وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِى الْاَصْلَابِ
الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ
مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ
الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِيُّ
الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ
اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّىْ بِكُمْ
مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِىْ
وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِىْ وَقَلْبِىْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ
اَمْرِىْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ

سَلامٌ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ وَعَلٰی غَائِبِکُمْ وَعَلٰی ظَاهِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ۔ پس دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔

بعد زیارت علی بن الحسین پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ وَابْنَ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ :۔

پس زیارت سائر شہدا پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّائَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّائَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَا سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیِّ الزَّکِیِّ النَّاصِحِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ۔

نیز شب قدر میں زیارت امام عصر بھی پڑھے (ص ۹ پر دیکھو)

ان اعمال کے تحت بخیال طوالت تحریر نہیں کیے اس شب ہر عملِ خیر ثوابِ عظیم و درجاتِ عالی رکھتا ہے جہاں تک ممکن ہو تمام شب اعمال و تلاوت قرآن و طلب دعائیں بسر کریں۔

دُعائے سباسب

یہ دُعا شب قدر کی آخر رات میں پڑھے۔ یہ دعا تعلیم کردہ حضرت صاحب الامرؑ ہے اور نہایت طویل اور مجرب و عظیم المرتبت ہے دشمنوں کے دُور کرنے، ان کی رسوائی، سحر باطل کرنے اور مقاصدِ دینی و دنیوی پورا ہونے کے لئے نہایت مجرّب ہے

عام راتوں میں بھی آخر شب اس کا پڑھنا مستحب ہے (ص۵۳ پر گزر چکی ہے)

وداعِ ماہِ رمضان

امام عصر علیہ السلام نے اپنی ایک توقیع وقیع میں ارشاد فرمایا کہ اعمال ماہ رمضان تقریباً سب شب کو کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وداع بھی آخر شب کرنا چاہیئے۔ اگر چاند کی تحقیق نہ ہو سکے تو شب ۲۹-۳۰ دونوں راتوں کو وداع کرے۔ دُعائے وداع یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِيْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَغَفَرْتَ لِيْ۔

اعمال ماہِ شوال

روایت میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام شب عید نہیں سوتے تھے ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے تھے۔ زاد المعاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت علیؑ بن الحسینؑ زین العابدینؑ اس رات کو احیا کرتے تھے اور صبح تک مسجد میں بسر فرماتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے "اے فرزند! آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے"۔ اس رات کو غسل سنت ہے۔

روز اوّل شوّال روز سرور و زیارات احباب ہے

کتاب تاریخ میں شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یکم شوال سنہ ۴۱ھ میں عمرو عاص وزیر معاویہ دنیا سے گزرا۔ بروایتے ۱۰ ارشوال کو حضرت امام عصرؑ کی غیبت صغرائی واقع ہوئی۔ لہٰذا اس تاریخ میں بھی زیارت امام عصرؑ پڑھنا چاہیئے۔ (ص۷۹ پر گزر چکی ہے)۔

نیز بروز عید الفطر دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے (ص۱۹۶ پر گزر چکی ہے)۔

دُعائے امام عصرؑ بروز عید الفطر

زاد المعاد میں ہے کہ حدیث معتبر میں امام عصر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز عید الفطر بعد نماز صبح اس دُعا کو پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ اَمَامِيْ وَعَلِيٍّ مِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَاَئِمَّتِيْ عَنْ يَسَارِيْ اَسْتَتِرُ بِهِمْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ زُلْفٰى لَا اَجِدُ اَحَدًا اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْهُمْ فَهُمْ اَئِمَّتِيْ فَاٰمِنِّيْ بِهِمْ مِنْ عِقَابِكَ وَسَخَطِكَ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا عَلٰى دِيْنِ مُحَمَّدٍ

وَسُنَّتِهٖ وَعَلٰى دِيْنِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهٖ وَعَلٰى
دِيْنِ الْاَوْصِيَاۤءِ وَسُنَّتِهِمْ اٰمَنْتُ بِسِرِّهِمْ
وَعَلَانِيَتِهِمْ وَاَرْغَبُ اِلَى اللّٰهِ فِيْمَا رَغِبَ
فِيْهِ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْاَوْصِيَاۤءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا عِزَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا سُلْطَانَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ وَ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُكَ
فَاَرِدْنِيْ وَاَطْلُبُ مَا عِنْدَكَ فَيَسِّرْهُ لِيْ
وَاقْضِ لِيْ حَوَائِجِيْ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ
فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ
رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِيْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَخَصَصْتَهٗ
وَعَظَّمْتَهٗ بِتَصْيِيْرِكَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْتَ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ
الْمَلٰۤئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ

كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهٖ اَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدِ انْقَضَتْ وَلَيَالِيْهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَ قَدْ صِرْتُ مِنْهُ اِلٰهِيْ اِلٰى مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَاَحْصٰى بِعَدَدِهٖ مِنْ عَدَدِيْ فَاَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّيْ مَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ وَتَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِتَضْعِيْفِ عَمَلِيْ وَقَبُوْلِيْ وَتَقَرُّبِيْ وَ قُرُبَاتِيْ وَاسْتِجَابَةِ دُعَائِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْكَ عِتْقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَالْاَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ فَزَعٍ وَمِنْ كُلِّ هَوْلٍ اَعْدَدْتَهٗ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَعُوْذُ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحُرْمَةِ الصَّالِحِيْنَ اَنْ يَنْصَرِمَ هٰذَا الْيَوْمُ وَلَكَ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُؤَاخِذَنِيْ بِهَا اَوْ ذَنْبٌ تُرِيْدُ اَنْ تُقَايِسَنِيْ بِهٖ وَتَشْقِيَنِيْ وَتَفْضَحَنِيْ بِهٖ

اَوْ خَطِيْئَةٍ تُرِيْدُ اَنْ تُقَايِسَنِيْ بِهَا وَتَقْتَصَّهَا مِنِّيْ لَمْ تَغْفِرْهَا لِيْ وَاَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيْدُ الَّذِيْ تَقُوْلُ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ اَنْ تَزِيْدَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ رِضًا وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَرْضَ عَنِّيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَمِنَ الْاٰنَ فَارْضَ عَنِّي السَّاعَةَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَطُلَقَائِكَ مِنْ جَهَنَّمَ وَسُعَدَاءِ خَلْقِكَ بِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَجْعَلَ شَهْرِيْ هٰذَا خَيْرَ شَهْرِ رَمَضَانَ عَبَدْتُكَ فِيْهِ وَصُمْتُهُ لَكَ وَتَقَرَّبْتُ بِهِ اِلَيْكَ اَسْكَنْتَنِيْ فِيْهِ اَعْظَمَهُ اَجْرًا وَاَتَمَّهُ نِعْمَةً وَاَعَمَّهُ مَغْفِرَةً وَاَكْمَلَهُ رِضْوَانًا وَاَقْرَبَهُ اِلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ شَهْرٍ

رمضان صمته لك وارزقني العود فيه
ثم العود حتى ترضى وبعد الرضا وحتى
تخرجني من الدنيا سالما وانت عني
راض وانا لك مرضي اللهم اجعل فيما
تقضي وتقدر من الامر المحتوم الذي
لا يرد ولا يبدل ان تكتبني من حجاج
بيتك الحرام في هذا العام وفي كل عام
المبرور حجهم المشكور سعيهم المغفور
ذنوبهم المتقبل مناسكهم المعافين
على اسفارهم المقبلين على نسكهم المحفوظين
في انفسهم واموالهم وذراريهم وكل ما
انعمت به عليهم اللهم اقلبني من مجلسي
هذا في شهري هذا في يومي هذا في
ساعتي هذه مفلحا منجحا مستجابا لي
مغفورا ذنبي معافا من النار ومعتقا
منها عتقا لا رق بعده ابدا ولا رهبة يا
رب الارباب اللهم اني اسئلك ان تجعل

فِيمَا شِئْتَ وَاَرَدْتَ وَقَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ
وَحَتَمْتَ وَاَنْفَذْتَ اَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَ
تُنْسِئَ فِي اَجَلِي وَاَنْ تُقَوِّيَ ضَعْفِي وَاَنْ تُغْنِيَ
فَقْرِي وَاَنْ تَجْبُرَ فَاقَتِي وَاَنْ تَرْحَمَ مَسْكَنَتِي
وَاَنْ تُعِزَّ ذُلِّي وَاَنْ تَرْفَعَ ضَعَتِي وَاَنْ
تُغْنِيَ عَائِلَتِي وَاَنْ تُؤْنِسَ وَحْشَتِي وَاَنْ
تُكْثِرَ قِلَّتِي وَاَنْ تُدِرَّ رِزْقِي فِي عَافِيَةٍ وَ
يُسْرٍ وَخَفْضٍ وَاَنْ تَكْفِيَنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ
اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي
فَاَعْجِزَ عَنْهَا وَلَا اِلَى النَّاسِ فَيَرْفُضُونِي وَاَنْ
تُعَافِيَنِي فِي دِيْنِي وَبَدَنِي وَجَسَدِي وَ
رُوْحِي وَوُلْدِي وَاَهْلِي وَاَهْلِ مَوَدَّتِي
وَاِخْوَانِي وَجِيْرَانِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۗءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالْاَمْنِ
وَالْاِيْمَانِ مَا اَبْقَيْتَنِي فَاِنَّكَ وَلِيِّي وَمَوْلَايَ
وَثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَعْدِنُ مَسْئَلَتِي وَمَوْضِعُ

شَكْوَىٰ وَمُنْتَهَىٰ رَغْبَتِي فَلَا تُخَيِّبْنِي فِي رَجَائِي
يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلَا تُبْطِلْ طَمَعِي وَرَجَائِي
فَقَدْ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَدَّمْتُهُمْ إِلَيْكَ أَمَامِي
وَأَمَامَ حَاجَتِي وَطَلِبَتِي وَتَضَرُّعِي وَمَسْأَلَتِي
فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِينَ فَإِنَّكَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهِمْ فَاخْتِمْ
لِي بِالسَّعَادَةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالسَّعَادَةِ وَالْحِفْظِ
يَا اَللّٰهُ أَنْتَ لِكُلِّ حَاجَةٍ لَنَا فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ وَعَافِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاكْفِنَا كُلَّ أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
وَتَحَنَّنْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ

عید دحو الارض ۲۵ ذیقعدہ

شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتاب تاریخ میں فرمایا ہے۔ نیز ہادی التواریخ میں ہے کہ اس تاریخ زمین بچھائی گئی۔ کعبہ بھی اسی تاریخ نصب کیا گیا۔ اول روز نزول رحمت الٰہی ہے نیز اس تاریخ کی رات کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت عیسےٰ متولد ہوئے۔ اسی تاریخ کو کشتی نوحؑ نے کوہِ جودی پر قرار کیا۔ روایات میں ہے کہ اسی تاریخ حضرت حجت روحی فداہ ظہور فرمائیں گے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ اس تاریخ کو بھی آپ کی زیارت پڑھی جائے۔ جو اوّل کتاب میں گذر چکی۔ روایت میں ہے کہ اس تاریخ کا روزہ ستر برس کے روزے کے برابر ہے۔ آج کی تاریخ اس طرح سے نماز وارد ہے کہ ۲ دو رکعت قربت کی نیت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے پانچ دفعہ سورہ والشمس پڑھے بعد سلام یہ دعا پڑھے:۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ماہ ذی الحجہ کے بعض تاریخی اہم واقعات

یکم ذی الحجہ بعقد لے ولادت حضرت ابراہیمؑ خلعت خلت بھی اسی روز ملا۔

ساتویں ذی الحجہ شہادت امام محمد باقر علیہ السلام، اسی تاریخ امام موسیٰ کاظمؑ بصرہ کے قید خانہ میں داخل کئے گئے۔

آٹھویں ذی الحجہ اس تاریخ عہد رسول میں مسجد رسول میں سوائے علیؑ کے سب کے دروازے بند کئے گئے۔ اسی تاریخ کو شہادت جناب ہانی ابن عروہ ابن زیاد کے حکم سے سرزمین کوفہ پر واقع ہوئی۔ یہ روز ترویہ ہے روز توبہ وعبادت ہے۔

نویں ذی الحجہ روز عرفہ ہے۔ شہادت حضرت مسلم۔ روانگی امام حسینؑ از مکہ۔

دسویں ذی الحجہ عید الاضحےٰ

پندرھویں ذی الحجہ ولادت امام علی نقی علیہ السلام

اٹھارھویں ذی الحجہ عید غدیر

اکیسویں ذی الحجہ روز انبساط ہے۔

بائیسویں ذی الحجہ روز قتل ابن زیاد

چوبیسویں ذی الحجہ عید مباہلہ

پچیسویں ذی الحجہ نزول ھل اتیٰ۔ اس تاریخ اہل بیت پر خوان جنت نازل ہوا۔

چھبیسویں ذیحجہ اس تاریخ عمر بن خطاب کو خنجر لگا۔ (بقول اہلسنت)
تیسویں ذیحجہ وفات عمر بن خطاب۔

عمل عید غدیر

مفاتیح الجنان میں ہے روز غدیر عید اللہ الاکبر ہے۔ آل محمد کی عید ہے۔ بزرگ ترین عیدوں میں سے ہے۔ خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا الا یہ کہ اُسنے اس روز عید کی۔ صادق آل محمدؐ سے کسی نے پوچھا کہ آیا مسلمانوں کے لیے جمعہ، واضحیٰ و فطر کے علاوہ کوئی اور عید بھی ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں ایک اور عید بھی ہے جس کی حرمت سب سے بیشتر ہے راوی نے پوچھا کون سی عید؟ حضرت نے فرمایا وہ عید وہ ہے جس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کو خلافت کے لئے لوگوں کے سامنے نصب کیا۔ راوی نے پوچھا کہ اس روز کیا عمل کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور عبادت کرنا چاہیئے اور محمد وآلِ محمد پر صلوات بھیجنا چاہیئے۔ (انتہیٰ)

روایت میں ہے کہ آج کے روز کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ آج کے دن کا روزہ عمرِ دنیا کے روزوں کے برابر ہے۔

روز غدیر کے اعمال بکثرت وارد ہیں۔ ان میں سے حضرت

حجت علیہ السلام سے جو متعلق ہے وہ دعائے ندبہ کا پڑھنا ہے جو صفحہ ۱۹۶ پر گزر چکی ہے۔

اعمال محرّم الحرام

یکم محرّم : روز قبولیت دعا برائے حضرت زکریاؑ دربارہ تولد حضرت یحییٰ۔ نیز روز نزول کہیعص۔ اسی تاریخ حضرت ادریسؑ داخل بہشت ہوئے۔

دوم محرّم : ورود امام حسینؑ در سرزمین کربلا۔

سوم محرّم : ورود عمر بن سعد در کربلا۔

ششم محرّم : ورود شمر بن ذی الجوشن۔

ہفتم محرّم : حسینؑ اور ان کے بچوں پر بندش آب۔

نہم محرّم : امام حسینؑ پر لشکر اعدا کا ہجوم اور مکمل حصار۔

دہم محرّم : روز شہادت فرزند بتولؑ و تاراجی آل رسولؐ۔

پچیسویں محرّم : شہادت امام زین العابدین علیہ السلام۔

زیارتِ عاشورہ

یہ جلیل القدر زیارت حل مشکلات کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس کو چالیس روز تک ایک ہی وقت پڑھے تو انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔ اسی کتاب میں گزر چکا کہ امام زمانہؑ نے عام دنوں میں بھی اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ ویسے یہ عاشورہ کے دن کے لئے وارد ہوئی ہے قبل زوال با طہارت پشت بام یا صحرا یا صحن خانہ میں قبر مطہر امام حسینؑ

کی طرف اشارہ کر کے پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ

إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَأَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ
وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَ
لَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ
مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ
وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ
مُصَابِي بِكَ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ
وَأَكْرَمَنِي أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ
مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ
بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ
وَبَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرَى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ

عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللهِ وَاِلَیْکُمْ
مِنْھُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَی اللهِ ثُمَّ اِلَیْکُمْ بِمُوَالَاتِکُمْ
وَمُوَالَاةِ وَلِیِّکُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِکُمْ وَ
النَّاصِبِیْنَ لَکُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَائَۃِ مِنْ
اَشْیَاعِھِمْ وَاَتْبَاعِھِمْ اِنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ وَوَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاکُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاکُمْ فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِیْ اَکْرَمَنِیْ
بِمَعْرِفَتِکُمْ وَمَعْرِفَۃِ اَوْلِیَائِکُمْ وَرَزَقَنِی الْبَرَائَۃَ
مِنْ اَعْدَائِکُمْ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْ یُّثَبِّتَ لِیْ عِنْدَکُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یُّبَلِّغَنِی الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ لَکُمْ عِنْدَ اللهِ وَاَنْ یَّرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِکُمْ
مَعَ اِمَامٍ مَّھْدِیٍّ ظَاھِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْکُمْ
وَاَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّکُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَہٗ
اَنْ یُّعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِکُمْ اَفْضَلَ مَا یُعْطِیْ
مُصَابًا بِمُصِیْبَتِہٖ مُصِیْبَۃً مَا اَعْظَمَھَا وَاَعْظَمَ
رَزِیَّتَھَا فِی الْاِسْلَامِ وَفِیْ جَمِیْعِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا
مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَایَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَمَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ
الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ
وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعٰوِيَةَ وَيَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ
عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ
بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَاٰلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا
وَاَيَّامِ حَيٰوتِیْ بِالْبَرَآئَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ بِالْمُوَالَاتِ
لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ پھر اس کے بعد سو دفعہ
کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ

جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا پس اس کے بعد سو مرتبہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكَ
مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا
جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ
وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ
الْحُسَيْنِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ
مِنِّيْ وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ
بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا
وَاٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ
الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ
الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ
دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اِس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ
اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ
بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ خَافِيَةٌ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ
يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ
اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ
كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا
مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ
يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا
وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِيْ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيٍّ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ
وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ
اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ
اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ
وَبِالشَّانِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ
لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَهُمْ وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ
دُوْنَ الْعٰلَمِيْنَ وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ
الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ
وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ
دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ
وَتَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهٗ وَعُسْرَ مَنْ
اَخَافُ عُسْرَهٗ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ

وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ
مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ
اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهُ
وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ
مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَ
مَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِي فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي
فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَاْسَهُ
وَاَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاۤءٍ
لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيهِ
وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ
بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ
وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي
بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا
اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ
وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعِ جَوَارِحِهِ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهِ

حَتّٰی تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّيْ وَعَنْ
ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ مَا لَا يَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ
الْكَافِيْ لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ
وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ
خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهٗ سِوَاكَ
وَمَفْزَعُهٗ اِلٰی سِوَاكَ وَمَهْرَبُهٗ اِلٰی سِوَاكَ وَمَلْجَاُهٗ
اِلٰی غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ
ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ وَمَلْجَايَ وَمَنْجَايَ
فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ
الْمُشْتَكٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ
وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا
كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ

وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا اَخَافُ
هَوْلَهُ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ
هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي
بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ
اٰخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي
حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَ
تَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَ
لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا
وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِي
حَاجَتِي هٰذِهِ فَاشْفَعَا لِي فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَالْجَاهَ الْوَجِيهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيعَ
وَالْوَسِيلَةَ اِنِّي اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَ

قَضَائِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِي إِلَى اللّٰهِ فِي
ذٰلِكَ فَلَا أَخِيبُ وَلَا يَكُونُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَبًا خَائِبًا
خَاسِرًا بَلْ يَكُونُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا
مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَتَشَفَّعَا لِي
إِلَى اللّٰهِ إِنْقَلَبْتُ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِي إِلَى
اللّٰهِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَأَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِي وَرَاءَ اللّٰهِ وَوَرَائَكُمْ يَا سَادَتِي
مُنْتَهًى مَا شَاءَ رَبِّي كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمَا إِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَوْلَايَ وَأَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِي
وَسَلَامِي عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَاصِلٌ ذٰلِكَ إِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُمَا سَلَامِي إِنْشَاءَ
اللّٰهُ وَأَسْئَلُهُ بِحَقِّكُمَا أَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ إِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا
لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْإِجَابَةِ غَيْرَ آيِسٍ وَلَا قَانِطٍ

أَبَدًا عَائِدٌ رَاجِعًا اِلٰی زِیَارَتِکُمَا غَیْرُ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَلَا عَنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَھِدَ فِیْکُمَا وَفِیْ زِیَارَتِکُمَا اَھْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللّٰہُ مَا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ؕ

زیارتِ ناحیہ

یہ زیارت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ سے وارد ہے عصر روزِ عاشورہ پڑھنا چاہیئے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ مِنْ خَلِیْقَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شَیْثٍ وَلِیِّ اللّٰہِ وَخِیَرَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِیْسَ الْقَآئِمِ بِحُجَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ فِیْ دَعْوَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ھُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰہِ بِمَعُوْنَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحٍ الَّذِیْ تَوَّجَہُ اللّٰہُ بِکَرَامَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ حَبَاہُ اللّٰہُ بِخُلَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِیْلَ الَّذِیْ فَدَاہُ اللّٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ مِّنْ جَنَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ النُّبُوَّۃَ فِیْ ذُرِّیَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْقُوْبَ الَّذِیْ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ بِرَحْمَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْسُفَ الَّذِیْ نَجَّاہُ اللّٰہُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ فَلَقَ اللّٰہُ الْبَحْرَ لَہٗ بِقُدْرَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی ھٰرُوْنَ الَّذِیْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِنُبُوَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَیْبٍ الَّذِیْ نَصَرَہُ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِیْ تَابَ اللّٰہُ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَیْمَانَ الَّذِیْ ذَلَّتْ لَہُ الْجِنُّ بِعِزَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیُّوْبَ الَّذِیْ شَفَاہُ اللّٰہُ مِنْ عِلَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْنُسَ الَّذِیْ اَنْجَزَ اللّٰہُ مَضْمُوْنَ عِدَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی زَکَرِیَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی یَحْیٰی الَّذِیْ اَزْلَفَہُ اللّٰہُ بِشَہَادَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَیْرٍ الَّذِیْ اَحْیَاہُ اللّٰہُ بَعْدَ مِیْتَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ وَکَلِمَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ وَصَفْوَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْمَخْصُوْصِ بِاُخُوَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ اِبْنَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِیِّ اَبِیْہِ وَخَلِیْفَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُہٗ بِمُھْجَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ فِیْ سِرِّہٖ وَعَلَانِیَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰہُ الشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَۃُ تَحْتَ قُبَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّۃُ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی
اَلسَّلَامُ عَلَی بْنِ جَنَّۃِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ
عَلَی بْنِ زَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَھْتُوْکِ الْخِبَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحَابِ الْکِسَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِیْبِ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَھِیْدِ
الشُّھَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْاَدْعِیَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاكِنِ كَرْبَلَاءَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ
بَكَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ذُرِّيَّتُهُ
الْاَزْكِيَآءُ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوْبِ
الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الدِّمَآءِ السَّآئِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى
النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓی اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓی اَبْنَآئِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُضَاجِعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَتِيْلِ الْمَظْلُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اَخِيْهِ
الْمَسْمُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِيِّ نِ الْكَبِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَى

الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَبْدَانِ
السَّلِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ
عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا اَكْفَانٍ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْمَظْلُومِ بِلَا نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ التُّرْبَةِ
الزَّاكِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى
مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ اُرِيقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ
بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرىٰ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرىٰ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِيْ بِلَا مُعِيْنٍ اَلسَّلَامُ عَلَى
الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْبَدَنِ التَّرِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ
بِالْقَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ الْمَرْفُوْعِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا
الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ
الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى
الْمَلَآئِكَةِ الْمَرْفُوْفِيْنَ حَوْلَ قُبَّتِكَ الْحَافِّيْنَ
بِتُرْبَتِكَ الطَّائِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِيْنَ
لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ
وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ
الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِيْ وَلَايَتِكَ الْمُتَقَرِّبِ
اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِيْٓءِ مِنْ اَعْدَآئِكَ سَلَامَ
مَنْ قَلْبُهٗ مَقْرُوْحٌ وَدَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ
سَلَامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِيْنِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِيْنِ
سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ لَوَقٰى بِنَفْسِهٖ
حَدَّ السُّيُوْفِ وَبَذَلَ حُشَاشَتَهٗ دُوْنَكَ

لِلْحُتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَصَرَكَ
عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهٖ وَجَسَدِهٖ
وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَرُوحُهٗ لِرُوحِكَ فِدَآءٌ
وَاَهْلُهٗ لِاَهْلِكَ وِقَآءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِي الدُّهُوْرُ
وَعَاقَتْنِي عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ وَلَمْ اَكُنْ
لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَّمَسَآءً
وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَمًا حَسْرَةً
عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا
حَتّٰى اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ
الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهٗ
وَتَمَسَّكْتَ بِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَخَشِيْتَهٗ وَرَاقَبْتَهٗ
وَاسْتَجَبْتَهٗ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَاَطْفَاْتَ
الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ
سُبُلَ السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ

الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعًا وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تَابِعًا وَلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا
وَاِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّيْنِ
رَافِعًا وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ مُقَارِعًا
وَلِلْاُمَّةِ نَاصِحًا وَفِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا
وَلِلْفُسَّاقِ مُكَافِحًا وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِمًا وَلِلْاِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا وَلِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ
الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّيْنِ كَالِئًا وَعَنْ حَوْزَتِهٖ
مُرَامِيًا تَحُوْطُ الْهُدٰى وَتَنْصُرُهٗ وَتَبْسُطُ
الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهٗ وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهٗ
وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهٗ وَتَاْخُذُ لِلدَّنِيِّ
مِنَ الشَّرِيْفِ وَتُسَاوِيْ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ
وَالضَّعِيْفِ كُنْتَ رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ
الْاَنَامِ وَعِزَّ الْاِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ
وَحَلِيْفَ الْاِنْعَامِ سَالِكًا طَرَائِقَ جَدِّكَ
وَاَبِيْكَ مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ وَفِي الذِّمَمِ
رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ

قَوِيمَ الطَّرَائِقِ كَرِيمَ الْخَلَائِقِ عَظِيمَ
السَّوَابِقِ شَرِيفَ النَّسَبِ مُنِيفَ الْحَسَبِ
رَفِيعَ الرُّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُودَ الضَّرَائِبِ
جَزِيلَ الْمَوَاهِبِ حَلِيمٌ رَشِيدٌ مُنِيبٌ جَوَادٌ
شَدِيدٌ عَلِيمٌ اِمَامٌ شَهِيدٌ اَوَّاهٌ مُنِيبٌ
حَبِيبٌ مَهِيبٌ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَلَدًا وَلِلْقُرْآنِ سَنَدًا وَلِلْاُمَّةِ عَضُدًا
وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ
الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا اِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِينَ
عَنْهَا آمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ وَهِمَّتُكَ عَنْ زِينَتِهَا
مَصْرُوفَةٌ وَاَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ
وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ حَتّٰى اِذَا الْجَوْرُ
مَدَّ بَاعَهُ وَاَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى الْغَيُّ
اَتْبَاعَهُ وَاَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ
وَلِلظَّالِمِينَ مُبَايِنٌ جَلِيسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ

معتزل عن اللذات والشهوات تنكر
المنكر بقلبك ولسانك على حسب طاقتك
وامكانك ثم اقتضاك العلم للانكار ولزمك
ان تجاهد الفجار فسرت في اولادك واهاليك
وشيعتك ومواليك وصدعت بالحق و
البينة ودعوت الى الله بالحكمة والموعظة
الحسنة وامرت باقامة الحدود والطاعة
للمعبود ونهيت الخبائث والطغيان وواجهوك
بالظلم والعدوان فجاهدتهم بعد
الايعاد اليهم وتاكيد الحجة عليهم فنكثوا
ذمامك وبيعتك واسخطوا ربك وجدك
وبدؤك بالحرب فثبت للطعن والضرب
وطحنت جنود الفجار واقتحمت قسطل
الغبار مجالدا بذي الفقار كانك علي المختار
فلما راوك ثابت الجاش غير خائف ولا
خاش نصبوا لك غوائل مكرهم وقاتلوك
بكيدهم وشرهم وامر اللعين جنوده

فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وَوُرُودَهُ وَنَاجَزُوكَ الْقِتَالَ
وَعَاجَلُوكَ النِّزَالَ وَرَشَقُوكَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ
وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ
ذِمَامًا وَلَا رَاقَبُوا فِيكَ أَثَامًا فِي قَتْلِهِمْ
أَوْلِيَاۤئَكَ وَنَهْبِهِمْ رِحَالَكَ وَأَنْتَ مُقَدَّمٌ
فِي الْهَبَوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ لِلْأَذِيَّاتِ قَدْ عَجِبَتْ
مِنْ صَبْرِكَ مَلَاۤئِكَةُ السَّمٰوَاتِ فَأَحْدَقُوا
بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَأَثْخَنُوكَ بِالْجِرَاحِ
وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرَّوَاحِ وَلَمْ يَبْقَ
لَكَ نَاصِرٌ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ
عَنْ نِسْوَتِكَ وَأَوْلَادِكَ حَتّٰى نَكَسُوكَ عَنْ
جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا
تَطَؤُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ
الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ
وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ
وَيَمِينُكَ تُدِيرُ طَرْفًا خَفِيًّا إِلٰى رَحْلِكَ
وَبَيْتِكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ

وُلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ وَاَسْرَعَ فَرَسُكَ
شَارِدًا اِلٰى خِيَامِكَ مُحَمْحِمًا بَاكِيًا فَلَمَّا
رَاَيْنَ النِّسَاۤءُ جَوَادَكَ مَخْزِيًّا وَسَرْجَكَ عَلَيْهِ
مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ
عَلَى الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ عَنِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ
وَبِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ
عَلٰى صَدْرِكَ وَمُوْلِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ
عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهٖ
قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ
وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ وَسُبِيَ اَهْلُكَ
كَالْعَبِيْدِ وَصُفِّدُوْا فِى الْحَدِيْدِ فَوْقَ
اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ
الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُوْنَ فِى الْبَرَارِيْ وَالْفَلَوَاتِ
اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ
فِى الْاَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ وَعَطَّلُوْا

الصلوات والصيام ونقضوا السنن والاحكام
وهدموا قواعد الايمان وحرفوا آيات
القرآن وهملجوا في البغي والعدوان لقد
اصبح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
من اجلك موتورا وعاد كتاب الله مهجورا
وغودر الحق اذ قهرت مقهورا وفقد
بفقدك التكبير والتهليل والتحريم والتحليل
والتنزيل والتأويل وظهر بعدك التغيير
والتبديل والالحاد والتعطيل والاهواء
والاضاليل والفتن والاباطيل فقام ناعيك
عند قبر جدك الرسول صلى الله عليه
وآله فنعاك اليه بالدمع الهطول قائلا
يا رسول الله قتل سبطك وفتاك واستبيح
اهلك وحماك وسبيت بعدك ذراريك
ووقع المحذور بعترتك وذويك فانزعج
الرسول وبكى قلبه المهول وعزاه بك
الملائكة والانبياء وفجعت بك امك

الزَّهْرَآءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُوْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
تُعَزِّيْ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاُقِيْمَتْ لَكَ
الْمَاٰتِمُ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ
الْعِيْنُ وَبَكَتِ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا
وَالْهِضَابُ وَاَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا
وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ
وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحِلُّ وَالْاِحْرَامُ
اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ
وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ
وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ
اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَبِاَخِيْهِ الْاَنْزَعِ
الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْحَسَنِ
الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَكْرَمِ
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَبِاَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ

وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُومِيْنَ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ
الْاَوَّابِيْنَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ
الصَّادِقِيْنَ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ
الْبَرَاهِيْنَ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى نَاصِرِ الدِّيْنِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَعَلِيِّ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ
الْاَبَرِّيْنَ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيٰمَةِ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ
الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَانْصُرْنِيْ عَلَى الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِيْ
كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ
وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ الظّٰلِمِيْنَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ
الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ
فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ اَنْ
تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ
شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ
بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِيْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ
مِنْ مَكْرِكَ وَنِقْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ
الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ
لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ
وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ بِمَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ
الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَ
نَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ

فِی ذُرِّیَّتِی اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِی فِی هٰذَا
الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهُ وَلَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا غَمًّا اِلَّا
كَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا اَهْلًا اِلَّا
عَمَّرْتَهُ وَلَا فَسَادًا اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا اَمَلًا
اِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَآءً اِلَّا اَجَبْتَهُ وَلَا مُضَیِّقًا اِلَّا
فَرَّجْتَهُ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا اَمْرًا اِلَّا
اَتْمَمْتَهُ وَلَا مَالًا اِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا اِلَّا
اَحْسَنْتَهُ وَلَا اِنْفَاقًا اِلَّا اَخْلَفْتَهُ وَلَا حَالًا
اِلَّا اَخَّرْتَهُ وَلَا سُوْءًا اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُوْدًا
اِلَّا قَمَعْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَیْتَهُ وَلَا شَرًّا
اِلَّا كَفَیْتَهُ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَیْتَهُ وَلَا بَعِیْدًا
اِلَّا اَدْنَیْتَهُ وَلَا شَعَثًا اِلَّا لَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالًا
اِلَّا اَعْطَیْتَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْعَاجِلَةِ
وَثَوَابَ الْاٰجِلَةِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنِ
الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا

وَيَقِيْنًا شَافِيًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا وَاَجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْ فِيْ اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَعَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا وَاَثَرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا وَعَدُوِّيْ مَقْمُوْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَخْيَارِ فِيْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْاَشْرَارِ وَطَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَحِلَّنِيْ دَارَ الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَاَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

نمازِ شب کا طریقہ

چونکہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ نے نمازِ شب پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے (جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے) اس لئے یہ خاص نماز ذرا تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے خداوند تعالیٰ مومنین کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا کرے۔

اس نماز کا وقت آدھی رات گذرنے کے بعد داخل ہوتا ہے

جتنا صبح کے قریب ہو بہتر ہے۔ معذور شخص کے لئے نصف شب سے قبل پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر نماز صبح میں چار رکعت کا وقت رہ گیا ہے تو پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ پوری نماز ادا محسوب ہوگی لہذا اذان سے پندرہ منٹ پہلے بھی اگر شروع کرے تو ٹھیک ہے۔

نمازِ شب کا مختصر طریقہ

پہلے ۲ دو ۲ دو رکعت کر کے آٹھ رکعت صبح کی نماز کی طرح پڑھے اگر وقت کم ہے یا عجلت مطلوب ہے تو حمد کے بعد کا چھوٹا سورہ بھی حذف کر سکتا ہے۔ اس کے بعد ۲ دو رکعت بغیر قنوت کے نماز شفع کی نیّت سے پڑھے بعدازاں ایک رکعت وتر کی نیّت سے پڑھے۔ سورہ حمد کے بعد سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کلمات فرج پڑھے[1]۔ اس کے بعد چالیس مومن مردوں کے لئے (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ) کہکر دعا کرے فلاں کی جگہ ان مومنوں کا نام لے۔ پھر ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ پھر سات دفعہ کہے۔ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ اور بہت کوشش کرے آنکھ سے آنسو نکل آئے کیونکہ ایسے

---

[1] کلماتِ فرج کا ذکر آگے آئے گا ۱۲۔

آنسو کا قطرہ جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

نمازِ شب کا تفصیلی طریقہ

پہلے عطر لگائے پھر قبلہ رو بیٹھ کر امام زین العابدین علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے۔

اِلٰهِی غَارَتْ نُجُوْمُ سَمَائِكَ وَنَامَتْ عُيُوْنُ اَنَامِكَ وَهَدَأَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَيْهَا اَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ يَسْئَلُهُمْ حَاجَةً اَوْ يَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِی حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغَلَّقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَئَلَكَ غَيْرُ مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ هِیَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰهِی اَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَأَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ

دُونَكَ وَلَا يَقْضِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرَانِي وَقُوفِي وَذُلَّ مَقَامِي بَيْنَ يَدَيْكَ تَعْلَمُ سَرِيرَتِي وَتَطَّلِعُ عَلَى مَا فِي قَلْبِي وَمَا يَصْلُحُ بِهِ أَمْرُ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَأَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِي مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَأَغَصَّنِي بِرِيقِي وَأَقْلَقَنِي عَنْ وِسَادِي وَمَنَعَنِي رُقَادِي كَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِي طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوحَهُ بِالْبَيَاتِ وَفِي آنَاءِ السَّاعَاتِ ۔ اور جب حضرت اس دعا سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور فرماتے تھے أَسْأَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ حِينَ أَلْقَاكَ ۔ اس کے بعد جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَآلِهِ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ

المقربین اللھم ارحمنی بھم ولا تعذبنی بھم واھدنی بھم ولا تضلنی وارزقنی بھم ولا تحرمنی بھم واقض لی حوائج الدنیا و الآخرۃ انک علی کل شیٔ قدیر وبکل شیٔ علیم

اسکے بعد نیت کرے کہ نماز شب پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ دونوں ہاتھ کانوں تک لیجائے دونوں ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پہلے تین تکبیریں سنت کے قصداً ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے [1]۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ پھر دو تکبیریں اور کہکر یہ دعا پڑھے۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَ الْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَیْكَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَیْكَ تَبَارَكْتَ وَ

[1] [illegible] ج ۲ - ص ۱۲۱

تَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ

پھر ایک تکبیر کہے اور نماز کی نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے

اس کے بعد پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَ

الشَّهَادَةِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کے بعد نماز اسطرح شروع کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ احد

اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورہ انعام سورہ کہف

سورہ یٰسین وغیرہ پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ

سکتا ہے۔ لیکن اگر وقت تنگ ہو تو صرف اَلْحَمْدُ اور قُلْ

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر اکتفا کرے پھر رکوع میں جائے اور سنت ہے

کہ اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ

اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ

لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَ

لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعِظَامِیْ وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَایَ غَیْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ ؛ اس دعا کے بعد کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور رکوع سے فارغ ہوکر سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ پھر کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ کہے اور دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور سورۂ الحمد اور جو دوسرا سورہ پڑھنا ہو پڑھے - پھر دعائے قنوت کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا جو حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے پڑھے :-

اِلٰهِیْ كَیْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَیْتُكَ وَكَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ

فِيْ قَلْبِيْ وَإِنْ كُنْتُ عَاصِياً مَدَدْتُ إِلَيْكَ
يَداً بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْناً بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً
مَوْلَايَ أَنْتَ عَظِيْمُ الْعُظَمَاءِ وَأَنَا أَسِيْرُ الْأُسَرَاءِ
أَنَا الْأَسِيْرُ بِذَنْبِيْ الْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِيْ إِلٰهِيْ
لَئِنْ طَالَبْتَنِيْ بِذَنْبِيْ لَأُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ
طَالَبْتَنِيْ بِذَنْبِيْ لَأُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ
أَمَرْتَ بِيْ إِلَى النَّارِ لَأُخْبِرَنَّ أَهْلَهَا إِنِّيْ كُنْتُ
أَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّ
الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ وَالْمَعْصِيَةَ لَا تَضُرُّكَ فَهَبْ
لِيْ مَا يَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ :- جب قنوت سے فارغ ہو تو رکوع و سجود
کو پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشہد پڑھے اور بہتر ہے کہ تشہد
اس طرح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ
بَشِيْراً وَنَذِيْراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَأَشْهَدُ

اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ

فِیْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ پھر بعد تشہد کے سلام پھیرے اور ۲ دو رکعت ختم کرے۔ اور اسی طرح ۲ دو ۲ دو رکعت کر کے باقی چھ رکعتوں کو بھی انہیں آداب اور دعاؤں کے ساتھ بجا لائے۔ لیکن سات تکبیروں اور ان کے درمیان کی دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے صرف تکبیرۃ الاحرام کافی ہے لیکن سنت ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد تسبیح زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَلَمْ يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَ لَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً

وَاَشْرَفَهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلَهَا لَدَيْكَ
ثَوَابًا وَاَسْرَعَهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ
الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ
الَّذِيْ تُحِبُّهٗ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ
وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاءَهٗ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ
سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ
دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتُكَ وَاَنْبِيَاؤُكَ
وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ
وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْيَ اَعْدَائِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ
كَذَا وَكَذَا ۔ بجائے کذا وکذا کے اپنی حاجت کا ذکر کرے

اور دعا مانگے اور سجدہ شکر بجا لائے لیکن جب آٹھوں رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللّٰهُ (دس مرتبہ) صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْنِيْ وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ
وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ

مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

پس ان نمازوں کے ختم کرنے کے بعد دو رکعت نمازِ شفع اور ایک رکعت نمازِ وتر باقی رہتی ہے اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے۔ لیکن نمازِ شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نمازِ شفع شروع کرے تو بعد سورہ اَلْحَمْدُ کے سورہ قُلْ هُوَ اللهُ پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس نماز میں دعائے قنوت نہیں ہے باقی نماز مثل نمازِ صبح کے پڑھے جب فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

إِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ وَقَصَدَكَ فِيهِ الْقَاصِدُونَ وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا عَمَّنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا أَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ

فَاِنْ کُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ وَ جُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِیْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ کَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ کَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ - بعد اس کے نماز وتر کی ایک رکعت میں مشغول ہو۔ اس کو بھی صرف اَلْحَمْدُ پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورہ کے اور بغیر قنوت کے رکوع وسجود وتشہد وسلام بجا لا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں جن میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے مع تینوں دعاؤں کے بجا لائے اور اَلْحَمْدُ پڑھ کر تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ وزاری کے ساتھ

قنوت میں مشغول ہو اور اول یہ دعا فرح پڑھے :۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ

پھر چالیس مومنوں کے لئے خواہ زندہ ہوں یا مردہ اس طرح طلب مغفرت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور ہر ایک کا نام لے پھر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر سات مرتبہ کہے: ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ ہ اس کے بعد رکوع کرکے نماز کو ختم کرے۔

التماس

ہم نے اس کتاب میں اعراب وغیرہ کی صحت میں کافی دِقّت کی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ہم کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے :۔

(ادارہ)

متفرقات

استخارہ حضرت قائمؑ

شیخ بہاؤالدین حضرت صاحب الامرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مرتبہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجے۔ اور تسبیح کے دو دو دانے گنے پس اگر ایک دانہ باقی رہے تو خوب ہے اور دو دانے باقی رہیں تو بد ہے۔

دوسرا طریقہ

علامہ حلیؒ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی کسی امر کے لئے چاہے کہ تسبیح کا استخارہ کرے تو چاہیئے کہ تسبیح خاک شفا کی لے۔ اور پہلے سورۂ فاتحہ دس مرتبہ یا تین مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھے۔ اور دس مرتبہ سورہ قدر پڑھے بعد اس کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ بِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُکَ لِحُسْنِ ظَنِّیْ بِکَ فِی الْمَامُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ الْاَمْرُ (یہاں پر اپنا مطلب ذکر کرے) مِمَّا قَدْ نِیْطَتْ بِالْبَرَکَۃِ اَعْجَازُہٗ وَبَوَادِیْہِ وَحُفَّتْ بِالْکَرَامَۃِ

اَیَّامَہٗ وَلَیَالِیْہِ فَزِدْ لِیْ فِیْہِ خِیَرَۃً تَرُدُّ شُمُوْسَہٗ ذُلُوْلًا وَ تَقْعُضُ اَیَّامَہٗ سُرُوْرًا اَللّٰھُمَّ اِمَّا اَمْرٌ فَاْتَمِرُ وَاِمَّا نَھْیٌ فَاَنْتَھِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ۔ پھر قصد کرے کہ اگر یہ امر میرے لئے بہتر ہے تو دانہ تسبیح طاق آئے اور اگر بد ہے تو جفت آئیں پس چند دانہ تسبیح مٹھی میں لے اور شمار کرے جیسا حکم ہو عمل کرے۔

دُعائے حضرتِ حجّت برائے استخارہ وقضائے حاجت

سیّد رحمۃ اللہ نے محمّد بن مظفر سے روایت کی ہے کہ آخر توقیع مبارک حضرت صاحب الامر علیہ السّلام جو ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی یہ دعائے استخارہ تھی چاہئے کہ اس پر عمل ہو یعنی ہر امر مہم شروع کرنے سے پہلے اس دُعا کو پڑھنا چاہئے۔ و نیز نمازہائے حاجت میں بھی اس کو پڑھنا چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتَ لَھُمَا ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلٰی عَصٰی مُوْسٰی فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ صَرَفْتَ بِہٖ قُلُوْبَ

السَّحَرَةِ اِلَيْكَ حَتّٰى قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَنْتَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ تُبْلِيْ
بِهَا كُلَّ جَدِيْدٍ وَتُجَدِّدُ بِهَا كُلَّ بَالٍ وَاَسْئَلُكَ
بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهٗ عَلَيْكَ
اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاٰخِرَتِيْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَتُهَيِّئَهٗ لِيْ وَتُسَهِّلَهٗ
عَلَيَّ وَتَلَطَّفَ لِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَاِنْ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ
تَسْلِيْمًا وَاَنْ تَصْرِفَهٗ عَنِّيْ بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ
وَتُرْضِيَنِيْ بِقَضَائِكَ وَتُبَارِكَ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ
حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ شَيْءٍ اَخَّرْتَهٗ وَلَا تَاْخِيْرَ
شَيْءٍ عَجَّلْتَهٗ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

(شفاء الاسقام ص ۲۹)

وقت خواب یہ دعا پڑھے

روایت میں ہے کہ اس شب مر جائے تو داخل بہشت ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اِفْتَرَضْتَ عَلَیَّ طَاعَةَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

کلمہ شہادت تعلیم کردہ حضرت حجت ؑ

کتاب غیبت مؤلفہ ملا مجلسی علیہ الرحمہ میں ہے کہ خلیفہ بغداد نے جعفر بن علیؑ کی سراغرسانی پر سلیمان بن اعمش کو معہ تین سواروں کے حضرت صاحب الامرؑ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ وہ چاروں سوار شریعت کدہ حضرت امام زمانؑ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک نورانی صورت صاحبزادے ایک مصلے پر مشغول نماز ہیں۔ مصلا سطح آب پر ہے۔ دالان ایک حوض کی حیثیت رکھتا ہے۔ دو تین یکے بعد دیگرے ہاتھ بڑھا کر حضرت کو گرفتار کرنا چاہا۔ دونوں پانی میں گر کر غرق ہو گئے اور لاپتہ ہو گئے۔ تیسرے نے سلیمان بن اعمش پر تلوار کھینچ لی

وہ ایک طرف تلوار دوسری طرف پانی دیکھ کر خوف زدہ ہو کر حضرت
سے پناہ کا ملتجی ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ایمان لا۔ اس نے کلمہ شہادت پڑھا۔
حضرت نے فرمایا کہ نہیں اس طرح کہہ سلہ . . . .

. . . .

چنانچہ سلیمان نے وہ کلمہ طیب پڑھا۔ بلا سے نجات ملی جب خدمت
خلیفہ میں پہنچا اس نے کل واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ اگر اس واقعہ کو کسی
سے بیان کرے گا تو میں قتل کر دوں گا۔ اس نے اخفائے راز کا وعدہ کیا
اور اس کو زندگی بھر کسی سے بیان نہ کیا۔

صحیفہ کاملہ کے متعلق امام زمانہؑ کا ارشاد

علامہ محمد باقر مجلسیؒ بن ملا محمد تقی مجلسی نے بحار میں تحریر فرمایا ہے
اور دار السلام سے اس خواب کو نجم ثاقب میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ صورت
خواب یہ ہے کہ علامہ محمد تقی مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیان بیداری
و خواب کے دیکھا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مسجد جامع قدیم
واقع اصفہان میں قریب دروازہ طنابی استادہ ہیں۔ بعد دست بوسی
میں نے مسائل متعلق نماز شب وغیرہ کی تصحیح کی اور حضرت سے ایک کتاب
دعا کی استدعا کی۔ فرمایا کہ مولا محمد تاج کو میں نے کتاب دعا دیدی ہے۔

چنانچہ میں اُسی خواب میں محلہ دار تنج گیا۔ اور تاج سے وہ کتاب حاصل کر کے واپس ہو رہا تھا کہ خواب سے بیدار ہوا۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب نہ تھی۔ صبح کو علامہ بہائی کے پاس جا کر تعبیر لی۔ پھر اس محلہ میں گیا جہاں خواب میں گیا تھا وہاں ملا محمدؒ ملقب بہ تاج سے ملاقات ہوئی۔ ان سے میں نے مدعا بیان کیا تو انہوں نے ایک دفتی کتاب لا کر دی وہ کتاب صحیفہ کاملہ تھی۔ میں اس کتاب کو لیکر شیخ بہائی کی خدمت میں آیا۔ انہوں نے اس کتاب کا اپنے اس نسخہ سے تقابل کیا جو ان کے جدّ اعلیٰ نے شہید ثانیؒ کے نسخہ سے لکھا تھا۔ اور شہیدؒ نے اپنے نسخہ کو لکھا تھا عمید الروسا ابن سکون کے سے اور اس کا مقابلہ ایک واسطہ سے یا بلا واسطہ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے کیا تھا جو نسخہ مجھ کو حضرت صاحب الامرؑ کی ہدایت سے ملا تھا وہ خط شہیدؒ سے تھا۔ اور نہایت موافقت رکھتا تھا۔ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے یہاں تک کہ اس کے حواشی بھی مطابق تھے۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میرے نسخہ سے مقابلہ کیا پھر وہ جمیع بلاد میں پھیل گیا۔ (ماخوذ از کتاب مفتاح الشفاعۃ)

ختم شد

نوٹ:۔ ہمارے مطبوعات میں سے انشاء اللہ اس کے بعد آفتاب شہادت حصہ دوم ہدیہ ناظرین کیجائے گی۔ شائقین حضرات انتظار فرمائیں۔

ادارہ علوم آل محمدؐ سٹریٹ ۳۹ وسن پورہ لاہور

ہمارے شاندار مطبوعات ایک نظر میں

ابوتراب درنظر ام المومنین و اصحاب از علامہ جزائری مدظلہ ۴/۵۰ روپے
ابوتراب برمسند قضا وفصل الخطاب " " " " " ۴/۵۰ "
آفتاب شہادت " " " " مجلد ۳/۲۵ "
تاریخ کربلا و نجف باتصویر " " " " " " ۴/۷۵ "
تحفہ اطفال " " " " " ۰/۳۱ "
زینت جانماز " " " " " ۰/۲۵ "
بحار الانوار (اردو) درحالات امام حسینؑ ترجمہ " " ہر دو حصہ ۱۳/۷۵
خطبہ معاویہ بن یزید " " " " " ۰/۵۰ "
سر الشہادتین۔ از شاہ عبدالعزیز دہلوی حواشی " " " ۱/- "
منتخب الرسائل " " " " " ۲/۷۵ "
شہزادہ علی اکبر از مولانا سید صابر حسین نقوی ۱/۰ "
مناظرہ مامون الرشید " " " " ۰/۳۱ "
مکالمہ حرہ بنت حلیمہ " " " " ۰/۱۹ "
اعجاز حسینی " عبدالحمید خاں ۲/- "
ارجح المطالب " عبیداللہ امرتسری ۱۲/۵۰
مقصد حسین " " " ۰/۱۳ "
سفیر حسینی " " " ۰/۱۳
خدائی تلوار ۲/۵۰ "
مناسک حج ۳/- "

ہر قسم کی کتابیں ارزاں ملنے کا پتہ

ادارہ علوم آل محمدؐ ۳۹ سٹریٹ وسن پورہ لاہور

امامِ عصرؑ کے حالات وارشادات و

دُعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہرِ یگانہ

در حالات وارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف

جناب مہر جائسی

مقدمہ

علامہ جزائری

ادارہ علوم آلِ محمدؐ وسن پورہ سٹریٹ ۲۹ لاہور